https://ataunnabi.blogspot.com/



# فہرست


| | |
|---|---|
| 1۔عرض مؤلف | 14 |
| 2۔وضو کا بیان | 17 |
| 3۔وضو کا آسان (حنفی) طریقہ | 18 |
| 4۔وضو کے بعد کے اعمال | 22 |
| 5۔مسواک کے مسائل | 23 |
| 6۔وضو کی احتیاطیں | 24 |
| 7۔وضو کے مسائل | 26 |
| 8۔غسل کا بیان | 33 |
| 9۔غسل کا طریقہ | 33 |
| 10۔غسل کے فرائض | 34 |
| 11۔عورتوں کے لیے غسل کی چھ احتیاطیں | 38 |
| 12۔غسل کن چیزوں سے فرض ہوگا اور کن چیزوں سے نہیں | 39 |
| 13۔تیمّم کا بیان | 44 |
| 14۔ تیمّم کے فرائض | 45 |
| 15۔تیمّم کے مسائل | 47 |
| 16۔اذان کا بیان | 52 |
| 17۔اذان کی فضیلت | 52 |


Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



| | |
|---|---|
| 18۔اذان کے مسائل | 53 |
| 19۔اذان دینے کے مستحب مواقع | 59 |
| 20۔پانی کا بیان | 60 |
| 21۔کس پانی سے وضو اور غسل جائز اور کس سے نہیں؟ | 60 |
| 22۔جماعت کا بیان | 63 |
| 23۔جماعت کے مسائل | 64 |
| 24۔صف کے مسائل | 66 |
| 25۔امام کون ہوسکتا ہے؟ | 67 |
| 26۔مسبوق کے لیے مسائل | 68 |
| 27۔کب فرض توڑ کر جماعت میں شریک ہو جائے | 70 |
| 28۔کپڑے موڑ کر نماز پڑھنے کا حکم | 72 |
| 29۔نماز کا بیان | 78 |
| 30۔نماز کا طریقہ | 78 |
| 31۔خواتین کی نماز کا طریقہ | 84 |
| 32۔نماز کے شرائط | 84 |
| 33۔طہارت | 85 |
| 34۔سترِ عورت | 87 |
| 35۔استقبالِ قبلہ | 89 |
| 36۔وقت | 90 |
| 37۔نیت | 93 |

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



| | |
|---|---|
| 38۔تکبیرتحریمہ | 95 |
| 39۔نماز کے فرائض | 95 |
| 40۔تکبیرتحریمہ | 96 |
| 41۔قیام | 97 |
| 42۔قراءت | 99 |
| 43۔رکوع | 102 |
| 44۔سجود | 103 |
| 45۔قعدۂ اخیرہ | 105 |
| 46۔خروج بصنعہ | 107 |
| 47۔کن چیزوں سے نماز ٹوٹتی اور کن چیزوں سے نہیں ٹوٹتی؟ | 108 |
| 48۔مکروہاتِ نماز | 111 |
| 49۔سجدۂ سہو کا بیان | 113 |
| 50۔سجدۂ سہو کا طریقہ | 114 |
| 51۔سجدۂ تلاوت کا بیان | 115 |
| 52۔سجدۂ تلاوت کا طریقہ | 117 |
| 53۔سجدۂ شکر کا بیان | 117 |
| 54۔سُترہ (آڑ) کا بیان | 117 |
| 55۔جمعہ کا بیان | 120 |
| 56۔عیدین کا بیان | 123 |
| 57۔گہن کی نماز | 125 |


Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



| | |
|---|---|
| 58۔قضا نماز کا بیان | 126 |
| 59۔قضا نمازوں کا حساب یوں لگائیں | 130 |
| 60۔قضا نمازوں کی ادائیگی کا طریقہ | 130 |
| 61۔مسافر کی نماز کا بیان | 132 |
| 62۔روزوں کا بیان | 135 |
| 63۔روزے کے مسائل | 138 |
| 64۔فدیہ کے احکام | 161 |
| 65۔تراویح کے مسائل | 164 |
| 66۔وتر کے مسائل | 168 |
| 67۔صدقۂ فطر کا بیان | 170 |
| 68۔زکوٰۃ کا بیان | 173 |
| 69۔زکوٰۃ کے مسائل | 175 |
| 70۔نکاح کا بیان | 183 |
| 71۔کب نکاح کرنا فرض ہے؟ | 184 |
| 72۔نکاح کے شرائط | 184 |
| 73۔طلاق کا بیان | 187 |
| 74۔طلاق دینے کا احسن طریقہ | 189 |
| 75۔تین طلاقیں تین ہی ہیں | 190 |
| 76۔حرمتِ مصاہرت کا بیان | 196 |
| 77۔رضاعت کا بیان | 199 |

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



| | |
|---|---|
| 78۔وصیت ومیراث کا بیان | 201 |
| 79۔میراث | 203 |
| 80۔ان حقوق کا بیان جن کا تعلق میت کے ترکے سے ہے | 203 |
| 81۔میراث سے محروم کرنے والے اسباب | 205 |
| 82۔ملکوں کا اختلاف | 206 |
| 83۔حصوں کا بیان | 208 |
| 84۔عقیقہ کا بیان | 212 |
| 85۔کون سی چیزیں قرض دی جاسکتی ہیں؟ | 213 |
| 86۔مضطر (یعنی مجبور) کے بعض احکام | 217 |
| 87۔شراب دوا کے طور پر بھی جائز نہیں | 217 |
| 88۔مرد کتنا ریشم استعمال کرسکتا ہے؟ | 218 |
| 89۔سونے اور چاندی کے بٹن مرد کو کس طرح کا جائز ہے؟ | 219 |
| 90۔کون سا تعویذ پہننا جائز ہے | 219 |
| 91۔انگوٹھی اور زیور کا بیان | 220 |
| 92۔کن کن سے پردہ فرض ہے | 221 |
| 93۔مرد کا جسم مرد کتنا دیکھ سکتا ہے | 222 |
| 94۔عورت کا جسم عورت کتنا دیکھ سکتی ہے | 222 |
| 95۔اجنبی عورت کی طرف نظر ڈالنے کے احکام | 223 |
| 96۔حجامت اور ختنہ کا بیان | 224 |
| 97۔کہاں کہاں کے بال کاٹے اور اکھیڑے جائیں | 225 |

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



| | |
|---|---|
| 98۔ختنہ کس عمر میں ہونی چاہیے؟ | 226 |
| 99۔نومسلم مسلمان ہوکر کیسے ختنہ کرائے | 226 |
| 100۔کان چھدوانے اور خصی کا حکم | 227 |
| 101۔شرعی داڑھی کتنی ہونی چاہیے | 227 |
| 102۔کٹے ہوئے بال اور ناخن کا کیا کیا جائے | 229 |
| 103۔خواتین کا بھنویں بنانا کیسا | 229 |
| 104۔حلال وحرام جانوروں کا بیان | 230 |
| 105۔مچھلی اور جھینگے کے احکام ومسائل | 231 |
| 106۔غلیظ کھانے والی گائے اور بکریوں کے احکام | 232 |
| 107۔جھاڑ پھونک اور نظر بدلگنا | 233 |
| 108۔حرام ہڈی کا دوا کے طور پر استعمال کرنا کیسا؟ | 234 |
| 109۔اسقاط حمل کے لیے دوا کا استعمال کرنا کیسا ہے؟ | 235 |
| 110۔اوجھڑی حلال ہے یا حرام | 236 |
| 111۔جھوٹ اور غیبت کے مسائل | 238 |
| 112۔لہو ولعب کام اور کھیل کود کے مسائل | 239 |
| 113۔عام قوالی اور مزامیر کا حکم | 240 |
| 114۔کب کبوتر پالنا جائز ہے | 241 |
| 115۔کُشتی کے جواز کی صورت | 241 |
| 116۔شرط لگانا کیسا ہے؟ | 243 |
| 117۔پتنگ اڑانا اور ڈور لوٹنا | 244 |

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



| | |
|---|---|
| 118۔تصاویر بنوانا،لگوانا اور جمع کرنا کیسا؟ | 244 |
| 119۔قسم کھانے کا بیان | 245 |
| 120۔لقطہ کا بیان (راہ پڑی چیز ملے تو کیا کریں) | 247 |
| 121۔لے پالک بچے کی ولدیت تبدیل کرنا اور شرعی پردہ | 249 |
| 122۔ملازمت کے مسائل | 251 |
| 123۔ویڈیو گیم اور اسنوکر کھیلنا کیسا | 258 |
| 124۔قربانی کے فضائل | 261 |
| 125۔قربانی کس پر واجب ہے | 262 |
| 126۔قربانی کے مسائل | 266 |
| 127۔تکبیر تشریق کے مسائل | 275 |
| 128۔میت کے احکام | 277 |
| 129۔کلمہ طیبہ کی تلقین | 278 |
| 130۔غسل میت کا بیان | 280 |
| 131۔غسل میت کا طریقہ | 281 |
| 132۔نہلانے والے کے لیے ہدایات | 282 |
| 133۔کفن کا بیان | 284 |
| 134۔کفن کیسا ہونا چاہیے؟ | 286 |
| 135۔مرد کو کفن پہنانے کا طریقہ | 287 |
| 136۔عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ | 288 |
| 137۔نماز جنازہ کا بیان | 291 |

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



| | |
|---|---|
| 138۔نماز جنازہ کے ارکان اور سنتیں | 294 |
| 139۔نماز جنازہ کا طریقہ | 295 |
| 140۔جنازہ کو کندھا دینے کا طریقہ | 297 |
| 141۔بچہ کا جنازہ اٹھانے کا طریقہ | 298 |
| 142۔قبر و دفن کا بیان | 299 |
| 143۔قبر کی اقسام | 300 |
| 144۔تدفین کا طریقہ | 301 |
| 145۔مٹی ڈالنے کا طریقہ | 303 |
| 146۔قبر پر اذان کہے | 306 |
| 147۔اذان دینے کے بعد تلقین کریں | 307 |
| 148۔تعزیت کا بیان | 309 |
| 149۔عدت و سوگ کا بیان | 311 |
| 150۔لائسنسوں کی خرید و فروخت | 312 |
| 151۔فلیٹ اور دکان کی پگڑی | 313 |
| 152۔انعامی بانڈز پر انعام کی رقم لینا جائز ہے | 314 |
| 153۔انعامی بانڈز کی پرچیوں کا کاروبار کرنا کیسا ہے؟ | 315 |
| 154۔کاروباری اداروں کی انعامی اسکیمیں | 317 |
| 155۔حصص کا کاروبار کرنا کیسا ہے؟ | 318 |
| 156۔کافر کو کرایہ پر گھر دینا | 321 |
| 157۔طاعت و عبادت کے کاموں کا معاوضہ لینا | 322 |

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



| | |
|---|---|
| 158۔جھاڑ، پھونک اور تعویذ کا معاوضہ | 323 |
| 159۔بے بی ٹیسٹ ٹیوب | 223 |
| 160۔کب رشوت دینا جائز ہے؟ | 325 |
| 161۔ایک مقام سے دوسرے مقام پر مسجد اور اس کے سامان کی منتقلی | 325 |
| 162۔مسجدوں میں غیر مسلم کا چندہ | 327 |
| 163۔حسن کے لیے اعضاء کی سرجری | 328 |
| 164۔بالوں کی صفائی کے لیے کریم وغیرہ کا استعمال | 329 |
| 165۔آپریشن | 330 |
| 166۔ووٹ کی شرعی حیثیت | 331 |
| 167۔بھوک ہڑتال | 333 |

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



# عرض مولف

## نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم
## اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
## بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

دین متین اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو دین اسلام کی روشنی پھیلانے کے لیے اس دنیائے فانی میں مبعوث فرمایا۔سرکار اعظم ﷺ نے پوری دیانت داری کے ساتھ مکمل دین پہنچایا۔یہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کا حق بھی ادا کردیا۔

سرکار اعظم ﷺ نے شرعی مسائل کا حل صحابہ کرام علیہم الرضوان کو بتایا،صحابہ کرام علیہم الرضوان ہر دینی مسئلہ سرکار اعظم ﷺ سے دریافت کیا کرتے تھے۔تابعین ہر دینی مسئلہ صحابہ کرام علیہم الرضوان سے دریافت کیا کرتے تھے۔جوں جوں وقت گزرتا گیا مسال بڑھتے گئے، اس امت میں علم وحکمت کی شاہکار اور عظیم ہستیاں پیدا ہوئیں جنہوں نے قرآن وحدیث کو سامنے رکھ کر لوگوں کے مسائل کا حل نکالا۔

انہی عظیم ہستیوں میں سب سے بڑا نام ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا ہے۔آپ رضی اللہ عنہ نے پوری زندگی لوگوں کے مسائل کو حل کیا۔علوم کے دریا بہائے۔ایسے ایسے مسائل جن کا جواب دینے والا کوئی دوسرا نہ تھا،امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے ان مسائل کو بھی حل فرمایا۔امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ قرآن وحدیث کو چھوڑ کر اپنی رائے نہیں دیتے تھے بلکہ قرآن وحدیث کو سامنے رکھ کر غور وفکر کر کے اپنی رائے دیتے تھے۔یہ بات میں نہیں کہتا شبلی جیسا آزاد خیال مولوی بھی اس بات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو گیا کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



نے قرآن وحدیث کو سامنے رکھ کر جن مسائل کو حل کیا ان کی تعداد بارہ لاکھ سے زائد ہے۔

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا ہی صدقہ ہے کہ جن کی برکت سے ہمیں لاکھوں مسائل کا حل مل گیا۔ یہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا فیض ہے کہ ہمیں عالمگیری جیسی معتبر کتاب ملی۔ اس کے بعد درمختار وردالمحتار وفتاویٰ ہندیہ، احکام شریعت، بہار شریعت، قانون شریعت اور دیگر فقہی مسائل کا گلدستہ ہمیں میسر آیا۔ یہ تمام پھول امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے گلشن سے نکلے ہوئے ہیں جن کو پڑھ کر ہمیں مسائل کا حل نکالنا آسان ہوجاتا ہے۔

الحمدللہ! زیر نظر کتاب بھی فقہی مسائل کے حل پر مبنی ہے۔ اس میں سینکڑوں مسائل کا حل پیش کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں آسان زبان استعمال کی گئی ہے تاکہ عوام اہلسنت باآسانی اس کا مطالعہ کرکے اس کو سمجھ سکیں۔ اس کتاب میں عالمگیری، درمختار وردالمحتار، فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت، احکام شریعت، قانون شریعت، فتاویٰ فیض رسول، وقارالفتاویٰ اور دیگر مستند کتب سے مسائل اخذ کرکے پیش کئے گئے ہیں۔ عوام اہلسنت اس کتاب کا خود بھی مطالعہ کریں اور دوسروں تک بھی پہنچائیں۔

اللہ تعالیٰ عوام اہلسنت کو اس کتاب سے مکمل استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فقط والسلام

الفقیر محمد شہزاد قادری ترابی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



# وضو کا بیان

القرآن: یَا اَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا اِذَا قُمۡتُمۡ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغۡسِلُوۡا وُجُوۡھَکُمۡ وَاَیۡدِیَکُمۡ اِلَی الۡمَرَافِقِ وَامۡسَحُوۡا بِرُءُوۡسِکُمۡ وَاَرۡجُلَکُمۡ اِلَی الۡکَعۡبَیۡنِ (سورۃ مائدہ، آیت 6)

ترجمہ: اے ایمان والو جب تم نماز کا ارادہ کرو اور (وضو نہ ہو) تو اپنے مونہہ اور کہنیوں تک ہاتھوں کو دھوؤ اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھوؤ۔

☆ بخاری کتاب الوضوء میں حدیث نمبر 136 ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میری امت اس حالت میں بلائی جائے گی کہ (اُس کے) اعضاء وضو چمکتے ہوں گے تو جس سے ہو سکے، چمک میں اضافہ کرے۔

آیت سے ثابت ہوا کہ وضو میں چار فرض ہیں۔

مونہہ دھونا، کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کو دھونا، سر کا مسح کرنا، ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔

فائدہ = کسی عضو کو دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عضو کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہہ جائے۔ بھیگ جانے یا تیل کی طرح چپڑ لینے یا ایک آدھ بوند بہہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے، نہ اس سے وضو یا غسل ادا ہوگا، اس چیز کا لحاظ بہت ضروری ہے۔ لوگ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے اور نمازیں اکارت جاتی ہیں۔

بدن میں بعض جگہیں ایسی ہیں کہ جب تک ان کا خاص خیال نہ رکھا جائے ان پر پانی نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



بہے گا،جس کی وضاحت ہر عضو میں بیان کی جائے گی۔

## ☆وضو سے پہلے ''بسم اللہ الرحمن الرحیم''

## پڑھنے کی فضیلت:

حدیث شریف = امام دارقطنی علیہ الرحمہ اور امام بیہقی اپنی سنن میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بسم اللہ کہہ کر وضو کیا، سر سے پاؤں تک اس کا سارا بدن پاک ہو گیا اور جس نے بغیر بسم اللہ وضو کیا، اس کا اتنا ہی بدن پاک ہوگا، جتنے پر پانی گزرا۔

## ☆وضو کا آسان (حنفی) طریقہ:

کعبۃ اللہ شریف کی طرف مونہہ کر کے اونچی جگہ بیٹھنا مستحب ہے۔وضو کے لیے نیت کرنا سنت ہے۔نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں۔دل میں نیت ہوتے ہوئے زبان سے بھی کہہ لینا افضل ہے لہذا زبان سے اس طرح نیت کیجئے کہ میں حکم الٰہی بجالانے اور پاکی حاصل کرنے کے لیے وضو کر رہا ہوں۔بسم اللہ شریف کہہ لیجئے کہ یہ سنت ہے۔جس کی فضیلت پچھلے صفحہ پر آپ نے ملاحظہ فرمائی۔بسم اللہ شریف پڑھنے کے بعد ''بسم اللہ والحمدللہ'' کہہ لیجئے کہ جب تک وضو باقی رہے گا،فرشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔

اب دونوں ہاتھ تین تین بار پنجوں تک دھو لیجئے (نل بند کر کے) دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال بھی کیجئے۔کم از کم تین تین بار دائیں بائیں اوپر نیچے کے دانتوں میں مسواک کیجئے اور ہر بار مسواک کو دھو لیجئے۔احیاء العلوم میں امام محمد غزالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔مسواک کرتے وقت نماز میں قرآن مجید کی قرأت اور ذکر اللہ کے لیے مونہہ پاک کرنے کی نیت کرنی چاہیے۔

اب سیدھے ہاتھ کے تین چلو پانی سے (ہر بار نل بند کر کے) اس طرح تین کلیاں کیجئے کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ہر بار مونہہ کے ہر پرزے پر پانی بہہ جائے، اگر روزہ نہ ہوتو غرغرہ بھی کر لیجئے۔ پھر سیدھے ہی ہاتھ کے تین چلو (اب ہر بار آدھا چلو کافی ہے) سے (ہر بار نل بند کر کے) تین بار ناک میں نرم گوشت تک پانی چڑھایئے اور اگر روزہ نہ ہوتو ناک کی جڑ تک پانی پہنچایئے، اب (نل بند کر کے) الٹے ہاتھ سے ناک صاف کر لیجئے اور چھوٹی انگلی ناک کے سوراخوں میں ڈالیے۔

پھر تین بار پورا چہرہ اس طرح دھویئے کہ جہاں سے عادتاً سر کے بال اگنا شروع ہوتے ہیں، وہاں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ہر جگہ پانی بہہ جائے۔ اگر داڑھی ہے اور داڑھی گھنی ہے تو بالوں تک پانی پہنچانا فرض ہے اور اگر داڑھی نرم ہے تو جڑوں تک پانی پہنچانا فرض ہے۔ داڑھی کا خلال سنت ہے۔ خلال اس طرح کیجئے کہ انگلیوں کو گلے کی طرف سے داخل کر کے سامنے کی طرف نکالیئے۔

پھر پہلے سیدھا ہاتھ انگلیوں کے سرے سے دھونا شروع کر کے کہنیوں سمیت تین بار دھویئے۔ اسی طرح پھر الٹا ہاتھ دھو لیجئے۔ دونوں ہاتھ آدھے بازو تک دھونا مستحب ہے۔ اکثر لوگ چلو میں پانی لے کر کلائیوں پر پھینک دیتے ہیں۔ اس طرح کرنے سے کہنی اور کلائی کی کروٹوں پر پانی نہ پہنچنے کا اندیشہ ہے لہٰذا بیان کردہ طریقے پر ہاتھ دھویئے۔ بعض لوگوں کی کہنیاں وغیرہ سوکھی رہ جاتی ہیں تو وہ ان کہنیوں پر گیلا ہاتھ پھیر لیتے ہیں۔ یاد رہے یہ دھونا نہیں بلکہ مسح کہلائے گا۔

اب آپ نے چوتھائی سر کا مسح کرنا ہے لہٰذا الٹے ہاتھ کے چلو میں پانی بھر کر سیدھے ہاتھ سے نل بند کر لیں اور ٹوپی یا عمامہ ہو تو سیدھے ہاتھ سے اتار لیں پھر الٹے ہاتھ کے چلو والا پانی سیدھے ہاتھ پر ڈال لیں۔ اس کے بعد دونوں انگوٹھوں اور کلمے کی انگلی کو چھوڑ کر دونوں ہاتھ کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



تین تین انگلیوں کے سرے ایک دوسرے سے ملا لیجئے اور پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر کھینچتے ہوئے پیشانی تک لے آیئے۔ کلمے کی انگلیاں اور انگوٹھے اس دوران سر پر بالکل مس نہیں ہونے چاہئیں پھر کلمے کی انگلیوں سے کانوں کی اندرونی سطح اور انگوٹھوں سے کانوں کی باہری سطح کا مسح کیجئے اور چھنگلیاں (یعنی چھوٹی انگلیاں) کانوں کے سوراخوں میں داخل کیجئے اور انگلیوں کی پشت سے گردن کے پچھلے حصے کا مسح کیجئے۔ بعض لوگ گلے کا اور دھلے ہوئے ہاتھوں کی کہنیوں اور کلائیوں کا مسح کرتے ہیں، یہ سنت نہیں ہے۔

پھر پاؤں کی طرف آ جائیں۔ پہلے سیدھا پھر الٹا پاؤں ہر بار انگلیوں سے شروع کر کے ٹخنوں کے اوپر تک بلکہ مستحب ہے کہ آدھی پنڈلی تک تین تین بار دھو لیجئے۔ دونوں پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا سنت ہے۔ (خلال کے دوران نل بند رکھئے) اس کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ الٹے ہاتھ کی چھنگلیا سے سیدھے پاؤں کی چھنگلیا کا خلال شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کیجئے اور الٹے ہی ہاتھ کی چھنگلیا سے الٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیا پر ختم کر لیجئے۔

وضو کرنے کے بعد وضو خانہ پر ہی چہرے اور ہاتھوں پر اپنا ایک ہاتھ اس طرح پھیریں کہ پانی کی بوندیں وضو خانہ کے اندر ہی گریں، مسجد میں وضو کے پانی کا کوئی قطرہ نہ ٹپکے کیونکہ فرش مسجد میں وضو کے پانی کے قطرے گرانا مکروہ تحریمی ہے۔

اعضائے وضو بلا ضرورت نہ پونچھیں، اگر پونچھنا ہو تب بھی بلا ضرورت بالکل خشک نہ کریں کچھ تری باقی رکھیں کہ بروز قیامت نیکیوں کے پلڑے میں رکھی جائے گی۔ بالکل خشک کرنا بھی جائز ہے، گناہ نہیں ہے۔

## ☆وضو کے بعد کے اعمال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



1......مسلم شریف میں حدیث پاک نقل ہے جس نے اچھی طرح وضو کیا اور کلمۂ شہادت پڑھا، اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے اندر داخل ہو۔

2......کنز العمال شریف جلد 9 کے صفحہ نمبر 132 پر حدیث نمبر 26085 نقل ہے جو وضو کے بعد ایک مرتبہ سورۂ قدر پڑھے تو وہ صدیقین میں سے ہے اور جو دو مرتبہ پڑھے تو شہداء میں شمار کیا جائے اور جو تین مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ میدان محشر میں اسے اپنے انبیاء کے ساتھ رکھے گا۔

3......جو شخص وضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھ کر ایک مرتبہ سورۂ قدر پڑھ لیا کرے، ان شاء اللہ اس کی نظر کبھی کمزور نہ ہوگی۔

## مسواک کا بیان

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک مسواک وضو کی سنتوں میں سے ہے۔ نماز کی سنت نہیں مگر مسواک کر کے نماز پڑھنا افضل ہے۔

## ☆مسواک کے فضائل:

نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو رکعت مسواک کر کے پڑھنا بغیر مسواک کی ستر رکعتوں سے افضل ہے (الترغیب والترہیب، جلد اول، صفحہ نمبر 102، حدیث نمبر 18)

## ☆مسواک کے مسائل:

1......جب بھی مسواک کرنی ہو کم از کم تین بار کیجئے۔

2......مسواک کو ہر بار دھو لیجئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



3......دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کیجئے۔

4......مسواک کرنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ مسواک سیدھے ہاتھ میں اس طرح لیجئے کہ چھنگلیا یعنی چھوٹی انگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو۔

پہلے سیدھی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر الٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر، پھر سیدھی طرف نیچے، پھر الٹی طرف نیچے مسواک کیجئے۔

5......مٹھی باندھ کر مسواک کرنے سے بواسیر ہوجانے کا اندیشہ ہے۔

6......مسواک کو استعمال کرنے کے بعد کھڑی کر کے رکھیں۔

7......مسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اس پر شیطان بیٹھتا ہے۔

8......مسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی انگلی کے برابر ہو۔

9......مسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو۔

10......اس کے ریشے نرم ہوں کہ سخت ریشے دانتوں اور مسوڑھوں کے درمیان خلال کا باعث بنتے ہیں۔

11......مناسب یہ ہے کہ اس کے ریشے روزانہ کاٹتے رہیں کہ ریشے اس وقت تک کار آمد رہتے ہیں، جب تک ان میں تلخی باقی رہے۔

12......مسواک جب ناقابل استعمال ہوجائے تو مت پھینکئے کہ یہ آلۂ سنت ہے، مقدس اوراق کے ڈبے میں ڈال دیں۔

## ☆وضو کی احتیاطیں:

مسئلہ: چہرہ دھوتے وقت آنکھوں کو زور سے بھینچ لیا جاتا ہے جس کی وجہ سے آنکھوں کے اردگرد کی جگہ سوکھی رہ جاتی ہے اور چلو میں الگ سے پانی لینے کے بعد آنکھوں کے اردگرد بہانا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ہوگا ورنہ وضو نہیں ہوگا۔

مسئلہ: چہرہ دھوتے وقت چہرہ کے اردگرد پانی نہیں پہنچتا لہذا چلو میں الگ سے پانی لینے کے بعد چہرہ کے اردگرد پانی بہانا ہوگا۔

مسئلہ: بعض لوگ انگوٹھی اور گھڑی پہن کر وضو کرتے ہیں جس کی وجہ سے انگوٹھی اور گھڑی کے نیچے کا حصہ سوکھا رہ جاتا ہے لہذا انگوٹھی اور گھڑی کو آگے پیچھے کر کے نیچے بھی پانی بہانا فرض ہے۔

مسئلہ: مونچھوں یا بھنوؤں یا بچی کے بال گھنے ہوں کہ کھال بالکل نہ دکھائی دے تو جلد کا دھونا فرض نہیں، بالوں کا دھونا فرض ہے۔اور اگر ان جگہوں کے بال گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا بھی فرض ہے۔

(بہار شریعت، جلد 2،ص 289)

مسئلہ: اگر مونچھیں بڑھ کر لبوں کو چھپالیں تو اگرچہ گھنی ہوں، مونچھیں ہٹا کر لب کا دھونا فرض ہے۔

مسئلہ: داڑھی کے بال اگر گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے اور اگر گھنے ہوں تو گلے کی طرف دبانے سے جس قدر چہرے کے گردے میں آئیں، ان کا دھونا فرض ہے اور جڑوں کا دھونا فرض نہیں۔

مسئلہ: نتھ کا سوراخ اگر بند ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے۔اگر تنگ ہو تو پانی ڈالنے میں نتھ کو حرکت دے ورنہ ضروری نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



(بہار شریعت، جلد 2، ص 289)

مسئلہ: پلک کا ہر بال پورا دھونا فرض ہے۔ اگر اس میں گندگی وغیرہ کوئی سخت چیز جم گئی ہو تو چھڑانا فرض ہے۔ (بہار شریعت جلد 2 ص 290)

مسئلہ: بعض عورتیں نیل پالش استعمال کرتی ہیں جس کی تہہ ناخنوں پر جم جاتی ہے۔ ایسی عورت جب وضو کرنے بیٹھتی ہے تو ناخنوں تک پانی نہیں پہنچتا لہذا وضو نہیں ہوگا۔

مسئلہ: جن اعضاء کا وضو میں دھونا فرض ہے۔ ان اعضاء پر کوئی ایسی چیز لگ جائے مثلاً گھر میں مچھلی آئی، مچھلی کی کھال کے جو گول سے دائرے ہیں، وہ اگر ہاتھوں پر چمٹ جائیں تو اس کے نیچے حصے پر پانی نہیں پہنچتا لہذا ان چیزوں کو ہٹا کر وضو کرنا ہوگا ورنہ وضو نہیں ہوگا۔

## وضو کے مسائل

مسئلہ: خون، پیپ یا زرد پانی کہیں سے نکل کر بہا اور اس کے بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس جگہ کا وضو غسل میں دھونا فرض ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا (درمختار مع رد المحتار)

مسئلہ: خون اگر چمکا یا ابھرا اور بہا نہیں، جیسے سوئی کی نوک یا چاقو کا کنارہ لگ جاتا ہے اور خون ابھرا اور بہا نہیں جیسے سوئی کی نوک یا چاقو کا کنارہ لگ جاتا ہے اور خون ابھر یا چمک جاتا ہے یا خلال کیا یا مسواک کی یا انگلی سے دانت مانجھے یا دانت سے کوئی چیز مثلاً سیب وغیرہ کاٹا، اس پر خون کا اثر ظاہر ہوا، یا ناک میں انگلی ڈالی، اس پر خون کی سرخی آ گئی مگر وہ خون بہنے کے قابل نہ تھا، وضو نہیں ٹوٹا (فتاویٰ رضویہ، جلد اول، ص 280)

مسئلہ: اگر بہا مگر بہہ کر ایسی جگہ نہیں آیا جس کا غسل یا وضو میں دھونا فرض ہو مثلاً آنکھ میں دانہ تھا اور ٹوٹ کر اندر ہی پھیل گیا، باہر نہیں نکلا یا پیپ یا خون کان کے سوراخوں کے اندر ہی رہا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



باہر نہ نکلا تو ان صورتوں میں وضو نہ ٹوٹا (فتاویٰ رضویہ، جلد اول، ص 280)

مسئلہ: زخم بے شک بڑا ہے، رطوبت چمک رہی ہے مگر جب تک بہے گی نہیں، وضو نہیں ٹوٹے گا (فتاویٰ رضویہ، جلد اول، ص 280)

مسئلہ: زخم کا خون بار بار پونچھتے رہے کہ بہنے کی نوبت نہ آئی تو غور کر لیجئے کہ اگر اتنا خون پونچھ لیا ہے اگر نہ پونچھتے تو بہہ جاتا تو وضو ٹوٹ گیا، ورنہ نہیں (فتاویٰ رضویہ، جلد اول، ص 280)

مسئلہ: گوشت میں انجکشن لگانے میں صرف اسی صورت میں وضو ٹوٹے گا جبکہ بہنے کی مقدار میں خون نکلے۔

مسئلہ: جبکہ نس کا انجکشن لگا کر پہلے اوپر کی طرف خون کھینچتے ہیں جو کہ بہنے کی مقدار میں ہوتا ہے لہذا وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ: اسی طرح گلوکوز وغیرہ کی ڈرپ نس میں لگانے سے وضو ٹوٹ جائے گا کیونکہ بہنے کی مقدار میں خون نکل کر نلکی میں آ جاتا ہے۔ ہاں اگر بالفرض بہنے کی مقدار خون نلکی میں نہ آئے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ: سرنج کے ذریعے ٹیسٹ کرنے کے لیے خون نکالنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ یہ بہنے کی مقدار میں ہوتا ہے، اسی لیے یہ خون پیشاب کی طرح ناپاک بھی ہوتا ہے۔ اس خون سے بھری ہوئی شیشی جیب میں رکھ کر نماز نہ پڑھے۔

مسئلہ: آنکھ کی بیماری کے سبب جو آنسو بہا، وہ ناپاک ہے اور وضو بھی توڑ دے گا (درمختار معہ ردالمحتار)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: نابینا کی آنکھ سے جو رطوبت بوجہ مرض نکلتی ہے، وہ ناپاک ہے اور اس سے وضو بھی ٹوٹ جائے گا۔ (درمختار معہ ردالمحتار)

مسئلہ: چھالا نوچ ڈالا اگر اس کا پانی بہہ گیا تو وضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں

(فتح القدیر جلد اول ص 34)

مسئلہ: پھڑیا بالکل اچھی ہوگئی، اس کی مردہ کھال باقی ہے جس میں اوپر مونہہ اور اندر خلا ہے اگر اس میں پانی بھر گیا اور دبا کر نکالا تو نہ وضو جائے نہ وہ پانی ناپاک ہے (خلاصۃ الفتاویٰ جلد اول ص 17)

مسئلہ: ہاں اگر اس کے اندر کچھ تری خون وغیرہ کی باقی ہے تو وضو بھی جاتا رہے گا اور وہ پانی بھی ناپاک ہے (فتاویٰ رضویہ، جلد اول ص 356)

مسئلہ: ناک صاف کی اس میں سے جما ہوا خون نکلا، وضو نہ ٹوٹا۔ انسب (یعنی زیادہ مناسب) یہ ہے کہ وضو کرے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد اول ص 281)

مسئلہ: مونہہ بھر قے، کھانے، پانی یا صفراء (یعنی پیلے رنگ کا کڑوا پانی) کی وضو توڑ دیتی ہے۔ قے تکلف کے بغیر نہ روکی جاسکے، اسے مونہہ بھر کہتے ہیں۔ مونہہ بھر قے پیشاب کی طرح ناپاک ہوتی ہے اس کے چھینٹوں سے اپنے کپڑے اور بدن کو بچانا ضروری ہے۔ (درمختار معہ ردالمحتار)

مسئلہ: رکوع وسجود والی نماز میں بالغ نے قہقہہ لگادیا یعنی اتنی تیز آواز سے ہنسا کہ آس پاس والوں نے سنا تو وضو بھی گیا اور نماز بھی گئی۔ اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ صرف خود سنا تو نماز گئی، وضو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



باقی ہے۔مسکرانے سے نہ نماز جائے گی نہ وضو(مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی)

مسئلہ: نماز کے علاوہ قہقہہ لگانے سے وضو نہیں جاتا مگر دوبارہ کرلینا مستحب ہے(مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی)

مسئلہ: گھٹنا یا ستر کھلنے یا اپنا پرایا ستر دیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ: مونہہ سے خون نکلا اگر تھوک پر غالب ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں۔ غلبہ کی شناخت یہ ہے کہ اگر تھوک کا رنگ سرخ ہو جائے تو خون غالب سمجھا جائے گا اور وضو ٹوٹ جائے گا۔ یہ سرخ تھوک ناپاک ہے۔ اگر تھوک زرد ہو تو خون پر تھوک غالب مانا جائے گا، لہذا نہ وضو ٹوٹے گا، نہ یہ زرد تھوک ناپاک (درمختار معہ ردالمحتار)

مسئلہ: ریح خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: وضو کے آخری مرحلے پیر دھونے سے پہلے ریح خارج ہوگئی تو دوبارہ وضو کرنا ہوگا۔

مسئلہ: کوئی شخص بیٹھا ہے، بیٹھے بیٹھے اونگھ آ گئی۔ اونگھ آنے کے بعد گر گیا اور گرنے کے بعد فورا پھر اٹھ گیا۔ وضو نہیں ٹوٹے گا مگر گرنے کے بعد بھی آنکھ نہ کھلی، غافل رہا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: کوئی شخص اگر دوزانوں ہو کر بغیر ٹیک لگائے بیٹھا ہے اور سو گیا، وضو نہیں ٹوٹے گا اگر اس نے بیٹھے بیٹھے کسی سہارے سے ٹیک لگا لی اور سو گیا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: آنکھوں میں مٹی یا دھول پڑ گئی جس کی وجہ سے آنسو نکل گئے۔ خوشی یا غم کے موقع پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



آنسو نکل گئے، وضو نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ: اگر جو، کھٹمل، مچھر یا پسو نے خون چوسا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ: کپڑے بدلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ: منی، مذی اور ودی (قطرے) نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا

(درمختار معہ ردالمحتار)

مسئلہ: گالی دینے سے وضو نہیں ٹوٹتا، مگر گناہ ہے۔

مسئلہ: بے ہوش ہو جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے (فتاویٰ عالمگیری)

مسئلہ: قطرہ آنے، پیچھے سے ریح خارج ہونے، زخم بہنے، دکھتی آنکھ سے بوجہ مرض آنسو بہنے، کان، ناف، پستان سے پانی نکلنے، پھوڑے یا ناسور سے رطوبت بہنے اور دست آنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر کسی کو اس طرح کا مرض مسلسل جاری رہے اور شروع سے آخر تک پورا ایک وقت گزر گیا کہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کرسکا وہ شرعاً معذور ہے۔ ایک وضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے، اس کا وضو اس فرض سے نہیں ٹوٹے گا (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی)

مسئلہ: فرض نماز کا وقت جاتے ہی معذور کا وضو جاتا رہتا ہے اور یہ حکم اس صورت میں ہوگا جب معذور کا عذر دوران وضو یا بعد وضو ظاہر ہو۔ اگر ایسا نہ ہوا اور دوسرا کوئی حدث بھی لاحق نہ ہو تو فرض نماز کا وقت جانے سے وضو نہیں ٹوٹے گا (درمختار معہ ردالمحتار)

فرض نماز کا وقت جانے سے معذور کا وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے کسی نے عصر کے وقت وضو کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



تھا تو سورج غروب ہوتے ہی وضو جاتا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا تو جب تک ظہر کا وقت ختم نہ ہو، وضو نہ جائے گا کہ ابھی تک کسی فرض نماز کا وقت نہیں گیا (الہدایہ معہ فتح القدیر)

مسئلہ: جب عذر ثابت ہو گیا تو جب تک نماز کے ایک پورے وقت میں ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے، معذور ہی رہے مثلاً کسی کو سارا وقت قطرہ آتا رہا اور اتنی مہلت ہی ملی کہ وضو کر کے فرض ادا کرلے تو معذور ہو گیا۔ اب دوسرے اوقات میں اتنا موقع مل جاتا ہے کہ وضو کر کے نماز پڑھ لے مگر ایک آدھ دفعہ قطرہ آجاتا ہے تو اب بھی معذور ہے۔ ہاں اگر اس پر ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ایک بار بھی قطرہ نہ آیا تو معذور نہ رہا پھر جب کبھی پہلی حالت آئی (یعنی سارا وقت مسلسل مرض ہوا) تو پھر معذور ہو گیا

(فتاویٰ عالمگیری جلد اول، ص 41)

مسئلہ: معذور کا وضو اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب معذور ہے، ہاں اگر دوسری کوئی چیز وضو توڑنے والی پائی گئی تو وضو جاتا رہا مثلاً جس کو ریح خارج ہونے کا مرض ہے، قطرہ نکلنے سے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا اور جس کو قطرہ کا مرض ہے اس کا ریح خارج ہونے سے وضو جاتا رہے گا۔

مسئلہ: معذور نے کسی حدث (یعنی وضو توڑنے والے عمل) کے بعد وضو کیا اور وضو کرتے وقت وہ چیز نہیں ہے جس کے سبب معذور ہے پھر وضو کے بعد وہ عذر والی چیز پائی گئی تو وضو ٹوٹ گیا (یہ حکم اس صورت میں ہوگا جب معذور نے اپنے عذر کے بجائے کسی دوسرے سبب کی وجہ سے وضو کیا ہو۔ اگر اپنے عذر کی وجہ سے وضو کیا تو بعد وضو عذر پائے جانے کی صورت میں وضو نہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ٹوٹے گا) مثلاً جس کو قطرہ آتا تھا اس کی ریح خارج ہوئی اور اس نے وضو کیا اور وضو کرتے وقت قطرہ بند تھا اور وضو کے بعد قطرہ آیا تو وضو ٹوٹ گیا۔ ہاں اگر وضو کے درمیان قطرہ جاری تھا تو نہ گیا (درمختار معہ ردالمحتار)

## غسل کا بیان

جب کبھی غسل فرض ہو جائے تو نماز کا وقت آ جانے پر فوراً غسل کر لینا چاہیئے۔ جان بوجھ کر فرض غسل میں تاخیر کرنا منع ہے۔

حدیث شریف = فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس (گھر) میں تصویر اور کتا اور جنب (یعنی جس پر جماع یا احتلام یا شہوت کے ساتھ منی خارج ہونے کی وجہ سے غسل فرض ہو گیا ہو) (سنن ابوداؤد شریف)

## غسل کا طریقہ

بغیر زبان ہلائے دل میں اس طرح نیت کیجئے کہ میں پاکی حاصل کرنے کے لیے غسل کرتا ہوں۔ پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین تین بار دھوئیے، پھر استنجے کی جگہ دھوئیے خواہ نجاست ہو یا نہ ہو، پھر جسم پر اگر کہیں نجاست ہو تو اس کو دور کیجئے پھر نماز کا سا وضو کیجئے مگر پاؤں نہ دھوئیے، ہاں اگر چوکی وغیرہ پر غسل کر رہے ہیں تو پاؤں بھی دھو لیجئے پھر پورے بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑ لیجئے تا کہ پورا بدن تر ہو جائے، خصوصاً سردیوں میں (اس دوران صابن بھی لگا سکتے ہیں) پھر تین بار سیدھے کندھے پر پانی بہائیے، پھر تین بار الٹے کندھے پر پانی بہائیے پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار پانی بہائیے، اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب پاؤں دھو لیجئے۔

## غسل کے تین فرائض:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



1۔کلی کرنا

2۔ناک میں پانی چڑھانا

3۔تمام ظاہر بدن پر پانی بہانا(فتاویٰ عالمگیری،جلد اول،صفحہ نمبر 13)

## 1:کلی کرنا:

مسئلہ: مونہہ میں تھوڑا سا پانی لے کر پچ کر کے ڈال دینے کا نام کلی نہیں بلکہ مونہہ کے ہر پرزے،گوشے،ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہہ جائے(خلاصۃ الفتاویٰ)

مسئلہ: داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہہ میں،دانتوں کی کھڑکیوں اور جڑوں اور زبان کی ہر کروٹ پر بلکہ حلق کے کنارے تک پانی بہے۔

(درمختار معہ ردالمحتار جلد اول،ص 254)

مسئلہ: روزہ نہ ہو تو غرغرہ بھی کر لیجئے کہ سنت ہے۔دانتوں میں چھالیہ کے دانے یا بوٹی کے ریشے وغیرہ ہوں تو ان کو چھڑانا ضروری ہے۔ہاں اگر چھڑانے میں ضرر(یعنی نقصان)کا اندیشہ ہو تو معاف ہے۔

(فتاویٰ رضویہ،جلد اول،ص 441)

مسئلہ: غسل سے قبل دانتوں میں ریشے وغیرہ محسوس نہ ہوئے اور رہ گئے نماز بھی پڑھ لی،بعد کو معلوم ہونے پر چھڑا کر پانی بہانا فرض ہے۔پہلے جو نماز پڑھی تھی وہ ہوگئی(فتاویٰ رضویہ،جلد اول،ص 206)

مسئلہ: جو ہلتا دانت مسالے سے جمایا گیا یا تار سے باندھا گیا اور تار یا مسالے کے نیچے پانی نہ پہنچتا ہو تو معاف ہے۔(فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص 453)

## 2:ناک میں پانی چڑھانا:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: جلدی جلدی ناک کی نوک پر پانی لگا لینے سے کام نہیں چلے گا بلکہ جہاں تک نرم جگہ ہے یعنی سخت ہڈی کے شروع تک دھلنا لازمی ہے

(خلاصۃ الفتاویٰ جلداول صفحہ نمبر 21)

مسئلہ: ناک میں پانی چڑھاتے وقت پانی کو سونگھ کر اوپر کھینچئے۔ یہ خیال رہے کہ بال برابر بھی جگہ دھلنے سے نہ رہ جائے ورنہ غسل نہ ہوگا۔ ناک کے اندر اگر رینٹھ سوکھ گئی ہو تو اس کا چھڑانا فرض ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری، جلداول، ص 13)

مسئلہ: ناک کے (اندر) بالوں کا دھونا بھی فرض ہے

(بہارشریعت، حصہ دوم، ص 34)

## 3: تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا:

سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے تلوؤں تک جسم کے ہر پرزے اور ہر ہر رونگھٹے پر پانی بہہ جانا ضروری ہے۔ جسم کی بعض جگہیں ایسی ہیں کہ اگر احتیاط نہ کی تو وہ سوکھی رہ جائیں گی اور غسل نہ ہوگا۔

(فتاویٰ عالمگیری، جلداول، ص 14)

☆ بہارشریعت حصہ دوم صفحہ نمبر 34 پر غسل کی اکیس احتیاط بیان کی گئی ہیں۔

1۔ مرد کے اگر سر کے بال گندھے ہوئے ہوں تو انہیں کھول کر جڑ سے نوک تک پانی بہانا ضروری ہے۔

2۔ عورت پر صرف جڑ تر کر لینا ضروری ہے، کھولنا ضروری نہیں۔ ہاں اگر چوٹی اتنی سخت گندھی ہوئی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضروری ہے (فتاویٰ عالمگیری، جلداول، ص

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



(13

3۔اگر کانوں میں بالی یا ناک میں نتھ کا چھید (سوراخ) ہو اور وہ بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے۔وضو میں صرف ناک کے چھید میں غسل میں اگر کان اور ناک دونوں میں چھید ہوں تو دونوں میں پانی بہائیں۔

4۔بھنوؤں،مونچھوں اور داڑھی کے ہر بال کا جڑ سے نوک تک اور ان کے نیچے کی کھال کا دھونا ضروری ہے

5۔کان کا ہر پرزہ اور اس کے سوراخ کا مونہہ دھوئیں۔

6۔کانوں کے پیچھے کے بال ہٹا کر پانی بہائیں۔

7۔ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ منہ اٹھائے بغیر نہ دھلے گا۔

8۔ہاتھوں کو اچھی طرح اٹھا کر بغلوں پر پانی بہائیں۔

9۔بازو کا ہر پہلو دھوئیں۔

10۔پیٹھ (کمر) کا ہر ذرہ دھوئیں۔

11۔(بیٹھنے سے پیٹ میں بل آجاتے ہیں) پیٹ کی بلٹیں اٹھا کر دھوئیں۔

12۔ناف میں بھی (خاص طور) پر پانی ڈالیں۔اگر پانی بہنے میں شک ہو تو ناف میں انگلی ڈال کر دھوئیں۔

13۔جسم کا ہر رونگھٹا جڑ سے نوک تک دھوئیں۔

14۔ران اور پیڑو (ناف کے نیچے کے حصے) کا جوڑ دھوئیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



15۔جب بیٹھ کرنہائیں تو ران اور پنڈلی کے جوڑ پربھی پانی بہانا یادرکھیں۔

16۔دونوں سرین کے ملنے کی جگہ کا خیال رکھیں،خصوصاجب کھڑے ہوکرنہائیں۔

17۔رانوں کی گولائی۔

18۔پنڈلیوں کی کروٹوں پر پانی بہائیں۔

19۔ذکر وانثیین (فرطوں) کی نچلی سطح جوڑ تک

20۔انثیین (فرطوں) کے نیچے کی جگہ جڑ تک دھوئیں۔

21۔جس کا ختنہ نہ ہوا،وہ اگر کھال چڑھ سکتی ہوتو چڑھا کر دھوئے اور کھال کے اندر پانی چڑھائے۔

## ☆عورتوں کے لیے غسل میں چھ احتیاطیں:

1۔ڈھلکتی ہوئی پستان کو اٹھا کر پانی بہائیں۔

2۔پستان اور پیٹ کے جوڑ کی لکیر دھوئیں۔

3۔فرج خارج (یعنی عورت کی شرم گاہ کے باہر کے حصے) کا ہر گوشہ ہر ٹکڑا اوپر نیچے خوب احتیاط سے دھوئیں۔

4۔فرج داخل (یعنی شرم گاہ کے اندرونی حصے) میں انگلی ڈال کر دھونا فرض نہیں، مستحب ہے۔

5۔اگر حیض یا نفاس سے فارغ ہو کر غسل کریں تو کسی پرانے کپڑے سے فرج داخل کے اندر سے خون کا اثر صاف کر لینا مستحب ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



(بہار شریعت حصہ دوم، ص 35)

6۔ اگر نیل پالش ناخنوں پر لگی ہوئی ہے تو اس کا بھی چھڑانا فرض ہے ورنہ غسل نہیں ہوگا، ہاں مہندی کے رنگ میں حرج نہیں۔

## ☆ زخم پر پٹی بندھی ہو تو:

مسئلہ: زخم پر پٹی وغیرہ بندھی ہو اور اسے کھولنے میں نقصان کا حرج ہو تو پٹی پر ہی مسح کر لینا کافی ہے، نیز کسی جگہ مرض یا درد کی وجہ سے پانی بہانا نقصان دہ ہو تو اس پورے عضو پر مسح کر لیجئے۔ پٹی ضرورت سے زیادہ جگہ کو گھیرے ہوئے نہیں ہونی چاہئے ورنہ مسح کافی نہ ہوگا۔ اگر ضرورت سے زیادہ جگہ گھیرے بغیر پٹی باندھنا ممکن نہ ہو مثلاً بازو پر زخم ہے مگر پٹی بازوؤں کی گولائی میں باندھی ہے جس کے سبب بازو کا اچھا حصہ بھی پٹی کے اندر چھپا ہوا ہے تو اگر کھولنا ممکن ہو تو کھول کر اس حصے کو دھونا فرض ہے۔ اگر ناممکن ہے یا کھولنا تو ممکن ہے مگر ویسی نہ باندھ سکے گا اور یوں زخم وغیرہ کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے تو ساری پٹی پر مسح کر لینا کافی ہے۔ بدن کا وہ اچھا حصہ بھی دھونے سے معاف ہو جائے گا۔ (حاشیۃ الطحطاوی ومراقی الفلاح ص 143)

## غسل کن چیزوں سے فرض ہوگا اور کن چیزوں سے نہیں

مسئلہ: اگر منی کا قطرہ لذت کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلے تو غسل فرض ہو جائے گا (فتاویٰ عالمگیری جلد اول ص 4)

مسئلہ: احتلام یعنی سوتے میں منی کے نکلنے سے غسل فرض ہو جائے گا

(خلاصۃ الفتاویٰ جلد اول ص 13)

مسئلہ: صحبت کرنے سے اگرچہ انزال نہ ہو لیکن ستر مرد، ستر عورت میں داخل ہو گیا تو غسل فرض ہو جائے گا۔ یعنی مرد کے آلۂ تناسل کا اگلا حصہ جسے عربی میں حشفہ کہتے ہیں، شرم گاہ میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



پوشیدہ ہوجائے اگرچہ انزال نہ ہو، تب بھی دونوں پر غسل فرض ہوجائے گا (مراقی الفلاح)

مسئلہ: مشت زنی یعنی اپنے ہاتھ سے مادہ خارج کرنے سے غسل فرض ہوجائے گا (مراقی الفلاح)

مسئلہ: شہوت کے ساتھ منی خارج ہو تو غسل فرض ہوگا مگر مذی اور ودی کے خارج ہونے سے غسل فرض نہیں ہوگا۔

مسئلہ: مذی اسے کہتے ہیں جو اپنی بیوی کے ساتھ لہو ولعب (کھیلنے) کی وجہ سے یا بدنگاہی یا برے خیالات آنے کی وجہ سے جو پانی نکلتا ہے، ان قطرات کے نکلنے سے غسل فرض نہیں ہوتا۔

مسئلہ: ودی اس پانی کو کہتے ہیں جو دودھیا رنگ کا ہوتا ہے۔ منی سے ملتا جلتا ہوتا ہے، ودی کے قطرے لذت سے خارج نہیں ہوتے بلکہ جریان یا مثانے کی کمزوری کی وجہ سے یا وزن اٹھانے کی وجہ سے یا پیشاب کے ساتھ خارج ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں غسل فرض نہیں ہوگا بلکہ وضو ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: اگر منی پتلی پڑ گئی اور پیشاب کے وقت یا ویسے ہی بلا شہوت اس کے قطرے نکل آئے غسل فرض نہ ہوا اور وضو ٹوٹ جائے گا۔

(بہار شریعت، حصہ دوم، ص 38)

مسئلہ: اگر احتلام ہونا یاد ہے مگر اس کا کوئی اثر کپڑے وغیرہ پر نہیں تو غسل فرض نہیں (فتاوی عالمگیری جلد اول ص 5)

مسئلہ: نماز میں شہوت تھی اور منی اترتی ہوئی معلوم ہوئی مگر باہر نکلنے سے قبل ہی نماز پوری کر لی۔ اب خارج ہوئی تو نماز ہوگئی مگر اب غسل فرض ہوگیا

(فتح القدیر، جلد اول، ص 54)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: حیض سے فارغ ہونے پر عورت پر غسل فرض ہوتا ہے۔

(مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص 97)

مسئلہ: نفاس (یعنی بچہ جننے پر جوخون آتا ہے اس) سے فارغ ہونے پر عورت پر غسل فرض ہوتا ہے (تبیین الحقائق جلد اول، ص 17)

بچہ پیدا ہونے کے بعد جوخون آتا ہے اس کو نفاس کہتے ہیں، اس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے یعنی اگر چالیس دن کے بعد بھی بند نہ ہو تو مرض (بیماری) ہے لہذا چالیس دن پورے ہوتے ہی غسل کرلے اور چالیس دن سے پہلے بند ہوجائے خواہ بچہ کی ولادت کے بعد ایک منٹ ہی میں بند ہوجائے تو جس وقت بھی بند ہو، غسل کرلے اور نماز وروزہ شروع کردے۔

اگر چالیس دن کے اندر اندر دوبارہ خون آگیا تو شروع ولادت سے ختم خون تک سب دن نفاس ہی کے شمار ہوں گے مثلا ولادت کے بعد دومنٹ تک خون آکر بند ہوگیا اور عورت غسل کرکے نماز روزہ وغیرہ کرتی رہی، چالیس دن پورے ہونے میں فقط دومنٹ باقی تھے کہ پھر خون آگیا تو سارا چلہ یعنی مکمل چالیس دن نفاس کے ٹھہریں گے۔ جو بھی نمازیں پڑھیں یا روزے رکھے، سب بیکار گئے۔ یہاں تک کہ اگر اس دوران فرض وواجب نمازیں یا روزے قضا کئے تھے تو وہ بھی پھر سے ادا کرے۔

(فتاوی رضویہ، جلد 4، ص 354)

## ☆غسل فرض ہو تو ناجائز اور جائز اعمال:

مسئلہ: جس پر غسل فرض ہو، اس کو مسجد میں جانا، طواف کرنا، قرآن مجید چھونا، بے چھوئے زبانی پڑھنا، کسی آیت کا لکھنا، آیت کا تعویذ لکھنا (یہ اس صوت میں حرام ہے جس میں کاغذ کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



چھونا پایا جائے، اگر کاغذ کو نہ چھوئے تو لکھنا جائز ہے۔ (نماز کے احکام، ص 119)

مسئلہ: جس پر غسل فرض ہو، انہیں ایسا تعویذ چھونا، ایسی انگوٹھی چھونا یا پہننا جس پر آیت یا حروف مقطعات لکھے ہوں حرام ہے (درمختار معہ ردالمحتار جلد اول، ص 343)

(موم جامے والے یا پلاسٹک میں لپیٹ کر کپڑے یا چمڑے وغیرہ میں سلے ہوئے تعویذ کو پہننے یا چھونے میں مضائقہ نہیں)

مسئلہ: اگر قرآن مجید جزدان میں ہو تو بے وضو یا بے غسل جزدان پر ہاتھ لگانے میں حرج نہیں (الہدایۃ معہ فتح القدیر جلد اول، ص 149)

مسئلہ: اسی طرح کسی ایسے کپڑے یا رومال وغیرہ سے قرآن پاک پکڑنا جائز ہے جو نہ اپنے تابع ہو نہ قرآن پاک کے (ردمختار جلد اول، ص 238)

مسئلہ: کرتے کی آستین، دوپٹے کے آنچل سے یہاں تک کہ چادر کا ایک کونا اس کے کندھے پر ہے تو چادر کے دوسرے کونے سے قرآن مجید کو چھونا حرام ہے کہ یہ سب چیزیں اس کے تابع ہیں۔

(درمختار معہ ردالمحتار، جلد اول، ص 537)

مسئلہ: جب غسل فرض ہو جائے تو قرآن مجید کی آیت دعا کی نیت سے یا تبرک کے لیے مثلاً بسم اللہ الرحمن الرحیم یا ادائے شکر کے لیے الحمد للہ رب العلمین یا کسی مسلمان کی موت یا کسی قسم کے نقصان کی خبر پر انا للہ و انا الیہ راجعون یا ثناء کی نیت سے پوری سورۃ الفاتحہ یا آیۃ الکرسی یا سورۃ الحشر کی آخری تین آیات پڑھیں اور ان سب سورتوں میں قرآن پڑھنے کی نیت نہ ہو تو کوئی حرج نہیں (فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص 38)

مسئلہ: جب غسل فرض ہو تو تینوں قل بلا لفظ قل بہ نیت ثناء پڑھ سکتے ہیں۔ لفظ قل کے ساتھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ثناء کی نیت سے بھی نہیں پڑھ سکتے کیونکہ اس صورت میں ان کا قرآن ہونا متعین ہے۔نیت کو کچھ دخل نہیں

(بہار شریعت، حصہ دوم، ص 43)

مسئلہ: جس برتن یا کٹورے پر سورۃ یا آیت قرآنی لکھی ہو، بے وضو اور بے غسل کو اس کو چھونا حرام ہے (فتاویٰ رضویہ جلد اول، ص 39)

مسئلہ: جس پر غسل فرض ہو، اس کا قرآن مجید کا ترجمہ فارسی یا اردو یا کسی دوسری زبان میں ہو، اس کو بھی پڑھنا یا چھونا حرام ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد اول ص 39)

مسئلہ: جس پر غسل فرض ہو ان کو درود شریف اور دعائیں پڑھنے میں حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ وضو یا کلی کر کے پڑھیں (بہار شریعت جلد دوم، ص 43)

مسئلہ: اذان کا جواب (جس پر غسل فرض ہو) ان کو دینا جائز ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص 38)

## تیمّم کا بیان

قرآن مجید فرقان حمید میں رب تعالیٰ نے پانی پر قدرت نہ ہونے پر تیمّم یعنی مٹی سے پاکی حاصل کرنے کا حکم دیا ہے چنانچہ سورۂ مائدہ آیت نمبر 6 میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: وَاِنۡ كُنۡتُمۡ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوۡا‌ؕ وَاِنۡ كُنۡتُمۡ مَّرۡضٰۤى اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ اَوۡ جَآءَ اَحَدٌ مِّنۡكُمۡ مِّنَ الۡغَآئِطِ اَوۡ لٰمَسۡتُمُ النِّسَآءَ فَلَمۡ تَجِدُوۡا مَآءً فَتَيَمَّمُوۡا صَعِيۡدًا طَيِّبًا فَامۡسَحُوۡا بِوُجُوۡهِكُمۡ وَاَيۡدِيۡكُمۡ مِّنۡهُ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ترجمہ: یعنی اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں کوئی پاخانہ سے آیا یا عورتوں سے مباشرت کی (جماع کیا) اور پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کو تو اپنے مونہہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو۔

## ☆اب تیمّم سے متعلق حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں:

حدیث شریف = نبی پاک ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! بے شک پاک مٹی پاک کرنے والی ہے اگر چہ تمہیں دس برس تک پانی نہ ملے تب پانی ملے تو اپنے جسم کو پہنچاؤ (یعنی پانی سے وضو اور غسل کرلو (ابوداؤد (مترجم) کتاب الطہارۃ، جلداول، حدیث نمبر 333، ص 172، مطبوعہ فرید بک لاہور)

## ☆تیمّم کے فرائض:

تیمّم کے تین فرض ہیں۔

1۔ نیت، 2۔ سارے مونہہ پر ہاتھ پھیرنا، 3۔ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا

(بہار شریعت حصہ دوم، ص 65)

## ☆تیمّم کا طریقہ:

تیمّم کی نیت کیجئے (نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔ زبان سے بھی کہہ لیں تو بہتر ہے۔ مثلاً یوں کہئے بے وضوئی یا بے غسلی، یا دونوں سے پاکی حاصل کرنے اور نماز جائز ہونے کے لیے تیمّم کرتا ہوں)

پھر بسم اللہ شریف پڑھ کر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ کر کے کسی ایسی پاک چیز پر جو زمین کی قسم (مثلاً پتھر، چونا، اینٹ، دیوار، مٹی وغیرہ) سے ہو، مار کر لوٹ لیجئے (یعنی آگے بڑھایئے یا پیچھے لایئے) اور اگر زیادہ گرد لگ جائے تو جھاڑ لیجئے اور اس سے سارے مونہہ کا اس طرح مسح کیجئے کہ کوئی حصہ نہ رہ جائے۔ اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رہ گئی تو تیمّم نہ ہوگا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



پھر دوسری بار اسی طرح ہاتھ زمین پر مار کر دونوں ہاتھوں کا ناخنوں سے لے کر کہنیوں سمیت مسح کیجئے۔اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ الٹے ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ سیدھے ہاتھ کی پشت پر رکھیے اور انگلیوں کے سروں سے کہنیوں تک لے جایئے اور پھر وہاں سے الٹے ہی ہاتھ کی ہتھیلی سے سیدھے ہاتھ کے پیٹ کومس کرتے ہوئے گٹے تک لایئے اور الٹے انگوٹھے کے پیٹ سے سیدھے انگوٹھے کی پشت کا مسح کیجئے۔اسی طرح سیدھے ہاتھ سے الٹے ہاتھ کا مسح کیجئے۔

(فتاویٰ تاتارخانیہ جلد اول،ص 227)

اور اگر ایک دم پوری ہتھیلی اور انگلیوں سے مسح کرلیا تب بھی تیمم ہوگیا، چاہے کہنی سے انگلیوں کی طرف لائے یا انگلیوں سے کہنی کی طرف لے گئے مگر سنت کے خلاف ہوا۔تیمّم میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں ہے۔

## تیمّم کے مسائل:

مسئلہ: جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہوتی ہے، نہ پگھلتی ہے، نہ نرم ہوتی ہے، وہ زمین کی جنس (یعنی قسم) سے ہے۔اس سے تیمّم جائز ہے۔ ریتا، چونا، سرمہ، گندھک، پتھر، زبرجد، فیروزہ، عقیق وغیرہ جواہر سے تیمّم جائز ہے، چاہے ان پر غبار ہو یا نہ ہو۔(البحرالرائق جلد اول،ص 256)

مسئلہ: پکی اینٹ، چینی یا مٹی کے برتن سے تیمّم جائز ہے، ہاں اگر ان پر کسی ایسی چیز کا جرم (یعنی جسم یا تہہ) ہو جو جنس زمین سے نہیں مثلاً کانچ کا جرم ہوتو تیمّم جائز نہیں۔(فتاویٰ عالمگیری جلد اول،ص 27)

مسئلہ: جس مٹی، پتھر وغیرہ سے تیمّم کیا جائے اس کا پاک ہونا ضروری ہے یعنی نہ اس پر کسی نجاست کا اثر ہو، ورنہ صرف خشک ہونے سے نجاست کا اثر جاتا رہا ہو (درمختار معہ ردالمحتار جلد اول،ص 435)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



زمین، دیوار اور وہ گرد جو زمین پر پڑی رہتی ہے، اگر ناپاک ہو جائے پھر دھوپ یا ہوا سے سوکھ جائے اور نجاست کا اثر ختم ہو جائے تو پاک ہے اور اس پر نماز جائز ہے مگر اس سے تیمّم نہیں ہو سکتا۔

مسئلہ: یہ شک کہ کبھی نجس ہوئی ہوگی، فضول ہے، اس کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ: اگر کسی لکڑی، کپڑے، یا دری وغیرہ پر اتنی گرد ہے کہ ہاتھ کرنے سے انگلیوں کا نشان بن جائے تو اس سے تیمّم جائز ہے

(فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص 28)

مسئلہ: چونا، مٹی یا اینٹوں کی دیوار خواہ گھر کی ہو یا مسجد کی، اس سے تیمّم جائز ہے۔ مگر اس پر آئل پینٹ، پلاسٹک پینٹ اور میٹ فنش یا وال پیپر وغیرہ کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہیے جو جنس زمین کے علاوہ ہو، دیوار پر ماربل ہو تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ: جس کا وضو نہ ہو یا نہانے کی حاجت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو، وہ وضو اور غسل کی جگہ تیمّم کرے (فتاویٰ قاضی خان معہ عالمگیری جلد اول، ص 53)

مسئلہ: ایسی بیماری کہ وضو یا غسل سے اس کے بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو یا خود اپنا تجربہ ہو کہ جب بھی وضو یا غسل کیا بیماری بڑھ گئی، یا یوں کہ کوئی مسلمان اچھا قابل طبیب جو ظاہری طور پر فاسق نہ ہو، وہ کہہ دے کہ نقصان کرے گا، تو ان صورتوں میں تیمّم کر سکتے ہیں

(درمختار معہ ردالمحتار، جلد اول، ص 441)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: اگر سر سے نہانے میں پانی نقصان کرتا ہو تو گلے سے نہائیں اور پورے سر کا مسح کریں (بہار شریعت حصہ دوم، ص60)

مسئلہ: جہاں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتا نہ ہو وہاں بھی تیمّم کر سکتے ہیں (در مختار معہ رد المحتار، جلد اول، ص441)

مسئلہ: اگر اتنا آب زم زم شریف پاس ہے جو وضو کے لیے کافی ہے تو تیمّم جائز نہیں (بہار شریعت، حصہ دوم، ص61)

مسئلہ: اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار ہو جانے کا قوی اندیشہ ہے اور نہانے کے بعد سردی سے بچنے کا کوئی سامان بھی نہ ہو تو تیمّم جائز ہے (فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص28)

مسئلہ: قیدی کو قید خانے والے وضو نہ کرنے دیں تو تیمّم کر کے نماز پڑھ لے بعد میں اعادہ کرے اور اگر وہ دشمن یا قید خانے والے نماز بھی نہ پڑھنے دیں تو اشارے سے پڑھے اور بعد میں اعادہ کرے یعنی دوبارہ پڑھے۔

(فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص28)

مسئلہ: اگر یہ گمان ہے کہ پانی تلاش کرنے میں قافلہ نظروں سے غائب ہو جائے گا (یا ٹرین چھوٹ جائے گی) تو تیمّم جائز ہے

(فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص28)

مسئلہ: مسجد میں سو رہا تھا کہ غسل فرض ہو گیا تو جہاں تھا، وہیں فوراً تیمّم کر لے، یہی احوط (یعنی احتیاط کے زیادہ قریب) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص492) پھر باہر نکل آئے، تاخیر کرنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/


حرام ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص 28)

مسئلہ: وقت اتنا تنگ ہوگیا کہ وضو یا غسل کرے گا تو نماز قضا ہو جائے گی تو تیمّم کر کے نماز پڑھ لے پھر وضو یا غسل کر کے نماز کا اعادہ کرنا لازم ہے

(فتاویٰ رضویہ، جلد سوم، ص 307)

مسئلہ: عورت حیض ونفاس سے پاک ہوگئی اور پانی پر قادر نہیں تو تیمّم کرے (بہار شریعت حصہ دوم، ص 64)

مسئلہ: اگر کوئی ایسی جگہ ہے جہاں نہ ملتا ہے نہ ہی تیمّم کے لیے پاک مٹی تو اسے چاہیے کہ وقت نماز میں نماز کی سی صورت بنائے یعنی تمام حرکات نماز بلا نیت نماز بجالائے (بہار شریعت حصہ دوم، ص 65) مگر پاک پانی یا مٹی پر قادر ہونے پر وضو یا تیمّم کر کے نماز پڑھنی ہوگی۔

مسئلہ: وضو اور غسل دونوں کے تیمّم کا ایک ہی طریقہ ہے (بہار شریعت، حصہ دوم ص 65)

مسئلہ: جس پر غسل فرض ہے، اس کے لیے ضروری نہیں کہ وضو اور غسل دونوں کے لیے دو تیمّم کرے بلکہ دونوں میں ایک ہی نیت کرلے دونوں ہو جائیں گے اور اگر صرف غسل یا وضو کی نیت کی جب بھی کافی ہے

(فتاویٰ قاضی خان معہ عالمگیری جلد اول، ص 53)

مسئلہ: جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا غسل فرض ہو جاتا ہے، ان سے تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور پانی پر قادر ہونے سے بھی تیمّم ٹوٹ جاتا ہے

(فتاویٰ تاتارخانیہ جلد اول، ص 249)

مسئلہ: عورت نے اگر ناک میں پھول وغیرہ پہنے ہوں تو نکال لے ورنہ پھول کی جگہ مسح نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ہو سکے گا (بہار شریعت، حصہ دوم، ص 66)

مسئلہ: ہونٹوں کا وہ حصہ جو عادتاً مونہہ بند ہونے کی حالت میں دکھائی دیتا ہے، اس پر مسح ہونا ضروری ہے۔ اگر مونہہ پر پھیرتے وقت کسی نے ہونٹوں کو زور سے دبالیا کہ کچھ حصہ مسح ہونے سے رہ گیا تو تیمّم نہیں ہوگا۔ اس طرح زور سے آنکھیں بند کرلیں جب بھی نہ ہوگا۔ (بہار شریعت حصہ دوم، ص 66)

مسئلہ: انگوٹھی وغیرہ پہنے ہوں تو اتار کر ان کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی)

خواتین بھی چوڑیاں وغیرہ ہٹا کر ان کے نیچے مسح کریں۔ تیمّم کی احتیاطیں وضو سے بڑھ کر ہیں۔

مسئلہ: بیمار یا بے دست و پا (یعنی جس کے ہاتھ اور پاؤں نہ ہوں) خود تیمّم نہیں کرسکتا تو کوئی دوسرا کروادے۔ اس میں تیمّم کروانے والے کی نیت کا اعتبار نہیں بلکہ جس کو تیمّم کروایا جارہا ہے، اس کو نیت کرنا ہوگی (عالمگیری جلد اول، ص 26)

## اذان کا بیان

اذان نماز کے بلانے کے لیے ایک ندا ہے۔ اذان اس لیے کہی جاتی ہے تاکہ لوگ اسے سن کر نماز کے لیے مسجدوں کا رخ کریں۔ اذان کہنا بھی ایک عبادت ہے اور ساتھ ساتھ نیکی کی دعوت بھی ہے۔ اس فعل کو قرآن مجید نے سب سے اچھی عبادت قرار دیا۔ چنانچہ سورۂ حٰم سجدہ کی آیت نمبر 33 میں اللہ تعالٰی فرماتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



القرآن: وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

ترجمہ: اس سے اچھی بات کس کی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور یہ کہے کہ میں مسلمانوں میں ہوں۔

## ☆اذان کی فضیلت:

حدیث شریف = حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرور کائنات ﷺ نے فرمایا: جب موذن اذان دیتا ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا دور بھاگ جاتا ہے (مسلم شریف (مترجم) جلد اول، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 761، صفحہ نمبر 323، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

حدیث شریف = نبی پاک ﷺ نے ایک بار فرمایا: اے عورتو! جب تم بلال کو اذان و اقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکیاں لکھے گا اور ایک ہزار درجات بلند فرمائے گا اور ایک ہزار گناہ مٹائے گا۔ عورتوں نے یہ سن کر عرض کی، یہ تو عورتوں کے لیے ہے، مردوں کے لیے کیا ہے؟ فرمایا: مردوں کے لیے دگنا

(کنز العمال، جلد 7، ص 287، حدیث نمبر 21005، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

## اذان کے مسائل:

مسئلہ: پانچوں فرض نمازیں ان میں جمعہ بھی شامل ہے، جب جماعت اولیٰ کے ساتھ مسجد میں وقت پر ادا کی جائیں تو ان کے لیے اذان سنت مؤکدہ ہے اور اس کا حکم مثل واجب ہے کہ اگر اذان نہ کہی گئی تو وہاں کے تمام لوگ گنہگار رہوں گے (درمختار مع ردالمحتار، جلد دوم، ص 60)

مسئلہ: اگر کوئی شخص شہر کے اندر گھر میں نماز پڑھے تو وہاں کی مسجد کی اذان اس کے لیے کافی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ہے مگر اذان کہہ لینا مستحب ہے

(درمختار معہ ردالمحتار جلد دوم، ص 60)

مسئلہ: اگر کوئی شخص شہر کے باہر یا گاؤں، باغ یا کھیت وغیرہ میں ہے اور وہ جگہ قریب ہے تو گاؤں یا شہر کی اذان کافی ہے، پھر بھی اذان کہہ لینا بہتر ہے اور جو قریب نہ ہو تو کافی نہیں۔ قریب کی حد یہ ہے کہ یہاں کی اذان کی آواز وہاں پہنچتی ہو (عالمگیری، جلد اول، ص 54)

مسئلہ: مسافر نے اذان و اقامت دونوں نہ کہی یا اقامت نہ کہی تو مکروہ ہے اور اگر صرف اقامت کہہ لی تو کراہت نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ اذان بھی کہہ لے۔ چاہے تنہا ہو یا اس کے دیگر ہمراہی وہیں موجود ہوں

(درمختار معہ ردالمحتار، جلد دوم، ص 78)

مسئلہ: اذان سے پہلے درود و سلام پڑھنا جائز اور اچھا عمل ہے

(فتاویٰ کبریٰ، مرقات المفاتیح)

مسئلہ: اذان کے بعد درود پڑھنا جائز ہے (فتاویٰ شامی)

مسئلہ: اذان میں نام محمد ''اشہدان محمد رسول اللہ'' پر انگوٹھے چومنا جائز اور مستحب ہے

(ردالمحتار شرح درمختار جلد اول، باب الاذان ص 267/طحطاوی علی مراقی الفلاح)

مسئلہ: وقت شروع ہونے کے بعد اذان کہئے اگر وقت سے پہلے کہہ دی یا وقت سے پہلے شروع کی اور دوران اذان وقت آ گیا۔ دونوں صورتوں میں اذان دوبارہ کہئے (عالمگیری جلد اول ص 54)

موذن صاحبان کو چاہئے کہ وہ نقشہ ''نظام الاوقات'' دیکھتے رہا کریں۔ کہیں کہیں موذن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/


صاحبان وقت سے پہلے ہی اذان شروع کر دیتے ہیں۔امام صاحبان اور کمیٹی کے ارکان بھی اس مسئلہ پر نظر رکھیں۔

مسئلہ: خواتین اپنی نماز ادا پڑھتی ہوں یا قضا اس میں ان کے لیے اذان و اقامت کہنا مکروہ ہے (خلاصۃ الفتاویٰ جلد اول،ص 48)

مسئلہ: سمجھدار بچہ بھی (اگرچہ نابالغ ہو) اذان دے سکتا ہے۔

(عالمگیری،جلد اول،ص 54)

مسئلہ: بے وضو کی اذان صحیح ہے مگر بے وضو کا اذان کہنا مکروہ ہے

"(مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص 199)

مسئلہ: خنثیٰ، فاسق اگرچہ عالم ہی ہو، نشہ والا، پاگل، بے غسلا اور ناسمجھ بچے کی اذان مکروہ ہے۔ان سب کی اذان کا اعادہ کیا جائے

(درمختار معہ ردالمحتار،جلد دوم،ص 75)

مسئلہ: اگر موذن ہی امام بھی ہو تو بہتر ہے۔(عالمگیری جلد اول صفحہ نمبر 54)

مسئلہ: مسجد کے باہر قبلہ رو کھڑے ہو کر، کانوں میں انگلیاں ڈال کر بلند آواز سے اذان کہی جائے مگر طاقت سے زیادہ آواز بلند کرنا مکروہ ہے

(عالمگیری،جلد اول،ص 55)

مسئلہ: حی علی الصلوٰۃ سیدھی طرف مونہہ کر کے کہے اور حی علی الفلاح الٹی طرف مونہہ کر کے، اگرچہ اذان نماز کے لیے نہ ہو مثلاً بچے کے کان میں کہی، پھیرنا صرف مونہہ کا ہے، سارا بدن نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



پھرنا چاہیے۔

(درمختار معہ ردالمحتار جلد، ص 66)

بعض موذنین صلوٰۃ اور فلاح پر پہنچنے پر نزاکت کے ساتھ دائیں بائیں چہرے کو تھوڑا سا ہلا دیتے ہیں، یہ طریقہ غلط ہے۔ درست انداز یہ ہے کہ پہلے اچھی طرح دائیں بائیں چہرہ کرلیا جائے اس کے بعد لفظ ''حی'' کہنے کی ابتداء ہو۔

مسئلہ: فجر کی اذان میں ''حی علی الفلاح'' کے بعد ''الصلوٰۃ خیر من النوم'' کہنا مستحب ہے۔ (درمختار معہ ردالمحتار جلد دوم، ص 67) اگر نہ کہا جب بھی اذان ہوجائے گی۔ (قانون شریعت، ص 77)

مسئلہ: اذان نماز کے علاوہ دیگر اذانوں کا جواب بھی دیا جائے مثلاً بچہ پیدا ہوتے وقت کی اذان (ردالمحتار، جلد دوم، ص 82)

مسئلہ: مقدیوں کو (جمعہ کے دن) خطبہ کی اذان کا جواب ہرگز نہ دینا چاہیئے۔ یہی احوط (یعنی احتیاط سے قریب) ہے۔ ہاں اگر یہ جواب اذان یا (دوخطبوں کے درمیان) دعا اگر دل سے کریں، زبان سے تلفظ اصلاً نہ ہو تو کوئی حرج نہیں اور امام یعنی خطیب اگر زبان سے بھی جوابِ اذان دے یا دعا کرے، بلاشبہ جائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج 8، ص 330)

مسئلہ: اذان سننے کے لیے اذان کا جواب دینے کا حکم ہے۔

(عالمگیری جلد اول، ص 57)

مسئلہ: جب اذان ہو تو اتنی دیر کے لیے سلام و کلام اور جواب سلام اور تمام کام موقوف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



کر دیجئے یہاں تک کہ تلاوت قرآن بھی، اذان کو غور سے سنئے اور جواب دیجئے۔ اقامت میں بھی اسی طرح کیجئے

(درمختار معہ ردالمحتار، جلد دوم، ص 86)

مسئلہ: اذان کے دوران چلنا، پھرنا، غذا، برتن کوئی سی چیز اٹھانا، رکھنا، چھوٹے بچوں سے کھیلنا، اشاروں میں گفتگو کرنا وغیرہ سب کچھ موقوف کر دینا ہی مناسب ہے۔

مسئلہ: جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے، اس کا خاتمہ برا ہونے کا خوف ہے

(بہار شریعت، حصہ سوم، ص 36)

مسئلہ: راستے پر چل رہا تھا کہ اذان کی آواز آئی تو بہتر یہ ہے کہ اتنی دیر کھڑا ہو جائے، چپ چاپ سنے اور جواب دے۔

(عالمگیری جلد اول، ص 57)

مسئلہ: اگر چند اذانیں ہوئیں تو اس پر پہلی ہی کا جواب ہے اور بہتر یہ ہے کہ سب کا جواب دے (درمختار معہ ردالمحتار، جلد دوم، ص 86)

مسئلہ: اگر بوقت اذان جواب نہ دیا تو اگر زیادہ دیر نہ گزری ہو تو جواب دے لے

(ردالمحتار، جلد دوم، ص 81)

مسئلہ: اقامت مسجد میں امام کے عین پیچھے کھڑے ہو کر کہنا بہتر ہے۔ اگر عین پیچھے موقع نہ ملے تو سیدھی طرف مناسب ہے (فتاویٰ رضویہ، جلد 5، ص 372)

مسئلہ: اقامت، اذان سے بھی زیادہ تاکیدی سنت ہے

(درمختار معہ ردالمحتار، جلد دوم، ص 68)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: اقامت کا جواب دینا مستحب ہے۔ (عالمگیری جلد اول، ص 57)

مسئلہ: اقامت کے کلمات جلد جلد کہیں اور درمیان میں سکتہ نہ کریں

(درمختار معہ ردالمحتار جلد دوم، ص 68)

مسئلہ: اقامت میں بھی ''حی علی الصلوٰۃ'' اور ''حی علی الفلاح'' میں دائیں بائیں مونہہ پھیریں (درمختار معہ ردالمحتار جلد دوم ص 66)

مسئلہ: اقامت اسی کا حق ہے جس نے اذان کہی، اذان دینے والے کی اجازت سے دوسرا کہہ سکتا ہے۔ اگر بغیر اجازت کہی اور موذن (یعنی جس نے اذان دی تھی، اس) کو ناگوار ہو تو مکروہ ہے۔ (عالمگیری، جلد اول، ص 54)

مسئلہ: اقامت سے قبل امام مصلے پر بیٹھا ہے تو امام اور مقتدی کے لیے حی علی الفلاح پر کھڑا ہونا سنت رسول ہے۔ (مصنف عبدالرزاق)

مسئلہ: اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے بلکہ بیٹھ جائے، اسی طرح جو لوگ مسجد میں موجود ہیں، وہ بھی بیٹھے رہیں اور اس وقت کھڑے ہوں جب مکبر حی علی الفلاح کہے، یہی حکم امام کے لیے ہے (عالمگیری جلد اول، ص 54)

## اذان دینے کے مستحب مواقع

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ اذان صرف نماز کے لیے ہی نہیں دی جاتی بلکہ شیطان اور مصیبتوں کو دور کرنے کے لیے بھی دی جاتی ہے لہٰذا فقہ حنفی کی مستند کتاب درمختار معہ ردالمحتار کی جلد دوم کے صفحہ نمبر 50 پر اذان دینے کے گیارہ مستحب مواقع متعین کئے گئے ہیں۔

1...... بچے (کے کان میں)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



2......مغموم (کوئی بہت زیادہ غم میں مبتلا ہو تو اس کے کان میں اذان کہی جائے)

3......مرگی والے (شخص کے کان میں جب اس پر مرگی کا دورہ پڑے)

4......غضبناک اور بدمزاج آدمی

5......بدمزاج جانور کے کان میں

6......لڑائی کی شدت کے وقت

7......آتش زدگی (آگ لگنے) کے وقت

8......میت دفن کرنے کے بعد (قبر پر اذان کہی جائے)

9......جن کی سرکشی کے وقت (یا کسی پر جن سوار ہو)

10......جنگل میں راستہ بھول جائیں اور کوئی بتانے والا نہ ہو، اس وقت

11......وبا کے زمانے میں اذان کہنا سنت ہے۔

## پانی کا بیان

پانی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اس سے ہر انسان خوب فائدہ اٹھاتا ہے۔ انسان کو ظاہری طور پر پاک کرنے میں پانی کا اہم کردار ہے۔ اسی پانی سے ہم وضو اور غسل کرتے ہیں، پروردگار عالم نے ہم پر کتنا بڑا احسان فرمایا کہ آسمان سے ہم پر پاک کرنے والا پانی اتارا جس کی شہادت قرآن مجید فرقان حمید دیتا ہے۔

القرآن: وَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوۡرًا

ترجمہ: یعنی آسمان سے ہم نے پاک کرنے والا پانی اتارا

اب ہمیں یہ سمجھنا ہے کہ کس پانی سے وضو اور غسل جائز ہے اور کس پانی سے وضو اور غسل نہیں ہوتا۔ اس ضمن میں چند مسائل ملاحظہ فرمائیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



# کس پانی سے وضو اور غسل جائز اور کس سے نہیں؟

جس پانی سے وضو یا غسل کیا جائے یا برتن میں چائے، کھانے میں، پینے میں، آٹا گوندھنے میں جو استعمال ہوا، ان میں ان باتوں کا اہتمام ضروری ہے کہ اس کا مزہ خراب نہ ہو۔ اس میں بدبو نہ ہو، اس کا رنگ خراب نہ ہو، یہ تین چیزوں کا پانی میں پایا جانا ضروری ہے۔

مسئلہ: پانی میں کوئی ایسی چیز شامل ہوگئی جس نے پانی کے رنگ اور مزہ کو بدل دیا، اب اس پانی سے غسل اور وضو نہیں ہوگا۔

مسئلہ: پانی میں کوئی ایسی چیز شامل ہوگئی جس سے پانی بظاہر تو صاف نظر آتا ہے مگر اس میں بدبو پیدا ہوگئی، اب اس پانی سے غسل اور وضو نہیں ہوگا۔

مسئلہ: نہروں میں پانی گدلا ہوتا ہے۔ اسی طرح لائنوں میں بھی بعض اوقات پانی گدلا آتا ہے جس کو کچا پانی کہتے ہیں، اس کا گدلا پن ناپاکی کی وجہ سے نہیں بلکہ مٹی کے شامل ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے اور مٹی پاک ہے لہذا اس پانی سے وضو اور غسل ہو جائیں گے۔

مسئلہ: وضو اور غسل اس پانی سے کیا جائے جس کو عرف میں پانی کہتے ہیں۔ اگر اس کا عرف بدل جائے مثلاً کیوڑا دیکھنے میں آپ کو پانی لگے گا، گلاب کا عرف بھی دیکھنے میں آپ کو پانی لگے گا مگر وہ عرف عام میں پانی نہیں لہذا اس سے وضو اور غسل نہیں ہوں گے۔

ایک پانی وہ بھی ہے کہ جس کا رنگ بھی نہ بدلا ہو اور بو بھی نہ ہو اور مزہ بھی صحیح ہو مگر وہ ماء مستعمل ہونے کی وجہ سے وضو اور غسل کے لائق نہیں۔ مستعمل پانی کسے کہتے ہیں۔ اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی کا پورا یا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وضو میں دھویا جاتا ہو، جان بوجھ کر بھول کر دہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



دردہ (یعنی سو ہاتھ/ پچیس گز/ دوسو پچیس فٹ) سے کم پانی (مثلاً پانی سے بھری ہوئی بالٹی یا لوٹے وغیرہ) میں پڑ جائے تو پانی مستعمل (یعنی استعمال شدہ) ہوگیا اور اب وضو اور غسل کے لائق نہ رہا۔اسی طرح جس پر غسل فرض ہو اس کے جسم کا کوئی بے دھلا ہوا حصہ پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے کام نہ رہا۔ہاں اگر دھلا ہاتھ یا دھلے ہوئے بدن کا کوئی حصہ پڑ جائے تو حرج نہیں

(بہار شریعت، حصہ دوم، ص 48)

مسئلہ: ایک بالٹی میں پانی گرم ہے، آپ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ پانی کتنا گرم ہے، آپ نے اپنا بے دھلا ہاتھ پانی سے بھری بالٹی میں ڈال دیا چونکہ آپ کا ہاتھ بے دھلا تھا لہٰذا وہ سارے پانی کو مستعمل کر دے گا۔اب اس پانی سے وضو اور غسل نہیں ہو سکتا۔

مسئلہ: مستعمل پانی کو پھینکیں گے نہیں بلکہ اس سے استنجاء وغیرہ کر سکتے ہیں۔

مسئلہ: اگر پانی چیک کرنا ہے تو بے دھلا ہاتھ نہ ڈالیں بلکہ مگے یا ڈونگے پر نکال کر چیک کر لیں کہ پانی میں کتنی حرارت ہے۔

مسئلہ: آپ کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوگا کہ حوض میں تو لوگ بے دھلے ہاتھ ڈالتے ہیں، کیا حوض کا پانی بھی مستعمل ہو جاتا ہے؟

اگر دہ دردہ (سو ہاتھ) سے کم جگہ اس کو آسانی سے یوں سمجھ لیں، عرف عام میں ہم جس کو ہاتھ کہتے ہیں۔کوئی بھی حوض دس ہاتھ چوڑا، دس ہاتھ لمبا یعنی دس بائی دس کا حوض ہو تو ایسے حوض میں اگر بے دھلا ہاتھ ڈالا جائے تو پانی مستعمل نہیں ہوگا۔دس بائی دس کی حدود اربعہ شرط ہے۔ اسی کو آپ تقسیم بھی کر سکتے ہیں مثلاً بیس بائی پانچ ہو، اب حدود ہی پائی گئی۔

مسئلہ: ایک بالٹی میں پانی مستعمل ہو گیا تو اب اس کو پانی کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ اگر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



بالٹی میں چالیس فیصد پانی موجود ہے تو آپ اسی بالٹی میں پچاس فیصد اور ملالیں یعنی جتنا پانی ہے، اس سے زائد ملالیں اب وہ پانی وضو اور غسل کے لائق ہو جائے گا۔

## جماعت کا بیان

جماعت کے ساتھ نماز بہت افضل ہے۔ قرآن مجید فرقان حمید میں با جماعت نماز ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے چنانچہ سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 43 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

القرآن: وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ

ترجمہ: اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

حدیث شریف میں با جماعت ادا کرنے کو تنہا نماز سے افضل قرار دیا۔

حدیث شریف = رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ تنہا نماز پڑھنے سے نماز با جماعت کو ستائیس درجے فضیلت حاصل ہے

(مکاشفۃ القلوب ص 585، مطبوعہ المدینہ کراچی)

## جماعت کے مسائل:

مسئلہ: مردوں کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے۔ بلا عذر (شرعی) ایک بار بھی (جماعت) چھوڑنے والا گنہگار اور سزا کے لائق ہے اور کئی بار چھوڑنے والا فاسق مردود الشہادت ہے (جس کی گواہی قبول نہ ہو، بدکار، گنہگار) ہے اور اس کو سخت سزا دی جائے گی

(قانون شریعت ص 190، مطبوعہ المدینہ)

مسئلہ: جمعہ اور عیدین میں جماعت شرط ہے۔ یعنی بغیر جماعت یہ نمازیں ہوں گی ہی نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



(قانون شریعت، ص190)

مسئلہ: سنتوں اور نفلوں کی جماعت مکروہ ہے اور رمضان کے علاوہ وتر میں بھی (جماعت) مکروہ ہے (قانون شریعت، ص191)

مسئلہ: اگر جانتا ہے کہ اعضائے وضو تین تین بار دھونے میں رکعت چھوٹ جائے گی تو بہتر یہ ہے کہ تین بار نہ دھوئے اور رکعت نہ جانے دے اور اگر سمجھتا ہے کہ تین تین بار دھونے میں رکعت تو مل جائے گی مگر تکبیر اولیٰ نہ پائے گا، تو تین تین بار دھوئے (صغیری و بہار شریعت)

## کب جماعت چھوڑ سکتا ہے؟

مسئلہ: ان عذروں سے جماعت چھوڑ سکتا ہے:

ایسی بیماری کہ مسجد تک جانے میں مشقت ہو، سخت بارش، بہت کیچڑ، سخت سردی، سخت اندھیرا، آندھی، پاخانہ پیشاب ریاح کا بہت زور ہونا، ظالم کا خوف، قافلہ چھوٹ جانے کا ڈر، اندھا ہونا، اپاہج ہونا، اتنا بوڑھا ہونا کہ مسجد تک جانے سے مجبور ہو، مال یا کھانے کے ہلاک ہو جانے کا ڈر، مفلس کو قرض خواہ کا ڈر، بیمار کی دیکھ بھال کہ یہ اگر چھوڑ کر چلا جائے گا تو اس کو تکلیف ہوگی یا گھبرائے گا۔ یہ سب جماعت چھوڑنے کے عذر ہیں۔

## عورتوں کی جماعت

مسئلہ: مردوں کے لیے عورت کا امام بننا باطل ہے۔ عورت کا عورتوں کی امامت کے بارے میں یہ ہے کہ فقہ حنفی میں مکروہ تحریمی ہے۔

(تفہیم المسائل)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



## جماعت قائم کرنے کا طریقہ

جماعت شروع ہونے سے پہلے فارغ ہو کر صف بہ صف مقتدی بیٹھ جائیں اور امام بھی اپنی جگہ بیٹھ جائے۔اب موذن اقامت کہے، جب موذن ''حی علی الصلوٰۃ'' پر پہنچے،تب امام اور تمام مقتدی کھڑے ہوں۔

## ایک مقتدی کہاں کھڑا ہو؟

مسئلہ: اکیلا مقتدی مرد اگر چہ لڑکا ہو، امام کے برابر سیدھی طرف تھوڑا سا معمولی سا پیچھے کھڑا ہو۔الٹی طرف یا پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے۔دو مقتدی ہوں تو پیچھے کھڑے ہوں، برابر میں کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے، دو سے زیادہ کا امام کے برابر میں کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے (درمختار و بہار شریعت)

مسئلہ: ایک مقتدی امام کے برابر میں کھڑا تھا پھر ایک اور آیا تو امام آگے بڑھ جائے اور یہ آنے والا اس مقتدی کے برابر کھڑا ہو جائے اور اگر امام آگے نہ بڑھے تو مقتدی پیچھے آجائے یا خود آجائے یا آنے والا اس کو پیچھے کھینچ لے۔لیکن جب مقتدی ایک ہو تو اس کا پیچھے آجانا افضل ہے اور اگر دو ہوں تو امام کا آگے بڑھ جانا افضل ہے (قانون شریعت،ص 192)

## صف کے مسائل:

مسئلہ: صفیں سیدھی ہوں اور لوگ مل کر کھڑے ہوں، بیچ میں جگہ نہ رہے اور سب کے کندھے برابر ہوں اور امام آگے بیچ میں ہو۔

(قانون شریعت،ص 193)

مسئلہ: پہلی صف میں اور امام کے قریب کھڑا ہونا افضل ہے لیکن جنازہ میں پچھلی صف میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ہونا افضل ہے (درمختار)

مسئلہ: پیچھے آنے والے حضرات درمیان سے یعنی امام کے بالکل پیچھے سے صفیں بنائیں۔ بعض لوگ دائیں یا بائیں کھڑے ہو کر صفیں بناتے ہیں، یہ طریقہ درست نہیں ہے۔

مسئلہ: مقتدی کو تکبیر تحریمہ امام کے ساتھ یا بعد میں کہنا چاہیے۔ یہاں تک کہ اگر لفظ اللہ تو امام کے ساتھ کہا اور اکبر امام سے پہلے تو نماز نہ ہوگی

(قانون شریعت، ص 193)

مسئلہ: مقتدی کو کسی نماز میں قرأت جائز نہیں۔ نہ الحمد، نہ سورۃ خواہ امام زور سے پڑھے یا آہستہ امام کا پڑھنا مقتدی کے لیے کافی ہے (ہدایہ وغیرہ)

## امام کون ہوسکتا ہے؟

مسئلہ: امام کو مسلمان، مرد، عاقل و بالغ، نماز کے مسائل کا جاننے والا، غیر معذور ہونا چاہیے کہ اگر امام میں ان باتوں میں سے کوئی بات نہ پائی گئی تو اس کے پیچھے نماز نہ ہوگی (قانون شریعت ص 193)

مسئلہ: فاسق مُعَلِّن جیسے شرابی، جواری، زانی، سود خور، چغل خور وغیرہ جو کبیرہ گناہ علانیہ کرتے ہیں، ان کو امام بنانا گناہ اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب اعادہ ہے (یعنی نماز واپس لوٹانی ہوگی) (ردالمحتار و درمختار وغیرہ)

مسئلہ: بدمذہب جس کی بدمذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو، جیسے تفضیلیہ اس کو امام بنانا، گناہ اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب اعادہ ہے (یعنی دوبارہ لوٹانی ہوگی (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ: تیمّم کرنے والا وضو کرنے والوں کا امام ہوسکتا ہے (ہدایہ)

مسئلہ: کھڑا ہو کر نماز پڑھنے والا بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی اقتداء کرسکتا ہے (ہدایہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: موزوں پر مسح کرنے والا پیر دھونے والوں کی امامت کرسکتا ہے (ہدایہ)

## مسبوق کے لیے مسائل:

مسبوق وہ ہے جو جماعت میں اس وقت شامل ہوا جب کہ کچھ رکعتیں امام پڑھ چکا تھا اور آخر تک امام کے ساتھ رہا۔

مسئلہ: مسبوق نے امام کو قعدے میں پایا تو اس طرح شامل ہو کہ پہلے نیت کر کے کھڑا ہو اور سیدھے کھڑے رہنے کی حالت میں تکبیر تحریمہ کہہ کر پھر دوسری تکبیر کہتا ہوا قعدے میں جائے۔ اگر رکوع یا سجدہ میں پائے، تب بھی یوں ہی کرے۔ اگر پہلی تکبیر کہنے میں رکوع کی حد تک جھک گیا تو نماز نہ ہوگی (قانون شریعت ص 196)

مسئلہ: مسبوق چار رکعت والی نماز میں چوتھی رکعت میں جماعت میں شامل ہوا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو جائے اور ایک رکعت سورۂ فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرلے اور پھر کھڑا ہو جائے اور اس میں بھی سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھے اور اس رکعت پر قعدہ نہ کرے بلکہ ایک رکعت اور پڑھے، صرف سورۂ فاتحہ کے ساتھ اور اس آخری رکعت پر قعدہ وغیرہ کر کے نماز ختم کرے یعنی علاوہ امام کے ساتھ والے قعدہ کے اس کو دو قعدے اور ادا کرنے ہوں گے۔ ایک قعدہ ایک رکعت کے بعد اور دوسرا قعدہ اس قعدہ کے بعد دو رکعت اور پڑھ کر سلام پھیرے

(قانون شریعت ص 197)

مسئلہ: مسبوق مغرب کی تیسری رکعت میں شریک ہوا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ہو جائے، سورۂ فاتحہ اور ایک سورۃ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ کر قعدہ کر کے پھر کھڑا ہو جائے اور سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھ کر رکعت پوری کرے اور قعدۂ اخیرہ کر کے نماز ختم کرے۔ یعنی اپنی دونوں رکعتوں میں ہر رکعت پر قعدہ کرے اور دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھے۔ اس میں بھی دو قعدے ہوئے، علاوہ امام کے قعدے کے

(قانون شریعت ص 197)

مسئلہ: چار رکعت والی نماز کی تیسری رکعت میں شامل ہوا تو امام کے بعد دو رکعت اور پڑھے اور ان دونوں میں سورۂ فاتحہ اور سورۃ ضرور پڑھے

(قانون شریعت ص 197)

مسئلہ: پہلی رکعت چھوٹ گئی تو امام کے بعد ایک رکعت پڑھے۔ سورۂ فاتحہ اور سورۃ کے ساتھ (قانون شریعت ص 197)

مسئلہ: مسبوق نے بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو نماز نہ گئی، پوری کرے۔ اگر امام کے بالکل ساتھ ساتھ پھیرا ہے تو سجدہ سہو بھی نہیں اور اگر امام کے ذرا بعد پھیرا تو سجدۂ سہو واجب ہے اور اگر قصداً سلام پھیرا، یہ سمجھ کر کہ مجھے بھی امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہئے تو نماز جاتی رہی، پھر سے پڑھے (ردالمحتار، درمختار)

## کب فرض توڑ کر جماعت میں شریک ہو جائے

مسئلہ: کسی نے چار رکعت والی فرض نماز اکیلے شروع کی اور ابھی پہلی رکعت کا سجدہ نہ کرنے پایا تھا کہ وہیں جماعت شروع ہوئی تو اپنی نماز توڑ کر جماعت میں شریک ہو جائے اور فجر اور مغرب میں تو اگر پہلی رکعت کا سجدہ بھی کر لیا ہو تو بھی توڑ کر شریک ہو جائے (قانون شریعت، ص

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



(197

مسئلہ: چار رکعت والی نماز میں اگر پہلی رکعت کا سجدہ کرلیا تو نماز نہ توڑے بلکہ ایک رکعت اور پڑھ کر دو پر قعدہ کر کے سلام پھیر کر جماعت میں شامل ہوجائے (قانون شریعت ص 198)

مسئلہ: اگر تین رکعتیں پوری پڑھ لیں اور جماعت قائم ہوئی تو جماعت میں شامل نہیں ہوسکتا۔ اپنی ہی چاروں رکعتیں پوری کرے اور بعد میں نفل کی نیت سے جماعت میں شامل ہوجائے مگر عصر میں شامل نہیں ہوسکتا۔ اس لیے کہ عصر کے بعد نفل جائز نہیں (قانون شریعت ص (198

مسئلہ: چار رکعت والی نماز میں تیسری رکعت کا ابھی سجدہ نہ کیا تھا کہ جماعت ہوئی تو نماز توڑ دے اور جماعت میں شریک ہوجائے

(قانون شریعت ص 198)

مسئلہ: نماز توڑنے کے لیے بیٹھنے کی ضرورت نہیں۔ کھڑے کھڑے نماز توڑنے کی نیت سے ایک طرف سلام پھیر دے (قانون شریعت ص 198)

مسئلہ: نفل یا سنت یا قضا شروع کی اور جماعت قائم ہوئی تو نماز نہ توڑے۔ پوری کر کے شامل ہو البتہ اگر نفل چار رکعت کی نیت سے شروع کئے تو دو رکعت پر سلام پھیر دے، تیسری اور چوتھی رکعت میں ہو تو پوری کرے (قانون شریعت ص 198)

مسئلہ: جماعت میں ملنے کے لیے نماز توڑنے کا حکم اس وقت ہے جبکہ جماعت اس جگہ قائم ہو جہاں یہ پڑھ رہا ہے۔ اگر یہ گھر میں پڑھ رہا ہے اور مسجد میں جماعت قائم ہوئی تو توڑنے کا حکم نہیں یا یہ کہ ایک مسجد میں پڑھ رہا ہے اور جماعت دوسری مسجد میں شروع ہوئی تو نہیں توڑ سکتا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



اگر چہ ابھی پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہوتب بھی نہیں توڑ سکتا (ردالمحتار)

مسئلہ: قیام ورکوع وسجود وقعدہ اخیرہ میں ترتیب فرض ہے۔اگر قیام سے پہلے رکوع کرلیا پھر قیام کیا تو وہ رکوع ہی نہ رہا اگر بعد قیام پھر رکوع کرے گا تو نماز ہوجائے گی ورنہ نہیں۔یوں ہی رکوع سے پہلے سجدہ کرنے کے بعد اگر رکوع پھر سجدہ کرلیا تو ہوجائے گی ورنہ نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ: مقتدی نے امام سے پہلے سجدہ کیا مگر اس کے سر اٹھانے سے پہلے امام بھی سجدہ میں پہنچ گیا تو سجدہ ہوگیا مگر مقتدی کو ایسا کرنا حرام ہے۔

(عالمگیری)

مسئلہ: (بعض لوگ جماعت کے لیے دوڑتے ہیں) نماز کے لیے دوڑنا مکروہ ہے (ردالمحتار)

## کپڑے موڑ کر نماز پڑھنے کا حکم

سوال: آج کل ہمارے نوجوانوں میں یہ بیماری پھیلتی جارہی ہے، خصوصا وہ نوجوان جو پینٹ شرٹ میں ملبوس ہوتے ہیں، وہ مسجد میں داخل ہوتے ہی اپنی پینٹ کے پائنچوں کو موڑ لیتے ہیں اور بہت زیادہ موڑتے ہیں اور بعض لوگ شلوار کو نیفے کی طرف گھرستے ہیں یا موڑتے ہیں۔ اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: ہم جب نماز کا ارادہ کرتے ہیں تو گویا ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہورہے ہیں جو سارے حاکموں کا حاکم ہے۔اس کی بارگاہ سے بڑھ کر کوئی بارگاہ نہیں۔لہذا اس کی بارگاہ میں انتہائی ادب کے ساتھ حاضر ہونا چاہئے۔نہایت ہی سلیقے کے ساتھ اچھا لباس پہن کر حاضر ہوں۔اس مثال کو یوں سمجھ لیجئے کہ آپ ہم کسی دنیاوی افسر کی خدمت میں جاتے ہیں تو پہلے اپنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



حلیہ اچھا کرتے ہیں پھر اپنا لباس درست کرتے ہیں، آستیں چڑھی ہوئی ہوتی ہیں تو اسے سیدھی کر لیتے ہیں۔شلوار کا پائنچا اگر اوپر نیچے ہو تو اسے درست کرتے ہیں تو جب دنیاوی دربار کا اس قدر احترام ہے تو جو بارگاہ تمام بارگاہوں سے افضل و اعلیٰ ہے اس بارگاہ کا احترام کس قدر ہونا چاہیے۔اب شلوار کو نیفے کی طرف سے یا پینٹ کے پائنچے کو نیچے سے موڑنے کی مذمت میں حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث = عن ابن عباس امر النبی ﷺ ان یسجد علی سبعة اعضاء ولا یکف شعراء ولا ثوبا الجبهة، والیدین، والرکبتین، والرجلین (بخاری شریف، باب السجو د علی سبعة اعظم، کتاب الاذان، حدیث 809 ص 155 ،مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

ترجمہ = حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صاحب لولاک ﷺ نے سات اعضاء پر سجدہ کرنے اور بالوں اور کپڑے کو نہ موڑنے کا حکم دیا ہے (وہ سات اعضاء یہ ہیں) پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

شارح بخاری علامہ بدرالدین عینی علیہ الرحمہ اس حدیث شریف کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ شریعت کی اصطلاح میں کپڑے کا موڑنا (فولڈ کرنا) اور سجدہ میں جاتے وقت اپنے کپڑے کو اوپر کی طرف کھینچنا ہے۔یہ فعل کپڑے کا ٹخنوں کے نیچے رہنے سے زیادہ قبیح و نقصان دہ ہے کیونکہ پہلی صورت میں یعنی کپڑا بغیر تکبر کی نیت کے ٹخنے سے نیچے رکھنے میں نماز مکروہ تنزیہی (ناپسندیدہ) ہے یا خلاف اولیٰ ہوگی اور کف ثوب کی صورت میں خواہ نیفے یا پائنچے کی طرف سے موڑے (مکروہ تحریمی ہے) اور اسی طرح آدھی کلائی سے زیادہ آستین وغیرہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



موڑنے یا دامن سمیٹ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی واجب الاعادہ (نماز کو دوبارہ لوٹانا ہے)

(بحوالہ: عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، جلد 6، ص 90)

علامہ بدرالدین عینی علیہ الرحمہ کی شرح سے دو باتیں سامنے آئیں کہ اگر شلوار، ازار یا پینٹ بغیر تکبر کی نیت سے ٹخنوں سے نیچے ہو تو مکروہ تنزیہی یعنی ناپسندیدہ ہے جبکہ شلوار ازار یا پینٹ کو اوپر یا نیچے سے موڑنا (فولڈ کرنا) مکروہ تحریمی ہے یعنی نماز لوٹانی ہوگی۔ عقل کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اگر ہمارے سامنے دو مصیبتیں ہوں، ایک چھوٹی اور ایک بڑی تو چھوٹی مصیبت اپنا لینی چاہیے لہذا ازار یا پینٹ بڑی ہے تو مکروہ تحریمی سے بچنے کے لیے فولڈ نہ کریں۔ کوشش کریں کہ شلوار، ازار یا پینٹ جب بھی سلوائیں ٹخنوں کے اوپر ہی سلوائیں، بالفرض یہ بات علم میں نہ تھی اور شلوار بڑی ہے تو اب جس قدر ہو سکے، اوپر کر لیں، باوجود اوپر کرنے کے بھی ٹخنوں تک آ جاتی ہے تو اب اوپر یا نیچے سے فولڈ نہ کریں۔ اسی حالت میں نماز پڑھ لیں۔

درمختار میں ہے اور اس کے تحت علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ کفِ ثوب مکروہ تحریمی ہے یعنی کپڑے کا موڑنا اگرچہ کپڑے کو مٹی سے بچانے کی نیت سے ہو، جیسے آستین دامن موڑنا اگر ایسی حالت میں نماز میں داخل ہوا کہ اس کی آستین یا اس کا دامن موڑا ہوا تھا (آدھی کلائی یا زیادہ چڑھی ہوئی ہو تو) جب بھی مکروہ تحریمی ہے اور اس قول سے اس بات کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ یہ موڑنا (فولڈ) کرنا حالت نماز کے ساتھ ہی مخصوص نہیں، خواہ نماز شروع کرنے سے پہلے یا دوران نماز ہو سب صورتوں میں مکروہ تحریمی ہے (درمختار، جلد اول، ص 598)

## کپڑا ٹخنے سے اوپر رکھنے کا حکم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



حدیث = عن عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ فقال ابو کر ان احد شقی ثوبی یسترخی الا ان اتعاھد ذلک منہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انک لست تصنع ذلک خیلاء

(بخاری کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی لو کنت متخذا خلیلا، حدیث 3665، ص 667، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو از راہ تکبر وغرور کپڑا گھسیٹ کر چلے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میرے کپڑے کا ایک کونہ لٹک جاتا ہے مگر یہ کہ میں اس کی دیکھ بھال کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (اے ابوبکر) تم یہ تکبر وغرور سے نہیں کرتے۔

اس حدیث شریف سے واضح ہو گیا کہ کپڑے ٹخنے سے نیچے لٹکانے کی دو صورتیں ہیں۔

1۔ تکبر کے ساتھ

2۔ بغیر تکبر کے

پہلی صورت تکبر کے ساتھ شلوار ٹخنوں کے نیچے لٹکانا حرام اور مکروہ تحریمی ہے۔ دوسری صورت میں بغیر تکبر کی نیت سے شلوار ٹخنوں سے نیچے رکھنا مکروہ تنزیہی (ناپسندیدہ) ہے۔

سوال: شلوار کو ٹخنوں سے نیچے رکھنا ہی تو تکبر ہے؟

جواب: یہ بات درست نہیں ہے۔ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے۔ موجودہ دور میں ہر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



دوسرے آدمی کی شلوار ٹخنوں سے نیچے ہوتی ہے تو کیا سب کو متکبر (تکبر کرنے والوں میں) شمار کیا جائے گا۔ ایسا کہنا زیادتی ہے کیونکہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو رسول پاک ﷺ کی جانب سے اجازت مل جانا کہ اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! تم تکبراً نیچے کرنے والے نہیں ہو، ثابت کرتا ہے کہ اس میں نیت کا بڑا عمل دخل ہے۔

سوال: لوگوں کی کافی تعداد مسجد میں داخل ہوتے ہی اپنی شلوار اوپر سے اور پینٹ نیچے سے فولڈ کر لیتی ہے اور مسجد سے باہر نکلتے ہی فوراً اپنی شلوار اور پینٹ درست کر لیتی ہے؟

جواب: یہ سب لاعلمی کی وجہ سے ہے۔ ایک بات ذہن نشین رکھیں کہ شلوار یا پینٹ کو ٹخنوں سے اوپر رکھنے کا حکم ہر وقت ہے۔ صرف نماز کے لیے خاص نہیں ہے۔ مذکورہ حدیث میں کہیں یہ حکم نہیں دیا گیا کہ نماز کے وقت یہ اہتمام کرو بلکہ ہر وقت اس کی احتیاط ضروری ہے۔

نوٹ: اگر کسی کی پینٹ کے پائنچے فولڈ ہو کر سلے ہوئے ہوں یعنی درزی نے سئے ہی ایسے ہوں تو ایسی پینٹ پہن کر نماز پڑھنے والے پر مکروہ تحریمی کا حکم نہیں لگے گا کیونکہ پینٹ کی ہیئت ہی ایسی ہے۔

## نماز کا بیان

ایمان لانے کے بعد مسلمانوں پر سب سے پہلا فرض نماز ہے۔ یہی وہ عبادت ہے جس سے متعلق قیامت کے دن سب سے پہلے سوال ہوگا مگر افسوس کہ آج مسلمانوں کی بھاری اکثریت نمازوں سے دور ہے۔ بہت ہی کم مسلمان نمازوں کو پابندی سے ادا کرتے ہیں، ان کم تعداد میں بھی اکثر مسلمان ایسے ہیں جنہیں نماز صحیح پڑھنی نہیں آتی، نہ انہیں نماز کے مسائل معلوم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ہیں اور نہ ہی شرائط اور فرائض معلوم ہیں۔اس لاعلمی کی وجہ سے اکثر مسلمان اپنی نمازوں کو ضائع کر رہے ہیں۔اسی ضرورت کو پیش نظر رکھ کر آپ کے سامنے نماز کا طریقہ،شرائط اور فرائض پیش کیئے جا رہے ہیں،جنھیں پڑھ کر ہم اپنی نمازوں کو درست کریں۔

## نماز کا طریقہ

باوضو قبلہ رو اس طرح کھڑے ہوں کہ دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار یا پانچ انگل کا فاصلہ رہے۔اب جو نماز پڑھنی ہے،اس کی نیت کریں نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔زبان سے بھی کہہ لیجئے کہ بہتر ہے۔(مثلا نیت کی میں نے آج کی ظہر کی چار رکعت فرض نماز کی۔اگر باجماعت پڑھ رہے ہیں تو یہ بھی کہہ لیں۔پیچھے اس امام کے)

اب دونوں ہاتھ کانوں تک لے جایئے کہ انگوٹھے کان کی لو سے چھو جائیں اور انگلیاں نہ ملی ہوئی ہوں نہ خوب کھلی بلکہ اپنی درمیانی حالت پر رکھیں اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں،نظر سجدہ کی جگہ ہو،اب تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کہیں۔یہ سنت ہے۔

حدیث شریف = حضرت عبدالجبار بن وائل رضی اللہ عنہ نے اپنے والد حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھاتے۔یہاں تک کہ وہ کندھوں کے برابر ہوتے اور انگوٹھے کانوں سے لگ جاتے تو تکبیر کہا کرتے (ابوداؤد،کتاب الصلوٰۃ،حدیث نمبر 724،ص 114،مطبوعہ دارالسلام،ریاض سعودی عرب)

اب تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر (اتنی آواز سے کہتے ہوئے کہ آپ کے کان سنیں) کہتے ہوئے ہاتھ نیچے لایئے اور ناف کے نیچے اس طرح باندھیئے کہ الٹے ہاتھ کی پشت پر سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



رہے اور بیچ کی تین انگلیاں الٹی کلائی کی پیٹھ پر اور انگوٹھا اور چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) کلائی کے اغل بغل ہو، یہ سنت ہے۔

حدیث شریف = حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز میں ایک ہتھیلی کا دوسری (ہتھیلی کی پشت پر) ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے (ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 756، ص 118، مطبوعہ دارالسلام، ریاض، سعودی عرب)

ہاتھ ناف کے نیچے باندھنے کے بعد ثناء پڑھیئے (اگر امام کے ساتھ ہیں تو ثناء پڑھ کر خاموش ہو جائیں) تنہا نماز پڑھ رہے ہیں تو ثناء کے بعد تعوذ (اعوذ باللہ) پھر تسمیہ (بسم اللہ) پھر مکمل سورۂ فاتحہ پڑھ کر آہستہ سے آمین کہیئے اتنی آواز سے کہ آپ کے کان سن لیں، یہ سنت ہے۔

حدیث شریف = حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے جب ''غیر المغضوب علیھم ولاالضالین'' پڑھا تو آپ نے آہستہ آواز میں آمین کہی (جامع ترمذی (مترجم) جلد اول، حدیث نمبر 236، ص 188، مطبوعہ فرید بک لاہور)

آہستہ آمین کہنے کے بعد تین آیات یا ایک بڑی آیت جو کہ تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو، پڑھ لیں۔

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے بغیر ہاتھ اٹھائے رکوع میں چلے جایئے کہ یہ سنت ہے۔

حدیث شریف = حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز (پڑھ) کر نہ بتاؤں؟ پھر آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور پہلی مرتبہ جب نماز شروع کی تو تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھائے اور پھر (پوری نماز میں) نہ اٹھائے (نسائی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 1027، ص 142، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

رکوع میں گھٹنوں کو اس طرح ہاتھ سے پکڑیئے کہ ہتھیلیاں گھٹنوں پر اور انگلیاں اچھی طرح پھیلی ہوئی ہوں۔ پیٹھ بچھی ہوئی اور سر پیٹھ کی سیدھ میں ہو، اونچا نیچا نہ ہو اور نظر قدموں پر ہو۔ کم از کم رکوع کی تسبیح یعنی ''سبحٰن ربی العظیم'' کہیے۔ پھر ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہتے ہوئے بالکل سیدھے کھڑے ہو جایئے۔ پھر ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے سجدے میں جایئے کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھئے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں اس طرح سر رکھئے کہ پہلے ناک پھر پیشانی رکھیئے کہ ناک کی نوک نہیں بلکہ ہڈی لگے اور پیشانی زمین پر جم جائے۔ بازوؤں کو کروٹوں سے، پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھئے (ہاں اگر صف میں ہوں تو بازو کروٹوں سے لگائے رکھئے اور دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رہے کہ دسوں انگلیوں کے پیٹ (یعنی انگلیوں کے تلوؤں کے ابھرے ہوئے حصے) زمین پر لگے رہیں۔ ہتھیلیاں بچھی رہیں اور انگلیاں قبلہ رو رہیں، مگر کلائیاں زمین سے لگی ہوئی مت رکھئے اور اب کم از کم تین مرتبہ سجدے کی تسبیح ''سبحٰن ربی الاعلیٰ'' پڑھیئے پھر سر اس طرح اٹھایئے کہ پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھیں۔ پھر سیدھا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رو کر دیجئے اور الٹا قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھے بیٹھ جایئے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھئے کہ دونوں ہاتھوں کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



انگلیاں قبلہ کی جانب اور انگلیوں کے سرے گھٹنوں کے پاس ہوں۔ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں، پھر کم از کم ایک بار سبحٰن اللہ کہنے کی مقدار ٹھہریے (اس وقفہ میں اللھم اغفر لی ''یعنی اے اللہ! میری مغفرت فرما'' کہہ لینا مستحب ہے) پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے پہلے سجدے ہی کی طرح دوسرا سجدہ کیجئے۔ اب اسی طرح پہلے سر اٹھایئے اور پھر ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑے ہو جایئے۔ اٹھتے وقت بغیر مجبوری زمین پر ہاتھ سے ٹیک مت لگایئے۔ یہ آپ کی ایک رکعت پوری ہوئی۔ اب دوسری رکعت میں تسمیہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور ایک سورۃ پڑھیئے اور پہلے کی طرح رکوع کے بعد سجدے کیجئے۔ دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد سیدھا قدم کھڑا کر کے الٹا قدم بچھا کر بیٹھ جایئے۔ دو رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد بیٹھنا قعدہ کہلاتا ہے۔ اب قعدہ میں تشہد پڑھیئے۔

جب تشہد میں ''اَشْھَدُ اَنْ لَّآ'' کے قریب پہنچیں تو سیدھے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا لیجئے اور چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) اور بنصر یعنی اس کے برابر والی انگلی کو ہتھیلی سے ملا لیجئے اور لفظ ''لَآ'' کہتے ہی کلمے کی انگلی اٹھایئے مگر اس کو ادھر ادھر مت ہلایئے اور لفظ ''اِلَّا'' پر گرا دیجئے اور فوراً سب انگلیاں سیدھی کر لیجئے۔

اب اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہیں تو ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے کھڑے ہو جایئے۔ اگر فرض نماز پڑھ رہے ہیں تو تیسری اور چوتھی رکعت کے قیام میں تسمیہ اور سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد سورت پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ یہ صرف فرض کے لیے ہے (اور اگر چار سنت یا چار نفل ہوں تو سورۂ فاتحہ کے بعد سورت بھی پڑھیئے اور پھر یہ بھی یاد رہے کہ اگر امام کے پیچھے فرض پڑھ رہے ہیں تو کسی بھی رکعت کے قیام میں نہ سورۂ فاتحہ پڑھے نہ کوئی سورت بلکہ بالکل خاموش رہے کیونکہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے)

اس کے بعد باقی افعال اسی طرح ادا کریں پھر چار رکعتیں پوری کر کے قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود ابراہیم پڑھیئے اور پھر کوئی سی دعائے ماثورہ پڑھیے مثلاً یہ دعا پڑھ لیجئے:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

پھر نماز ختم کرنے کے لیے دائیں کندھے کی طرف منہ کر کے ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہئے اور اسی طرح بائیں طرف۔اب نماز ختم ہوئی

(مراقی الفلاح معہ حاشیۃ طحطاوی ص 278)

## خواتین کی نماز کا طریقہ:

خواتین تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں اور چادر سے باہر نہ نکالیں (ہدایہ معہ فتح القدیر جلد اول ص 246)

قیام میں الٹی ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کے اوپر سیدھی ہتھیلی رکھیں۔رکوع میں تھوڑا جھکیں یعنی اتنا کہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دیں، زور نہ دیں اور گھٹنوں کو نہ پکڑیں اور انگلیاں ملی ہوئی اور پاؤں جھکے ہوئے رکھیں۔مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کریں۔سجدہ سمٹ کر کریں یعنی بازو کروٹوں سے پیٹ ران سے اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا دیں، سجدے اور قعدے دونوں میں پاؤں سیدھی طرف نکال دیں۔قعدے میں الٹی سیرین پر بیٹھیں اور سیدھا ہاتھ سیدھی ران کے بیچ میں اور الٹا ہاتھ الٹی ران کے بیچ میں رکھیں۔باقی سب طریقہ اسی طرح ہے۔(ردالمحتار جلد دوم ص 259، عالمگیری جلد اول ص 190)

## نماز کے شرائط

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



نماز کی چھ شرطیں ہیں۔

1۔طہارت 2۔ستر عورت 3۔استقبال قبلہ

4۔وقت 5۔نیت 6۔تکبیر تحریمہ

اب ان شرائط کی تفصیل ملاحظہ فرمائیے۔

## 1۔طہارت:

(طہارت سے مراد) نمازی کا بدن، لباس اور جس جگہ نماز پڑھ رہا ہے، اس جگہ کا ہر قسم کی نجاست سے پاک ہونا ضروری ہے

(مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی، ص 207)

مسئلہ: ہتھیلی کی گہرائی (ایک درہم کے برابر) یعنی ایک زمانے میں کلدار روپیہ چلتا تھا۔ اس دائرے کے برابر اگر غلاظت لگ جائے تو اس سے نماز مکروہ تحریمی ہوگی اور اگر دائرے سے غلاظت بڑھ جائے تو نماز نہیں ہوگی۔

مسئلہ: اگر آپ راستے سے گزر رہے ہیں، جانور پیشاب کر رہا تھا۔ اس کے بالکل باریک چھینٹے آپ کے کپڑوں پر لگے تو یہ معاف ہے لیکن اگر بڑے بڑے چھینٹے کپڑوں پر لگے جو کہ ملا کر ہتھیلی کی گہرائی کے برابر ہوگئے تو اسے پاک کرنا ہوگا۔

مسئلہ: گٹر کا پانی کپڑوں پر لگ گیا اور اس کی مقدار ہتھیلی کی گہرائی سے بڑھ گئی تو نماز نہیں ہوگی، اس کا دھونا ضروری ہے۔

مسئلہ: آپ پیشاب ٹیسٹ کرانے جا رہے تھے، نماز کا وقت ہوگیا۔ آپ نے پیشاب والی بوتل جیب میں رکھ کر نماز پڑھ لی، آپ کی نماز نہیں ہوگی کیونکہ آپ کی جیب میں ناپاک چیز ہے۔

مسئلہ: اگر بہتا ہوا خون، شراب کے چھینٹے، آپ کے جسم کا خون یہ سب چیزیں ناپاک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ہیں۔اگر یہ چیزیں آپ کے کپڑوں پر لگ گئیں اوراس کی مقدار ہتھیلی کی گہرائی سے بڑھ گئی تو نماز نہیں ہوگی۔

مسئلہ: راستہ کی کیچڑ پاک ہے(جو بارش کی وجہ سے ہوتی ہے) جب تک اس کا ناپاک ہونا معلوم نہ ہوتو اگر پاؤں یا کپڑے میں لگی اور بے دھوئے نماز پڑھ لی، نماز ہوگئی مگر دھو لینا بہتر ہے۔(بہار شریعت)

مسئلہ: دودھ پیتے بچے اور بچیوں کا پیشاب ناپاک ہے

(فتاویٰ قاضی خان)

مسئلہ: دودھ پیتے بچے نے دودھ کی قے (الٹی) کی اگر مونہ بھر ہے تو ناپاک ہے(قانون شریعت ص104)

مسئلہ: جو حلال پرند اونچے اڑتے ہیں، جیسے کبوتر، فاختہ، مینا، مرغابی، قازان کی بیٹ پاک ہے(قانون شریعت، ص105)

مسئلہ: کپڑے کا کوئی حصہ اگر ہتھیلی کی گہرائی کے برابر ناپاک ہوجائے تو پورے لباس کو دھونے کی ضرورت نہیں بلکہ جہاں جہاں ناپاکی لگی ہے، ان جگہوں کو نل کے نیچے لے جائیں اور انگلیوں سے ناپاکی دور کرتے رہیں، جب یقین ہوجائے کہ ناپاکی دور ہوگئی ہے تو ان جگہوں کو نچوڑ کر لباس پہن لیں، اب یہ کپڑا پاک ہوگیا۔

## 2۔ستر عورت:

مرد کے لیے ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں سمیت بدن کا سارا حصہ چھپا ہوا ہونا ضروری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ہے جبکہ عورت کے لیے ان پانچ اعضاء چہرہ کی ٹکلی، دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں کے تلوؤں کے علاوہ سارا جسم چھپانا لازمی ہے (درمختار معہ ردالمحتار، جلد دوم، ص 93)

مسئلہ: اگر ایسا باریک لباس پہنا جس سے بدن کا وہ حصہ جس کا نماز میں چھپانا فرض ہے، نظر آئے یا جلد کا رنگ ظاہر ہو، نماز نہ ہوگی (فتاوٰی عالمگیری، جلد اول، ص 58)

مسئلہ: آج کل باریک کپڑوں کا رواج بڑھتا جا رہا ہے۔ ایسے باریک کپڑے کا پاجامہ پہنا جس سے ران یا ستر کا کوئی حصہ چمکتا ہو، علاوہ نماز کے بھی پہننا حرام ہے (بہار شریعت، حصہ سوم، ص 42، مطبوعہ بریلی شریف)

مسئلہ: دبیز (یعنی موٹا) کپڑا جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو، مگر بدن سے ایسا چپکا ہوا ہو کہ دیکھنے سے عضو کی ہیئت معلوم ہوتی ہو۔ ایسے کپڑے سے اگرچہ نماز ہو جائے گی مگر اس عضو کی طرف دوسروں کو نگاہ کرنا جائز نہیں (ردالمحتار جلد دوم، ص 103)

مسئلہ: بعض خواتین ململ وغیرہ کی باریک چادر نماز میں اوڑھتی ہیں جس سے بالوں کی سیاہی چمکتی ہے، بعض ایسا لباس پہنتی ہیں جس سے اعضاء کا رنگ نظر آتا ہے، ایسے لباس میں بھی نماز نہیں ہوتی (احکام نماز)

مسئلہ: مرد کا ناف کے نیچے سے پیٹھ کے پیچھے کا علاقہ اس میں کولہے، رانیں، پیشاب اور پاخانے کا مقام سب آ گئے، یہ سب گھٹنوں کی سفیدی تک ہیں یہ ستر عورت ہے۔ ان میں سے اگر کوئی مقام نماز میں تین تسبیح (سبحان ربی الاعلی) کی مقدار کھلا رہ گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: چھوٹی اور نیچی پینٹ پہننا فیشن ہو چکا ہے۔ بعض ایسے نوجوان جب سجدہ میں جاتے ہیں تو پاخانے کا مقام ظاہر ہونے لگتا ہے، چوتھائی عضو کھل گیا اور تین تسبیح کہنے کے برابر وہ مقام کھلا رہا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس معاملے میں نوجوان احتیاط کریں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: بعض لوگ آستین چڑھا کر نماز پڑھتے ہیں۔ اگر آستین آدھی کلائی سے نیچے ہے تو نماز ہو جائے گی لیکن اگر آستین آدھی کلائی یا آدھی کلائی سے اوپر تک چڑھی ہوئی ہے تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی، یعنی دوبارہ لوٹانی ہوگی۔

مسئلہ: ایک شخص وضوخانے سے جلدی جماعت حاصل کرنے کے لیے بڑھا آستین اس کی آدھی کلائی یا آدھی کلائی سے اوپر تھیں اور جلدی جلدی میں وہ جماعت میں شامل ہو گیا، جماعت میں شامل ہونے کے بعد اس نے آستین درست کر لیں۔ ایسی صورت میں بھی نماز دوبارہ لوٹانی ہوگی۔ اس لیے کہ اس نے نماز کی ابتداء میں آستین آدھی کلائی سے اوپر رکھی ہوئی تھی۔

مسئلہ: اگر کسی کی شرٹ یا ٹی شرٹ کی آستین ہی چھوٹی ہیں تو اب اس کی نماز ہو جائے گی کیونکہ یہ اسی طرح لباس سلا ہوا ہے، اس نے اوپر نہیں کیں۔

## 3۔ استقبال قبلہ:

یہ نماز کی تیسری شرط ہے۔ ہر مسلمان خواہ وہ دنیا کے کسی حصے میں بھی ہو، نماز کے لیے اپنا چہرہ قبلہ کی طرف کر لے۔ قبلہ کی بیچ کی سیدھ کو آپ 90 درجے شمار کریں کہ یہاں سے یہاں تک نوے درجے ہے۔ اس نوے درجے کو آپ دو حصوں میں تقسیم کر لیں اور بیچ میں ایک لائن کھینچیں۔ 45 درجے ادھر اور 45 درجے ادھر (یعنی دائیں اور بائیں)

مسئلہ: ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہو اور اس کی جاء نماز گھوم جائے اور وہ 45 درجے میں اس کا رخ ہے تو نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ: بلا عذر سینے کو سمت کعبہ سے 45 درجہ یا اس نے زیادہ پھیرنا مفسد نماز (یعنی ٹوٹ جاتی) ہے۔ اگر عذر سے ہو تو نماز نہیں ٹوٹے گی مثلاً حدث (یعنی وضو ٹوٹ جانے) کا گمان ہوا اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



منہ پھیرا ہی تھا کہ گمان کی غلطی ظاہر ہوئی تو اگر مسجد سے خارج نہ ہوا ہو، نماز فاسد نہ ہوگی (درمختار معہ ردالمحتار، جلد 2، ص 468)

مسئلہ: اگر ایسی جگہ پر ہیں جہاں قبلہ کی شناخت کا کوئی ذریعہ نہیں ہے نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جس سے پوچھ کر معلوم کیا جاسکے تو تحری کیجئے یعنی سوچئے اور جدھر قبلہ ہونا دل پر جمے ادھر ہی رخ کرلیجئے۔ آپ کے حق میں وہی قبلہ ہے۔ (ہدایہ معہ فتح القدیر جلد اول ص 236)

مسئلہ: تحری کرکے نماز پڑھی بعد میں معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی، نماز ہوگئی، لوٹانے کی حاجت نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد اول ص 64)

مسئلہ: ایک شخص تحری کرکے (سوچ کر) نماز پڑھ رہا ہو، دوسرا اس کی دیکھا دیکھی اسی سمت نماز پڑھے گا تو نماز نہیں ہوگی۔ دوسرے کے لیے بھی تحری کا حکم ہے۔ (ردالمحتار، جلد دوم، ص 143)

## 4۔ وقت:

وقت نماز کی چوتھی شرط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بعض عبادتوں کو اپنے وقت پر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

مسئلہ: جس وقت کی نماز پڑھنی ہے اس کا وقت ہونا ضروری ہے مثلاً آج کی نماز عصر ادا کرنا ہے تو یہ ضروری ہے کہ عصر کا وقت شروع ہوجائے۔ اگر وقت عصر شروع ہونے سے پہلے ہی نماز پڑھ لی تو نماز نہ ہوگی۔

([illegible] ص 224)

علم توقیت (اوقات کا علم) جاننے والے علماء نے سورج کے تحت یعنی نظام شمسی کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مطابق نظام الاوقات کے نقشے ایجاد کئے جس سے ہم آسانی سے نماز کے اوقات معلوم کر سکتے ہیں۔

مسئلہ: خواتین کے لیے اول وقت میں نماز فجر ادا کرنا مستحب ہے اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں جب جماعت ہو جائے پھر پڑھیں (پہلے بھی پڑھ لی تو حرج نہیں، نماز ہو جائے گی) (درمختار معہ ردالمحتار جلد دوم، ص 30)

مسئلہ: کلینڈر کے مطابق جب تک دوسری نماز کا وقت شروع نہیں ہوتا، اس وقت پہلی نماز ادا کر سکتے ہیں، علاوہ فجر کے کہ اس کا وقت طلوع آفتاب تک ہے۔

مسئلہ: اگر کسی کو مجبوری کی وجہ سے تاخیر ہو گئی ہو تو وہ کلینڈر میں دیکھ کر چاہے ایک منٹ ہی رہ گیا ہو فوراً فرض شروع کر دے۔ اگرچہ آدھی نماز میں وقت ختم ہو جائے، نماز مکمل کریں، اب نماز لوٹانے کی بھی ضرورت نہیں لیکن اگر فجر میں ایسا معاملہ ہوا کہ آدھی نماز فجر کے وقت میں اور آدھی طلوع آفتاب کے وقت میں پڑھی تو بیس منٹ کے بعد فجر کی نماز لوٹانی ہوگی، وجہ اس کی یہ ہے کہ فجر کی نماز کا وقت ختم ہونے کے فوراً بعد کسی دوسری نماز کا وقت شروع نہیں ہوتا اس کے برعکس، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء میں ایک نماز کے وقت ختم ہوتے ہی فوراً دوسری نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے لہذا یہ چار نمازیں نہیں لوٹانی ہوں گی۔

مسئلہ: بعض لوگوں کے ذہن میں یہ ہے کہ عشاء کی نماز کا وقت رات بارہ بجے تک ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ عشاء کی نماز کا وقت صبح صادق (ختم سحری) تک ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ زیادہ تاخیر نہ کرے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: عشاء کی نماز کے بعد اگر کسی کی آنکھ لگ گئی تو وہ تہجد کی نماز پڑھ سکتا ہے، تہجد کا وقت صبح صادق تک ہے۔

## ☆ تین اوقات مکروہہ:

1۔ طلوع آفتاب (سورج نکلنے) سے لے کر بیس منٹ بعد تک

2۔ غروب آفتاب سے بیس منٹ پہلے

3۔ نصف النہار یعنی ضحوۂ کبریٰ سے لے کر زوال آفتاب تک (یعنی ظہر کا وقت شروع ہونے تک)

ان تینوں اوقات میں کوئی نماز جائز نہیں، نہ فرض واجب نہ نفل نہ قضا۔ ہاں اگر اس دن کی نماز عصر نہیں پڑھی تھی اور مکروہ وقت شروع ہو گیا تو پڑھ لے، البتہ اتنی تاخیر کرنا جائز نہیں ہے (در مختار معہ ردالمحتار جلد 2، ص 40)

مسئلہ: ان تینوں مکروہ اوقات میں سجدۂ تلاوت اور سجدۂ شکر بھی نہ کرے اور قرآن مجید کی تلاوت بھی نہ کرے۔ افضل ہے کہ درود شریف پڑھتا رہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: جنازہ اگر مکروہ اوقات میں لایا گیا تو اسی وقت پڑھیں، کوئی کراہت نہیں، کراہت اس صورت میں ہے کہ پیشتر سے تیار موجود ہے اور دیر کی یہاں تک کہ وقت کراہت آ گیا (عالمگیری، ردالمحتار)

## 5۔ نیت:

نماز کی پانچویں شرط نیت ہے۔ ہر کام کا دارومدار نیت پر ہے۔ بغیر نیت کے کوئی کام بھی درست نہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مسئلہ: نیت دل کے پکے ارادے کا نام ہے

(حاشیۃ ا[illegible] وی ص 215، کراچی)

مسئلہ: زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں البتہ دل میں نیت حاضر ہوتے ہوئے زبان سے کہہ لینا بہتر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص 65)

مسئلہ: (نیّت کے الفاظ عربی میں کہنا بھی ضروری نہیں۔ اردو وغیرہ کسی بھی زبان میں کہہ سکتے ہیں (درمختار معہ ردالمحتار جلد اول ص 113)

مسئلہ: نیت میں زبان سے کہنے کا اعتبار نہیں یعنی اگر دل میں مثلاً ظہر کی نیت ہو اور زبان سے لفظ عصر نکلا، تب بھی ظہر کی نماز ہوگئی (درمختار، ردالمحتار جلد دوم، ص 112)

مسئلہ: نیت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر اس وقت کوئی پوچھے کہ کون سی نماز پڑھتے ہو؟ تو فورا بتادے۔ اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے گا تو نماز نہ ہوئی (فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص 65)

مسئلہ: فرض نماز میں نیت فرض بھی ضروری ہے مثلاً دل میں یہ نیت ہو کہ آج کی ظہر کی فرض نماز پڑھتا ہوں۔ (درمختار، مع ردالمحتار جلد دوم ص 116)

مسئلہ: اصح (یعنی درست ترین) یہ ہے کہ نفل سنت اور تراویح میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح میں تراویح یا سنت وقت کی نیت کرے اور باقی سنتوں میں سنت یا سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت (یعنی پیروی) کی نیت کرے۔ اس لیے کہ بعض مشائخ ان میں مطلق نماز کی نیت کو نا کافی قرار دیتے ہیں (منیۃ المصلی [illegible] ص 245)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: نمازنفل میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے، اگرچہ نفل نیت میں نہ ہو (درمختار، ردالمحتار جلد 2،ص 166)

مسئلہ: یہ نیت کہ مونہہ میرا قبلہ شریف کی طرف ہے، شرط نہیں

(درمختار، ردالمحتار جلد 2،ص 166)

مسئلہ: اقتداء میں مقتدی کا اس طرح نیت کرنا بھی جائز ہے کہ جو نماز امام کی ہے، وہی نماز میری ہے (عالمگیری جلد اول،ص 66)

مسئلہ: نماز جنازہ کی نیت یہ ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ کے لیے اور دعا اس میت کے لیے (درمختار، ردالمحتار جلد دوم،ص 126)

مسئلہ: واجب میں واجب کی نیت کرنا ضروری ہے اور اسے معین بھی کیجئے مثلاً عیدالفطر، عیدالاضحیٰ، نذر، نماز بعد طواف (واجب الطواف) یا وہ نفل نماز جس کو جان بوجھ کر فاسد کیا ہو کہ اس کی قضا بھی واجب ہو جاتی ہے (حاشیۂ [illegible] وی ص 222)

مسئلہ: سجدۂ شکر اگرچہ نفل ہے مگر اس میں بھی نیت ضروری ہے مثلاً دل میں یہ نیت ہو کہ میں سجدۂ شکر کرتا ہوں (درمختار معہ ردالمحتار، جلد دوم،ص 120)

مسئلہ: سجدۂ سہو میں بھی ''صاحب نہرالفائق'' کے نزدیک نیت ضروری ہے (درمختار معہ ردالمحتار جلد 2،ص 120) یعنی اس وقت دل میں یہ نیت ہو کہ میں سجدۂ سہو کرتا ہوں۔

## 6۔ تکبیر تحریمہ:

نماز کی چھٹی شرط تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہہ کر شروع کرنا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



# نماز کے فرائض

نماز کے سات فرائض ہیں

1۔تکبیر تحریمہ، 2۔قیام، 3۔قرأت، 4۔رکوع، 5۔سجود، 6۔قعدۂ اخیرہ، 7۔خروج بصنعہ [illegible] ص 253)

اب مختصر مختصر فرائض کے متعلق مسائل ملاحظہ فرمائیے۔

## 1۔تکبیر تحریمہ:

تکبیر تحریمہ نماز کا پہلا فرض بھی ہے۔

مسئلہ: مقتدی نے تکبیر تحریمہ کا لفظ ''اللہ'' امام کے ساتھ کہا مگر ''اکبر'' امام سے پہلے ختم کرلیا تو نماز نہ ہوگی (عالمگیری جلد اول، ص 68)

مسئلہ: امام کو رکوع میں پایا اور تکبیر تحریمہ کہتا ہوا رکوع میں گیا یعنی تکبیر تحریمہ کہتا ہوا رکوع میں گیا یعنی تکبیر اس وقت ختم ہوئی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائے، نماز نہ ہوگی (خلاصۃ الفتاویٰ جلد اول، ص 83)

(ایسے موقع پر قاعدے کے مطابق پہلے کھڑے کھڑے تکبیر تحریمہ کہہ لیجئے اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع کیجئے۔ امام کے ساتھ اگر رکوع میں معمولی سی بھی شرکت ہوگئی تو رکعت مل گئی۔ اگر آپ کے رکوع میں داخل ہونے سے قبل امام کھڑا ہوگیا اور رکعت نہ ملی۔

مسئلہ: جو شخص تکبیر کے تلفظ پر قادر نہ ہو مثلاً گونگا ہو یا کسی اور وجہ سے زبان بند ہوگئی ہو، اس پر تلفظ لازم نہیں، دل میں ارادہ کافی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



(تبعین الحقائق، جلد اول، ص 109)

مسئلہ: لفظ اللہ کو اللہ یا اکبر کو اکبر یا اکبار کہا تو نماز نہ ہوگی بلکہ اگر ان کے معنی فاسدہ سمجھ کر جان بوجھ کر کہے تو کافر ہے

(درمختار رد المحتار جلد دوم، ص 177)

نمازیوں کی تعداد زیادہ ہونے کی صورت میں پیچھے آواز پہنچانے والے مکبروں کی اکثریت علم کی کمی کے باعث آج کل ''اکبر'' کو ''اکبار'' کہتی سنائی دیتی ہے، اس طرح ان کی اپنی نماز بھی ٹوٹتی اور ان کی آواز پر جو لوگ انتقالات کرتے ہیں یعنی نماز کے ارکان ادا کرتے ہیں، ان کی نماز بھی ٹوٹ جاتی ہے لہذا بغیر سیکھے کبھی تکبیر نہیں کہنی چاہیئے (نماز کے احکام)

مسئلہ: پہلی رکعت کا رکوع مل گیا تو تکبیر اولیٰ کی فضیلت پا گیا

(عالمگیری جلد اول، ص 69)

## 2۔ قیام:

قیام نماز کا دوسرا فرض ہے۔ اس کے بغیر نماز نہیں ہوگی۔

مسئلہ: کمی کی جانب قیام کی حد یہ ہے کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو (درمختار، رد المحتار جلد دوم، ص 163)

مسئلہ: قیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر تک قرأت ہے، بقدر قرأت فرض قیام بھی فرض، بقدر واجب اور بقدر سنت سنت۔

(درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص 163)

مسئلہ: فرض، وتر، عیدین اور سنت فجر میں قیام فرض ہے۔ اگر بلا عذر صحیح کوئی یہ نمازیں بیٹھ کر ادا کرے گا تو نہ ہوں گی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



(درمختار، ردالمحتار، جلد دوم، ص 163)

مسئلہ: کھڑے ہونے سے محض کچھ تکلیف ہونا عذر نہیں بلکہ قیام اس وقت ساقط ہوگا کہ کھڑا نہ ہوسکے یا سجدہ نہ کرسکے یا کھڑے ہونے یا سجدہ کرنے میں زخم بہتا ہے، یا کھڑے ہونے میں قطرہ آتا ہے یا چوتھائی ستر کھلتا ہے یا قرأت سے مجبور محض ہوجاتا ہے۔ یونہی کھڑا ہوسکتا ہے مگر اس سے مرض میں زیادتی ہوتی ہے یا دیر میں اچھا ہوگا یا ناقابل برداشت تکلیف ہوگی تو بیٹھ کر پڑھے (غنیۃ المستملی ص 285)

مسئلہ: اگر عصا (یا بیساکھی) خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہونا ممکن ہے تو فرض ہے کہ کھڑا ہوکر پڑھے ([illegible] ص 258)

مسئلہ: اگر صرف اتنا کھڑا ہونا ممکن ہے کہ کھڑے کھڑے تکبیر تحریمہ کہہ لے گا تو فرض ہے کہ کھڑا ہوکر اللہ اکبر کہہ لے اور اب کھڑا رہنا ممکن نہیں تو بیٹھ جائے ([illegible] ص 259)

مسئلہ: اگر کوئی سجدہ زمین پر نہیں کرسکتا تو ایسے شخص پر کھڑے ہوکر قیام ساقط ہوگیا۔ ایسا شخص کرسی یا ٹیبل پر بیٹھ کر نماز پڑھے (جو زمین پر سجدہ نہیں کرسکتا، وہ بیٹھ کر قیام کرے مگر اس کے باوجود بہت سے لوگ کرسی یا ٹیبل صفوں میں رکھ کر اس کے آگے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ ایسی صورت میں جماعت میں صفوں سے وہ آگے نکل جاتے ہیں۔ یہ طریقہ درست نہیں ہے، وہ کرسی پر ہی بیٹھے رہیں) اُن کا اب کھڑے ہوکر تکبیر تحریمہ کہنا بھی ضروری نہیں، وہ پوری نماز کرسی پر بیٹھ کر ہی پڑھیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



## 3۔قراءت:

نماز کا تیسرا فرض قراءت ہے۔اگر کوئی شخص تنہا نماز پڑھ رہا ہے اور وہ قراءت چھوڑ دے تو اس کی نماز نہیں ہوگی۔

مسئلہ: قراءت اس کا نام ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کئے جائیں کہ ہر حرف غیر سے صحیح طرز پر ممتاز (نمایاں) ہوجائے۔

(عالمگیری جلد اول،ص 69)

مسئلہ: آہستہ پڑھنے میں بھی یہ ضروری ہے کہ خود (اس کے کان) سن لیں (غنیۃ المستملی ص 271) (یہ صرف نماز میں ہی نہیں بلکہ نماز کے علاوہ بھی تلاوت قرآن، تسبیحات، درود شریف یا کوئی بھی وظیفہ ہو، اتنی آواز سے پڑھے کہ اس کے کان سن لیں۔بعض لوگ نماز اور دیگر وظائف پڑھ رہے ہوتے ہیں مگر ان کا مونہہ بند ہوتا ہے، اس طرح پڑھنا نہیں کہلائے گا۔اتنی آواز سے بھی نہ پڑھیں کہ برابر والے کی نماز خراب ہو،اس میں بھی احتیاط کریں کہ صرف آپ کے کان سنیں، دوسروں کی نماز خراب نہ ہو۔)

مسئلہ: اگر حروف تو صحیح ادا کئے مگر اتنے آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی رکاوٹ مثلاً شور وغل یا ثقل سماعت (یعنی اونچا سننے کا مرض) بھی نہیں تو نماز نہ ہوئی (عالمگیری جلد اول،ص 69)

مسئلہ: مطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر، سنتوں اور نوافل کی ہر رکعت میں امام و منفرد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) پر فرض ہے۔(مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی، ص 226)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: امام کے پیچھے مقتدی خاموش رہے، چاہے وہ سری (یعنی آہستہ آواز والی قراءت) نماز ہو یا جہری (بلند آواز والی) نماز ہو کیونکہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو

(نسائی (مترجم) جلد اول، حدیث نمبر 935، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

مسئلہ: تنہا نماز میں سورۂ فاتحہ کے فوراً بعد بغیر کسی تاخیر کے دوسری سورت یا چند آیتیں پڑھیں کیونکہ اگر آپ نے تین تسبیح کی مقدار تاخیر کر دی تو یہ آپ کا واجب ترک ہو گیا لہذا سجدۂ سہو کرنا ہو گا۔

مسئلہ: اکثر لوگ ط ت، س ص ث، ا ء ع، ہ ح اور ض ذ ظ میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ یاد رکھئے! حروف بدل جانے سے اگر معنی فاسد ہو گئے تو نماز نہ ہو گی (بہار شریعت) مثلاً جس نے ''سبحن ربی العظیم'' میں عظیم کو عزیم (ظ کے بجائے ز) پڑھ دیا نماز جاتی رہی لہذا جس سے عظیم صحیح ادا نہ ہو وہ ''سبحن ربی الکریم'' پڑھے (قانون شریعت، ص 186، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

مسئلہ: جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے، اس کے لیے تھوڑی دیر مشق کر لینا کافی نہیں بلکہ لازم ہے کہ انہیں سیکھنے کے لیے رات دن پوری کوشش کرے اور اگر صحیح پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے تو فرض ہے کہ اس کے پیچھے پڑھے یا وہ آیتیں پڑھے جس کے حروف صحیح ادا کر سکتا ہو اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں تو زمانۂ کوشش میں اس کی اپنی نماز ادا ہو جائے گی۔ آج کل کافی لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں کہ نہ انہیں قرآن صحیح پڑھنا آتا ہے، نہ سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! اس طرح نمازیں برباد ہوتی ہیں (بہار شریعت، حصہ 3، ص 116)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: (سورۂ فاتحہ کے بعد) سورت ملانا بھول گیا ہو، رکوع میں یاد آیا تو کھڑا ہو جائے اور سورت ملائے پھر رکوع کرے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے اگر دوبارہ رکوع نہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی (درمختار)

مسئلہ: (نماز میں) قرآن مجید الٹا پڑھنا مکروہ تحریمی ہے مثلا یہ کہ پہلی رکعت میں سورۂ کافرون پڑھے اور دوسری میں سورۂ فیل پڑھے، یہ ناجائز ہے لیکن اگر بھول کر پڑھ دی تو کچھ حرج نہیں (نماز ہو جائے گی) (قانون شریعت ص 184، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

مسئلہ: (نماز کے علاوہ سورتیں آگے پیچھے تلاوت کرنے میں حرج نہیں) بچوں کو آسانی کے لیے پارہ عم خلاف ترتیب پڑھانے میں حرج نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ: اگر بھول کر دوسری رکعت میں پہلے والی سورۃ شروع کردی تو چاہے ابھی ایک ہی لفظ پڑھا ہو اسی کو پورا کرے، دوسری پڑھنے کی اجازت نہیں۔ مثلا پہلی رکعت میں سورۂ کافرون پڑھے اور دوسری میں بھولے سے سورۂ فیل شروع کردی اور یاد آ گئی تو اسی کو جاری رکھے (قانون شریعت ص185، مطبوعہ المدینہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک ہی سورۃ پڑھے مثلا ہر رکعت میں سورۂ اخلاص یا سورۂ کوثر پڑھے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

## 4۔ رکوع:

رکوع نماز کا چوتھا فرض ہے، جھکنے کی حالت کو رکوع کہتے ہیں۔ اس کی کم سے کم مقدار یہ ہے کہ اتنا جھکے کہ اس کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ رکوع کا سنت طریقہ یہ ہے کہ آدمی اتنا جھکے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



اور گھٹنوں کو اس طرح پکڑے کہ بیچ کی تین انگلیاں گھٹنوں کے اوپر ہوں، چھنگلیا اور انگوٹھے سے گھٹنے کو پکڑ لے اور پیٹھ اس قدر سیدھی ہو کہ اگر اس پر پانی سے بھرا کٹورا رکھ دیا جائے تو وہ پانی نہ چھلکے۔

حدیث شریف = نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کی اس نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا جس میں رکوع و سجود کے درمیان پیٹھ سیدھی نہ کرے

(مسند امام احمد ابن حنبل، جلد 3، ص 617، حدیث نمبر 10803 مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

مسئلہ: رکوع سے کھڑا ہونے کو قومہ کہتے ہیں۔ اس میں ایک تسبیح کی مقدار کھڑا رہنا چاہیے کہ کمر سیدھی ہو جائے۔ اگر اس نے قومہ نہ کیا تو نماز دوبارہ لوٹانی ہوگی۔

## 5۔ سجود:

یہ نماز کا پانچواں فرض ہے۔ سجدہ سات ہڈیوں پر ہوتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

حدیث شریف = نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہوا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں، مونہہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پنجے اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ سمیٹو (صحیح مسلم)

مسئلہ: ہر رکعت میں دو مرتبہ سجدہ کرنا فرض ہے

(درمختار، ردالمحتار، جلد دوم، ص 167)

مسئلہ: سجدے میں پیشانی جمنا ضروری ہے۔ جمنے کے معنی یہ ہیں کہ زمین کی سختی محسوس ہو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ پیشانی نہ جمی تو سجدہ نہ ہوگا (عالمگیری جلد اول، ص 70)

مسئلہ: کسی نرم چیز مثلاً گھاس (جیسا کہ باغ کی ہریالی) روئی یا قالین وغیرہ پر سجدہ کیا تو اگر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



پیشانی جم گئی یعنی اتنی دبی کہ اب دبانے سے نہ دبے تو سجدہ ہو جائے گا ورنہ نہیں (تبیین الحقائق جلد اول، ص 117)

مسئلہ: آج کل مساجد میں کارپٹ بچھانے کا رواج پڑ گیا ہے (بلکہ بعض جگہ تو کارپیٹ کے نیچے مزید فوم بھی بچھا دیتے ہیں۔) کارپٹ پر سجدہ کرتے وقت اس بات کا خیال رکھنا ہے کہ پیشانی اچھی طرح جم جائے ورنہ نماز نہ ہوگی اور ناک کی ہڈی نہ دبی تو نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی (بہار شریعت حصہ 3، ص 71)

مسئلہ: کمانی دار (یعنی اسپرنگ والے) گدے پر پیشانی خوب نہیں جمتی لہذا نماز نہ ہوگی (بہار شریعت، حصہ سوم، ص 71)

مسئلہ: پاؤں کے پنجوں کا زمین پر لگنے کے ساتھ ساتھ پیروں کی انگلیوں کا مڑ کر قبلہ رو ہونا بھی ضروری ہے۔ اکثر انگلیوں کا پیٹ لگنا واجب ہے یعنی چھ انگلیوں کا پیٹ لگنا واجب ہے۔ صرف انگلیوں کے کنارے لگنے سے واجب ادا نہیں ہوگا بلکہ انگلیوں کا پیٹ لگنا واجب ہے۔ اگر کسی کے نماز میں پیر اٹھے ہوئے تھے تو اس کی نماز نہ ہوئی تو دوبارہ لوٹانی ہوگی۔

مسئلہ: دونوں پیروں کی دسوں انگلیاں مڑ کر قبلہ رو ہو جانا سنت ہے (ہدایہ معہ فتح القدیر جلد اول، ص 267)

مسئلہ: اگر کسی کی پیشانی میں پھوڑا یا درد ہے جس کی وجہ سے وہ پیشانی یا ناک کی ہڈی زمین پر نہیں رکھ سکتا، اگر رکھے گا تو خون بہہ جائے گا ایسی صورت میں اشارے سے سجدہ کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: سجدے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ سجدے میں جائیں تو زمین پر پہلے گھٹنے، پھر ہاتھ، پھر ناک، پھر پیشانی رکھیں اور جب سجدے سے اٹھیں تو اس کا الٹ کریں یعنی پہلے پیشانی، پھر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے اٹھانا (ہدایہ معہ فتح القدیر، جلداول، ص 266)

## 6۔قعدۂ اخیرہ:

یہ نماز کا چھٹا فرض ہے دورکعت والی نماز کا پہلا قعدۂ اخیرہ کہلائے گا اور چار رکعت والی نماز کا پہلا قعدہ واجب اور دوسرا فرض ہے۔

مسئلہ: نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری تشہد (یعنی التحیات) رسولہ تک پڑھ لی جائے، فرض ہے

(عالمگیری جلداول، ص 70)

مسئلہ: امام اگر چار رکعت والی نماز کا پہلا قعدہ چھوڑ دے چونکہ پہلا قعدہ واجب تھا۔ مقتدی کو چاہیئے کہ وہ امام کو لقمہ نہ دے بلکہ خاموش رہے، امام اگر کھڑا ہونے لگے تو مقتدی فوراً لقمہ دے دے تاکہ امام فوراً بیٹھ جائے۔ مقتدی اس وقت تک لقمہ دے سکتا ہے جب تک امام کی کمر ٹیڑھی ہے۔ اگر کمر سیدھی ہوگئی اب مقتدی لقمہ نہ دے اور باوجود اس کے مقتدی نے لقمہ دیا تو مقتدی کی نماز فاسد ہوجائے گی۔

مسئلہ: امام نے پہلا قعدہ بھول سے چھوڑ دیا اور تیسری رکعت کے لیے سیدھا کھڑا ہوگیا۔ اب مقتدی نے لقمہ دیا اور امام نے لقمہ لے لیا اور وہ لوٹ کر قعدہ میں بیٹھ گیا تو ایسی صورت میں امام کی نماز فاسد ہوجائے گی اور جب امام کی نماز فاسد ہوگئی تو تمام مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہوجائے گی۔ اور اگر امام نے لقمہ نہ لیا اور تیسری رکعت میں کھڑا رہا تو جس نے لقمہ دیا اس کی نماز فاسد ہوجائے گی۔ ایسا لقمہ دینے والا اپنی نماز توڑ کر دوبارہ نماز میں شامل ہو۔

مسئلہ: کسی امام نے آخری قعدہ نہیں کیا، پانچویں رکعت کے لیے کھڑا ہوگیا۔ ایسا امام جب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



تک اس پانچویں رکعت کا سجدہ نہ کرے، دوبارہ لوٹ آئے، مقتدی کو بھی چاہئے کہ وہ امام کو لقمہ دے پھر سجدہ سہو کرلے، نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ: بعض لوگ تشہد میں انگلی گھماتے ہیں۔ ایسا کرنا درست نہیں ہے۔ اسی طرح بعض لوگ تشہد میں انگلی اٹھانے کے بعد شہادت کی انگلی باہر نکال کر بقیہ چار انگلیوں کی مٹھی بنا کر رکھتے ہیں، ایسا کرنا بھی درست نہیں ہے بلکہ اپنے ہاتھوں کو اس کی اصلی حالت پر چھوڑ دیں۔

مسئلہ: تشہد کا ہر ہر لفظ پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ: قعدۂ اولیٰ میں تنہا نماز پڑھتے ہوئے تشہد کے بعد بھول گئے اگر درود ابراہیم پڑھ لیا تو سجدۂ سہو کرنا ہوگا اور اگر سجدۂ سہو نہ کیا تو نماز دوبارہ لوٹانی ہوگی۔

مسئلہ: اگر کسی کی چند رکعتیں نکل گئیں اور ایسے شخص نے امام کے پیچھے قعدۂ اخیرہ جو کہ نمازی کا قعدہ اولیٰ ہے، اس نے اگر امام کے پیچھے تشہد کے بعد درود ابراہیم بھول سے پڑھ لیا یا جان بوجھ کر بھی پڑھ لیا تو اب سجدہ سہو نہیں کرنا ہوگا۔

## 7۔ خروج بصنعہ:

خروج بصنعہٖ نماز کا ساتواں اور آخری فرض ہے۔ اس سے مراد السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر نماز سے خارج ہونا ہے۔

مسئلہ: قعدۂ اخیرہ کے بعد سلام یا بات چیت وغیرہ کوئی ایسا فعل قصداً (یعنی ارادتاً) کرنا جو نماز سے باہر کردے مگر سلام کے علاوہ کوئی فعل قصداً پایا گیا تو نماز واجب الاعادہ (دوبارہ لوٹانی) ہوگی اور اگر بلاقصد (ارادہ) کوئی اس طرح کا فعل پایا گیا تو نماز باطل (غنیۃ المستملی ص 286)

مسئلہ: دونوں طرف سلام پھیرتے وقت لفظ ''السلام'' دونوں بار واجب ہے لفظ ''علیکم'' واجب نہیں، سنت ہے (درمختار)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



یہ نماز کے فرائض مختصر آپ کی خدمت میں، میں نے پیش کیئے، وہ مسائل جو روزمرہ عوام الناس کو درپیش ہوتے ہیں۔اب مفسدات نماز (نماز کو توڑنے والی چیزیں) بیان کی جائیں گی۔

## کن چیزوں سے نماز ٹوٹ جاتی ہے
## اور کن چیزوں سے نہیں ٹوٹتی

مسئلہ: درد یا مصیبت کی وجہ سے یہ الفاظ ''آہ، اوہ، اف، تف'' نکل گئے یا آواز سے رونے میں حرف پیدا ہو گئے تو نماز فاسد ہو گئی۔ اگر رونے میں صرف آنسو نکلے، آواز وحروف نہیں نکلے تو حرج نہیں

(عالمگیری جلداول، ص 101)

مسئلہ: اگر نماز میں امام کے پڑھنے کی آواز پر رونے لگا اور ''ارے، نعم، ہاں'' زبان سے جاری ہو گیا تو کوئی حرج نہیں کہ یہ خشوع کے باعث ہے اور اگر امام کی خوش الحانی کے سبب یہ الفاظ کہے تو نماز ٹوٹ گئی

(درمختار، ردالمحتار، جلد دوم، ص 456)

مسئلہ: مریض کی زبان سے بے اختیار آہ! نکلا نماز نہ ٹوٹی، یوں ہی چھینک، جماہی، کھانسی، ڈکار وغیرہ میں جتنے حروف مجبوراً نکلتے ہیں، معاف ہیں (درمختار، جلداول، ص 416)

مسئلہ: عمل کثیر نماز کو فاسد کر دیتا ہے جبکہ نہ نماز کے اعمال سے ہو نہ ہی اصلاح نماز کے لیے کیا گیا ہو۔ جس کام کے کرنے والے کو دور سے دیکھنے سے ایسا لگے کہ یہ نماز میں نہیں ہے بلکہ اگر گمان بھی غالب ہو کہ نماز میں نہیں، تب بھی عمل کثیر ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: حالت نماز میں موبائل کی گھنٹی بجے تو ایک ہاتھ سے ہی جیب کے باہر ہی سے بٹن دبا کر لائن کاٹ دیں، ٹوپی گر جائے تو ایک ہاتھ سے اٹھا کر پہن لیں مگر بار بار ایسا نہ کریں۔ کرتا یا ٹی شرٹ درست کرنی ہو تو صرف ایک ہاتھ استعمال کریں، نماز میں دونوں ہاتھوں کے استعمال سے بچیں، یہ عمل کثیر ہے۔ اس سے نماز فوراً فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: ایک رکن (مثلاً قیام یہ ایک رکن ہے) میں تین بار کھجانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے یعنی یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹالیا پھر کھجایا پھر ہٹالیا، یہ دو بار ہوا اگر اب اسی طرح تیسری بار کیا تو نماز جاتی رہے گی اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند بار حرکت دی تو یہ ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائے گا (عالمگیری جلد اول، ص 104، غنیۃ المستملی ص 423)

مسئلہ: معمولی سا بھی کھانا یا پینا مثلاً تل بغیر چبائے نگل لیا یا قطرہ مونہہ میں گرا اور نگل لیا (غنیۃ المستملی ص 418)

مسئلہ: نماز شروع کرنے سے پہلے ہی کوئی چیز دانتوں میں موجود تھی، اسے نگل لیا تو اگر وہ چنے کے برابر یا اس سے زیادہ تھی تو نماز فاسد ہو گئی اور اگر چنے سے کم تھی تو مکروہ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص 341)

مسئلہ: نماز سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھائی تھی، اب اس کے اجزاء مونہہ میں باقی نہیں، صرف لعاب میں کچھ اثر رہ گیا ہے، اس کے نگلنے سے نماز فاسد نہ ہو گی (خلاصۃ الفتاویٰ، جلد اول ص 127)

مسئلہ: مونہہ میں شکر وغیرہ ہو کہ گھل کر حلق میں پہنچتی ہے، نماز فاسد ہو گئی (خلاصۃ الفتاویٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



جلداول،ص 127)

مسئلہ: دانتوں سے خون نکلا اگر تھوک غالب ہے تو نگلنے سے فاسد نہ ہوگی ورنہ ہوجائے گی

(عالمگیری،جلداول ص 102)

(غلبۂ خون کی علامت یہ ہے کہ اگر حلق میں مزہ محسوس ہوا تو نماز فاسد ہوگئی، نماز توڑنے میں ذائقے کا اعتبار ہے اور وضوٹوٹنے میں رنگ کا لہذا وضو اس وقت ٹوٹتا ہے جب تھوک سرخ ہوجائے اور اگر تھوک زرد ہے تو وضو باقی ہے)

## مکروہات نماز

اگر یہ افعال دوران نماز کیے جائیں تو نماز مکروہ تحریمی ہوجاتی ہے لہذا نماز دوبارہ لوٹانی ہوگی۔

مسئلہ: داڑھی، بدن یا لباس کے ساتھ کھیلنا (عالمگیری جلداول،ص 104)

مسئلہ: کپڑا اسمیٹنا، جیسا کہ آج کل بعض لوگ سجدے میں جاتے وقت پاجامہ وغیرہ آگے یا پیچھے (دونوں ہاتھوں) سے اٹھالیتے ہیں (غنیۃ المستملی ص 337) اگر کپڑا بدن سے چپک جائے تو ایک ہاتھ سے چھڑانے میں حرج نہیں۔

مسئلہ: سدل یعنی کپڑا لٹکانا، مثلاً سر یا کندھے پر اس طرح سے چادر یا رومال وغیرہ ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں ہاں اگر ایک کنارا دوسرے کندھے پر ڈال دیا اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حرج نہیں

(درمختار معہ ردالمحتار جلد 2،ص 488)

مسئلہ: آج کل بعض لوگ ایک کندھے پر اس طرح رومال رکھتے ہیں کہ اس کا ایک سرا پیٹ پر لٹک رہا ہوتا ہے اور دوسرا پیٹھ پر۔ اس طرح نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے (بہارشریعت،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



حصہ 3،ص165)

مسئلہ: دونوں آستینوں میں سے اگرایک آستین بھی آدھی کلائی یا زیادہ چڑھی ہوئی ہوتو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔

(درمختار معہ ردالمحتار جلد دوم،ص 490)

مسئلہ: پیشاب، پاخانہ یا ریح کی شدت ہونا۔اگر نماز شروع کرنے سے پہلے ہی شدت ہوتو وقت میں وسعت ہونے کی صورت میں نماز شروع کرنا ہی گناہ ہے۔ہاں اگر ایسا ہے کہ فراغت اوروضو کے بعد نماز کا وقت ختم ہوجائے گا تو نماز پڑھ لیجئے اور اگر دوران نماز یہ حالت پیدا ہوئی تو اگر وقت میں گنجائش ہوتو نماز توڑ دینا واجب ہے۔اگر اسی طرح پڑھ لی تو گنہگار ہوں گے

(ردالمحتار جلد دوم،ص 492)

مسئلہ: کرتے وغیرہ کے بٹن کھلے ہونا جس سے سینہ کھلا رہے،مکروہ تحریمی ہے۔ہاں اگر نیچے کوئی اور کپڑا ہے جس سے سینہ نہیں کھلا تو مکروہ تنزیہی (ناپسندیدہ) ہے (نماز کے احکام ص 258)

مسئلہ: جاندار کی تصویر والا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا جائز نہیں

(درمختار معہ ردالمحتار جلد دوم،ص 502)

## سجدۂ سہو کا بیان

واجبات نماز میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے رہ جائے یا فرائض و واجبات نماز میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



بھولے سے تاخیر ہو جائے تو سجدۂ سہو واجب ہے۔

(درمختار معہ ردالمحتار، جلد 2، ص 655)

مسئلہ: اگر سجدۂ سہو واجب ہونے کے باوجود نہ کیا تو نماز لوٹانا واجب ہے (درمختار معہ ردالمحتار جلد 2، ص 655)

مسئلہ: فرض چھوٹ جانے سے نماز جاتی رہے گی، سجدۂ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی لہذا نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی۔

مسئلہ: سنتیں یا مستحبات مثلاً ثناء، تعوذ، تسمیہ، آمین، تکبیرات انتقالات اور تسبیحات (رکوع و سجود) کے چھوٹ جانے سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا، نماز ہو گئی (فتح القدیر، جلد اول، ص 438)

مسئلہ: نماز میں اگرچہ دس واجب چھوٹے ہوں، ایک مرتبہ ہی سجدہ سہو کافی ہے (ردالمحتار جلد 2، ص 655)

مسئلہ: تعدیل ارکان (مثلاً رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا یا دو سجدوں کے درمیان ایک بار سبحٰن اللہ کہنے کی مقدار سیدھا بیٹھنا) بھول گئے تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری جلد اول، ص 127)

مسئلہ: قعدۂ اولیٰ (پہلے قعدہ) میں تشہد کے بعد اتنا پڑھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وسجدہ سہو واجب ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ درود شریف پڑھا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ تیسری رکعت کے قیام میں تاخیر ہوئی، لہذا اگر اتنی دیر تک خاموش رہا جب بھی سجدۂ سہو واجب ہے۔ (نماز کے احکام، ص 279)

مسئلہ: امام سے سہو ہوا اور سجدۂ سہو کیا تو مقتدی پر بھی سجدہ واجب ہے (درمختار معہ ردالمحتار، جلد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



2،ص 658)

مسئلہ: اگر امام کے پیچھے مقتدی سے سہو واقع ہوا تو سجدہ سہو واجب نہیں (عالمگیری جلد اول، ص 168)

مسئلہ: کسی قعدہ میں تشہد کا کچھ پڑھنے سے رہ گیا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ نماز نفل ہو یا فرض (عالمگیری جلد اول،ص 127)

مسئلہ: اگر مقتدی کو تمام رکعتیں ملیں اور آخر میں امام نے جب جب سجدۂ سہو کیا تو مقتدی نے ایک طرف سلام نہیں پڑھا اور امام کے ساتھ دو سجدے کر لیے، ایسی صورت میں مقتدی کا سجدۂ سہو ہو جائے گا، نماز پر کوئی فرق نہیں آئے گا۔

## سجدۂ سہو کا طریقہ

التحیات پڑھ کر بلکہ افضل یہ ہے کہ درود شریف بھی پڑھ لیجیے، پھر سیدھی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کیجئے پھر دوبارہ تشہد، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دیجئے۔ (فتاویٰ قاضی خان معہ عالمگیری، جلد اول، ص 121)

## سجدۂ تلاوت کا بیان

مسئلہ: آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے، پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی آواز میں ہو کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو خود سن سکے، سننے والے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ بالقصد (ارادہ کر کے آیت سجدہ) سنی ہو، بلا قصد (بغیر ارادہ) سننے سے بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



(عالمگیری جلداول،ص 132)

مسئلہ: کسی بھی زبان میں آیت کا ترجمہ پڑھنے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہو گیا۔ سننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہ سمجھا ہو کہ آیت سجدہ کا ترجمہ ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ اسے نہ معلوم ہو تو بتادیا گیا ہو کہ یہ آیت سجدہ کا ترجمہ تھا اور آیت پڑھی گئی ہو تو اس کی ضرورت نہیں کہ سننے والے کو آیت سجدہ ہونا بتایا گیا ہو۔ (عالمگیری جلداول،ص 133)

مسئلہ: سجدہ واجب ہونے کے لیے پوری آیت پڑھنا ضروری ہے لیکن بعض علمائے متاخرین کے نزدیک وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادہ پایا جاتا ہے، اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑا تو سجدۂ تلاوت واجب ہو جاتا ہے۔ لہذا احتیاط یہی ہے کہ دونوں صورتوں میں سجدۂ تلاوت کیا جائے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 8،ص 223، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مسئلہ: آیت سجدہ بیرون نماز پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا واجب نہیں ہے البتہ وضو ہو تو تاخیر مکروہ تنزیہی (ناپسندیدہ) ہے۔

(تنویر الابصار، مع ردالمحتار، جلد 2،ص 583)

مسئلہ: نماز کے اندر سجدۂ تلاوت فوراً کرنا واجب ہے۔ اگر تاخیر کی یعنی تین آیات سے زیادہ پڑھ لیا تو گنہگار ہوگا اور جب تک نماز میں ہے یا سلام پھیرنے کے بعد کوئی نماز کے منافی فعل نہ کیا تو سجدۂ تلاوت کر کے سجدۂ سہو بجالائے (درمختار معہ ردالمحتار، جلد 2،ص 584)

مسئلہ: تلاوت کرتے ہوئے جیسے سجدۂ تلاوت آئے بہتر یہی ہے کہ تلاوت روک کر اسی وقت سجدہ کر لیں، بعض لوگ پورے قرآن کی تلاوت کے بعد چودہ سجدے ایک ساتھ کرتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ہیں، یہ ناپسندیدہ ہے۔

مسئلہ: رمضان میں تراویح یا شبینہ میں اگرچہ شریک نہ ہوں، بے شک اپنی ہی الگ نماز پڑھ رہے ہوں، آیت سجدہ سن لینے سے آپ پر سجدہ تلاوت واجب ہوجائے گا۔ نابالغ سے آیت سجدہ سنی تب بھی سجدۂ تلاوت واجب ہوگیا۔ بالغ ہونے کے بعد جتنی بار بھی آیات سجدہ سن کر ابھی تک سجدہ نہ کیا ہو، ان کا غلبہ ظن کے اعتبار سے حساب لگا کر اتنی بار باوضو سجدۂ تلاوت کر لیجئے۔ (نماز کے احکام، ص 284)

مسئلہ: ایک ہی مجلس میں اگر کسی نے آیت سجدہ کی کئی مرتبہ تکرار کی، بار بار پڑھتا رہا تو پڑھنے اور سننے والے پر ایک ہی بار سجدۂ تلاوت واجب ہے، بار بار کرنے کی ضرورت نہیں۔

## سجدہ تلاوت کا طریقہ

کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سبحٰن ربی الاعلیٰ کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہوجائے، یہ سنت ہے (اگر سجدہ سے اٹھ کر کھڑا نہ بھی ہوا تو سجدہ ادا ہوجائے گا) (عالمگیری جلد اول ص 135)

مسئلہ: سجدۂ تلاوت کے لیے اللہ اکبر کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھانا ہے، نہ اس میں تشہد ہے، نہ سلام۔ (تنویر الابصار مع ردالمحتار، جلد 2، ص 580)

## سجدۂ شکر کا بیان

اولاد پیدا ہوئی، مال پایا، گمشدہ چیز مل گئی، نیا گھر مل گیا، مریض صحت یاب ہوگیا یا عمرہ کا ویزا لگ گیا، الغرض کسی نعمت کے حصول پر سجدہ شکر کرنا مستحب ہے۔ اس کا طریقہ وہی ہے جو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



سجدۂ تلاوت کا ہے

(عالمگیری، جلد اول، ص 136)

# سترہ (آڑ) کا بیان

سب سے پہلی بات یاد رکھئے کہ نمازی کے آگے سے گزرنا سخت گناہ ہے، حدیث شریف میں اس کی سختی سے مذمت فرمائی گئی ہے چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے۔

حدیث شریف = نبی پاک ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی جانتا کہ اپنے بھائی کے سامنے نماز میں آڑے ہوکر گزرنے میں کیا ہے تو سو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا (سنن ابن ماجہ حدیث نمبر 946)

مسئلہ: نمازی کے آگے سے گزرنے والا بے شک گناہ گار ہے مگر خود نمازی کی نماز میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا (فتاویٰ رضویہ، جلد 7، ص 254، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مسئلہ: میدان اور بڑی مساجد میں نماز کے قدم سے موضع سجود تک گزرنا ناجائز ہے۔ موضع سجود سے مراد یہ ہے کہ قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ نظر جمائے تو جتنی دور تک نگاہ پھیلے، وہ موضع سجود ہے۔ اس کے درمیان سے گزرنا جائز نہیں (تبیین الحقائق جلد اول، ص 160) موضع سجود کا فاصلہ اندازاً قدم سے لے کر تین گز تک ہے (قانون شریعت) لہٰذا میدان میں نمازی کے قدم کے تین گز کے بعد سے گزرنے میں حرج نہیں۔

مسئلہ: مکان اور چھوٹی مسجد میں نمازی کے آگے اگر سترہ (یعنی آڑ) نہ ہو تو قدم سے دیوار قبلہ تک کہیں سے گزرنا جائز نہیں

(عالمگیری جلد اول، ص 104)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: نمازی کے آگے سترہ یعنی کوئی آڑ ہو تو اس سترہ کے بعد سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں (عالمگیری جلد اول، ص 104)

مسئلہ: سترہ کم از کم ایک ہاتھ (یعنی تقریبا آدھا گز) اونچا اور انگلی برابر موٹا ہونا چاہیے (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص 365) بعض نمازی کے آگے چپل، یا ٹوپی رکھ کر گزر جاتے ہیں، خواتین اپنے آگے دوپٹہ یا چادر رکھ دیتی ہیں، یہ سترہ نہیں کہلائے گا۔ اس طرح گزرنے والے سخت گناہ گار ہوں گے۔

مسئلہ: امام کا سترہ مقتدی کے لیے سترہ ہے یعنی امام کے آگے سترہ ہو تو اگر کوئی مقتدی کے آگے سے گزر جائے تو گناہ گار نہ ہوگا

(ردالمحتار جلد اول، ص 484)

مسئلہ: ایک شخص نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے۔ اگر دوسرا شخص اسی کو آڑ بنا کر اس کے چلنے کی رفتار کے عین مطابق اس کے ساتھ ہی ساتھ گزر جائے تو پہلا شخص گنہگار ہوا اور دوسرے کے لیے یہی پہلا شخص سترہ بھی بن گیا (ردالمحتار، جلد دوم، ص 483)

مسئلہ: نماز باجماعت میں اگلی صف میں جگہ ہونے کے باوجود کسی نے پیچھے نماز شروع کردی تو آنے والا اس کی گردن پھلانگتا ہوا جا سکتا ہے کہ اس نے اپنی حرمت اپنے آپ کھوئی (درمختار معہ ردالمحتار، جلد 2، ص 483)

مسئلہ: دو شخص نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتے ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ان میں سے ایک نمازی کے سامنے پیٹھ کر کے کھڑا ہو جائے۔ اب اس کو آڑ بنا کر دوسرا گزر جائے۔ پھر دوسرا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



پہلے کی پیٹھ کے پیچھے نمازی کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو جائے۔اب پہلا گزر جائے پھر وہ دوسرا جہاں سے آیا تھا اسی طرف ہٹ جائے (عالمگیری جلد 1،ص 104)

## جمعہ کا بیان

جمعہ فرض عین ہے اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکد ہے اس کا منکر کافر ہے۔(درمختار وغیرہ)

جمعہ کا وقت وقت ظہر ہے یعنی جو وقت ظہر کا ہے اس وقت کے اندر جمعہ ہونا چاہئے۔

مسئلہ: جو شخص بیمار کا تیماردار ہو، وہ جانتا ہے کہ جمعہ کی نماز کو جائے گا تو مریض کا کوئی پرسانِ حال نہ ہوگا جس کی وجہ سے وہ مصیبت میں مبتلا ہو جائے گا تو اس تیماردار پر جمعہ فرض نہیں (در مختار)

مسئلہ: غلام پر جمعہ نہیں اور اس کا آقا منع کر سکتا ہے (عالمگیری)

مسئلہ: عورت پر جمعہ فرض نہیں۔

مسئلہ: اندھے پر جمعہ فرض نہیں مگر اس اندھے پر فرض ہے جو شہر کی تمام گلیوں کوچوں میں بلا تکلف گھومتا پھرتا ہو اور بغیر پوچھے اور بغیر کسی مددگار کے جس مسجد میں چاہے، پہنچ جاتا ہو۔

مسئلہ: اپاہج پر جمعہ فرض نہیں ہے لیکن ایسا اپاہج جو مسجد تک جا سکتا ہو تو اس پر فرض ہے۔

مسئلہ: ظالم بادشاہ، سامان چوری ہونے یا قید ہونے کا ڈر ہو تو اس پر بھی جمعہ فرض نہیں۔

مسئلہ: آندھی طوفان یا سخت سردی جس سے نقصان کا اندیشہ ہو تو بھی جمعہ فرض نہیں ہے۔

مسئلہ: نماز جمعہ کے لیے پہلے سے جانا اور مسواک کرنا، اچھے اور سفید کپڑے پہننا، تیل اور خوشبو لگانا اور پہلی صف میں بیٹھنا مستحب ہے جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے۔(عالمگیری)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: جو چیزیں نماز میں حرام ہیں جیسے کھانا، پینا، سلام و جواب، بات چیت کرنا وغیرہ یہ سب خطبہ کی حالت میں بھی حرام ہیں۔ یہاں تک کہ امر بالمعروف بھی نہ کرے ہاں صرف خطیب امر بالمعروف کرسکتا ہے۔ جب خطبہ پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سننا اور چپ رہنا فرض ہے۔ اگر کسی کو بری بات کرتا دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے منع کر سکتے ہیں، زبان سے ناجائز ہے (درمختار)

مسئلہ: دورانِ خطبہ نمازیوں کے کندھے پھلانگنا گناہ ہے، حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص دوران خطبہ نمازیوں کے کندھے پھلانگتا ہے وہ جہنم کا پل بنایا جائے گا۔

مسئلہ: خطیب نے مسلمانوں کے لیے دعا کی تو سامعین کو ہاتھ اٹھانا یا آمین کہنا منع ہے۔

مسئلہ: نام محمد ﷺ پر انگوٹھے چومنا تفسیر روح البیان، ردالمحتار شرح درمختار، شرح نقایہ، طحطاوی علی مراقی الفلاح، مسند الفردوس، مقاصد حسنہ اور موضات کبیر کی روایت کے مطابق حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سنت ہے لیکن دوران خطبہ نام محمد ﷺ پر بھی انگوٹھوں کو نہ چوما جائے البتہ خطیب چوم سکتا ہے۔

مسئلہ: دوران خطبہ حضور پاک ﷺ کا نام آئے تو حاضرین درود شریف زبان سے نہ پڑھیں بلکہ دل میں پڑھیں۔

مسئلہ: خطبہ جمعہ کے علاوہ عیدین و نکاح کا بھی خطبہ سننا واجب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ: جمعہ کی پہلی اذان ہوتے ہی سعی (یعنی کوشش) واجب ہے اور خرید و فروخت ان چیزوں کا جو سعی کے منافی ہوں چھوڑ دینا واجب ہے یہاں تک کہ راستہ چلتے ہوئے اگر خرید و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



فروخت کی تو بھی یہ ناجائز ہے۔

مسئلہ: خطیب جب منبر پر بیٹھے تو اس کے سامنے دوبارہ اذان دی جائے، سامنے سے یہ مراد نہیں کہ مسجد کے اندر منبر کے پاس ہو بلکہ مسجد کے باہر اور منبر کے سامنے ہو اس لیے کہ مسجد کے اندر اذان کہنے کو فقہائے کرام نے مکروہ لکھا ہے (خلاصہ عالمگیری وقاضی خان و دیگر کتب فقہ)

مسئلہ: خطبہ ختم ہو جائے تو فوراً اقامت کہی جائے کیونکہ خطبہ و اقامت کے درمیان دنیاوی بات کرنا مکروہ ہے (درمختار، بہار شریعت)

# عیدین کا بیان

## نماز عید کا طریقہ

دو رکعت واجب عید الفطر یا عید الاضحیٰ، چھ زائد تکبیروں کے پیچھے امام کے، مونہہ میرا کعبہ شریف کی طرف یہ نیت کرے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے اور ثناء پڑھے پھر دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے پھر دوسری مرتبہ بھی اسی طرح کرے، تیسری مرتبہ ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائے اور ہاتھ باندھ لے یعنی پہلی تکبیر میں ہاتھ باندھے۔ اس کے بعد دو تکبیروں میں ہاتھ لٹکائے پھر چوتھی تکبیر میں ہاتھ باندھ لے تو امام تعوذ، تسمیہ، سورہ فاتحہ اور کوئی بھی سورہ پڑھے گا اور پھر رکوع میں جائے گا۔ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوں تو پہلے سورہ فاتحہ اور کوئی بھی سورہ پڑھے پھر تین بار اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور نہ باندھے چوتھی مرتبہ بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں چلا جائے۔ اس طرح دو رکعت چھ زائد تکبیروں کے ساتھ پڑھے۔

مسئلہ: امام کو رکوع میں پایا تو پہلے کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہے پھر دیکھے اگر عید کی تکبیریں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



کہہ کر امام کو رکوع میں پالے گا تو عید کی تکبیریں بھی کہے اور پھر رکوع میں شامل ہو اور اگر غالب گمان ہو کہ اگر تکبیریں کہے گا تو امام رکوع سے سر اٹھالے گا تو اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں شریک ہو جائے اور رکوع میں بغیر ہاتھ اٹھائے عید کی تکبیریں کہے۔ اگر اس نے رکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے رکوع سے سر اٹھالیا تو امام کے ساتھ رکوع سے سر اٹھالے اور باقی تکبیریں چھوڑ دے کہ یہ ساقط ہو گئیں۔ اب ان کو نہ کہے (عالمگیری)

مسئلہ: دوسری رکعت میں شامل ہو تو اپنی پہلی رکعت کی تکبیریں اس وقت کہے جب اپنی چھوٹی ہوئی رکعت کو پورا کرنے کھڑا ہو۔

مسئلہ: آخری رکعت میں سلام پھیرنے سے پہلے شریک ہو تو اپنی دونوں رکعتیں چھ زائد تکبیروں کے ساتھ پوری کرے (عالمگیری)

مسئلہ: قربانی کرنی ہو تو مستحب ہے کہ پہلی سے دسویں ذی الحجہ تک حجامت نہ بنوائے نہ ناخن کٹوائے (ردالمحتار)

مسئلہ: بعد نماز عید مصافحہ اور معانقہ کرنا اچھا عمل ہے (قانون شریعت)

مسئلہ: عیدالاضحیٰ میں تکبیر تشریق نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں تاریخ تک عصر تک پانچوں وقت کی ہر نمازوں کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو ایک بار بلند آواز سے تکبیر کہنا واجب ہے اور تین بار کہنا افضل ہے (قانون شریعت)

مسئلہ: تکبیر تشریق اس پر واجب ہے جو شہر میں مقیم ہو یا جس نے مقیم کی اقتداء کی اگرچہ وہ اقتداء کرنے والا عورت یا مسافر یا گاؤں کا رہنے والا ہو اور یہ لوگ اگر مقیم کی اقتداء نہ کریں تو ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



پر واجب نہیں (درمختار، بہار شریعت)

# گہن کی نماز

## سورج گہن

سورج گہن کی نماز سنت موکدہ ہے اور چاند گہن کی نماز مستحب ہے سورج گہن کی نماز جماعت سے پڑھنی مستحب ہے، تنہا بھی پڑھ سکتے ہیں

(درمختار ورد المحتار)

مسئلہ: گہن کی نماز اس وقت ہے جب سورج میں گہن لگا ہو، گہن چھوٹنے کے بعد نہیں۔ اگر گہن چھوٹنا شروع ہو گیا مگر ابھی باقی ہے تو اب بھی نماز پڑھ سکتے ہیں اور گہن کی حالت میں اگر اس پر ابر (بادل) آ جائے جب بھی نماز پڑھیں (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: ایسے وقت میں گہن لگا کہ اس وقت نماز پڑھنا ممنوع ہے تو نماز نہ پڑھیں بلکہ دعا میں مشغول رہیں اور اسی حالت میں سورج ڈوب جائے تو دعا ختم کر دیں اور مغرب کی نماز پڑھیں (ردالمحتار)

مسئلہ: گہن کی دو رکعتیں ہیں، گہن کی نماز میں نہ اذان ہے نہ اقامت ہے، نہ بلند آواز سے قرأت اور نماز کے بعد دعا کریں، دو رکعت سے زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں (ردالمحتار و درمختار)

# قضا نماز کا بیان

بلا شرعی عذر نماز قضا کر دینا بہت سخت گناہ ہے۔ اس پر فرض ہے کہ اس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے۔

مسئلہ: سوتے میں بھولے سے نماز قضا ہو گئی تو اس کی قضا پڑھنی فرض ہے البتہ قضا کا گناہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



اس پر نہیں ہوگا لیکن جاگنے کے ساتھ ہی اور یاد آنے پر اگر مکروہ وقت نہ ہو تو اسی وقت پڑھ لے، بلاوجہ دیر کرنا مکروہ ہے (عالمگیری)

مسئلہ: قضا نمازوں اور وقتی نماز میں ترتیب ضروری ہے جبکہ قضا نمازیں چھ سے کم ہوں یعنی اس صورت میں پہلے قضا نمازیں پڑھ لے پھر وقتی پڑھے جیسے آج کسی کی فجر وظہر وعصر ومغرب قضا ہوگئیں تو وہ عشاء کی نماز نہیں پڑھ سکتا جب تک کہ ترتیب واران چاروں کی قضا نہ پڑھ لے۔

مسئلہ: ایک شخص پر کئی نمازیں ہیں مثلاً ایک شخص پندرہ برس میں بالغ ہوا کیونکہ پندرہ برس کی عمر میں مرد وعورت بالغ ہوجاتے ہیں۔ اگر بالغ ہونے کی نشانیاں نہ بھی پائی جائیں تو بھی بالغ ہی تصور ہوجائے گا۔ اب وہ پچیس سال کی عمر تک نمازی نہیں بنا۔ اب اس پر دس سال کی قضائے عمری ہے۔ اب اس کو ان دس سال کی نمازیں قضا کرنی ہوں گی ورنہ آخرت میں عذاب ہوگا۔ اب وہ ہر نماز کی فرض رکعتیں قضا کرے گا اور ساتھ میں تین وتر بھی قضا کرے گا۔ یعنی دن بھر کی بیس رکعتیں قضا کرے گا۔ اسی طرح وہ جب سے بالغ ہوا، اس وقت سے لے کر جب تک نمازی نہ بنا، اس وقت کی نمازوں کا کاغذ اور قلم سے تخمینہ لگائے اور پھر قضا کرے۔

قضائے عمری کی نیت اس طرح کرے مثلاً فجر کی نماز قضا کر رہا ہے تو یوں کہے کہ دو رکعت فجر کی جو میری زندگی میں پہلے قضا ہوئی ادا کر رہا ہوں، مونہہ میرا کعبہ شریف کے۔

ہر نماز کی اسی طرح نیت کرے، ظہر کی ہے تو ظہر جو میری زندگی میں پہلے قضا ہوئی۔ عصر کی ہے تو یا مغرب، عشاء یا وتر ہیں تو سب میں اسی طرح نیت کرے۔

مسئلہ: قضائے عمری میں ترتیب واجب نہیں اگر کسی پر سال دو سال کی نمازیں قضا ہوئیں یا کم سے کم چھ نمازوں سے زائد اس کے ذمے ہیں تو اس پر ترتیب واجب نہیں۔

قضائے عمری کا آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ ہر فرض نماز کی سنت غیر موکدہ اور نفل چھوڑ دیں اور اس کی جگہ ایک وقت کی نماز قضا کریں یوں حساب کتاب بھی رہے گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



اگر آپ دس دن کی نمازیں ایک دن قضا کرنا چاہتے ہیں تو بھی اجازت ہے۔ ہر شخص پر کچھ نہ کچھ قضا نمازیں ہیں، ہم سب کو چاہیے کہ اسے پڑھ لیں جب سب نمازیں پڑھ لیں گے تو آپ صاحب ترتیب ہو جائیں گے۔ صاحب ترتیب کا مطلب یہ ہے کہ جس کے ذمے کوئی فرض نماز باقی نہ ہو۔

مسئلہ: بعض لوگ شب قدر یا آخر رمضان میں جو نمازیں قضائے عمری کے نام سے پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھی کی قضا نمازوں کے لیے یہ کافی ہے۔ یہ بالکل غلط اور باطل خیال ہے (قانون شریعت)

مسئلہ: مقدس راتوں میں نوافل کی جگہ قضائے عمری ادا کریں یاد رکھئے جس کے ذمہ فرائض ہیں، اس کے نوافل قبول نہیں ہوتے۔

نمازوں کو اپنے وقت پر پڑھ لینا ادا کہلاتا ہے اور وقت کے گزر جانے کے بعد پڑھنا قضا کہلاتا ہے۔

بغیر شرعی عذر کے نماز قضا کر دینا گناہ کبیرہ ہے اور قضا شدہ نماز کو ادا کرنا فرض ہے...... نیز یہ لازم ہے کہ کہ سچے دل سے توبہ کرے ...... سچی توبہ یا حج مقبول سے تاخیر کا گناہ معاف ہو جائے گا...... یاد رکھیں......توبہ تب ہی صحیح ہوگی جب قضا پڑھ لے......اگر قضا نہ پڑھے اور فقط توبہ کئے جائے تو یہ توبہ حقیقت میں توبہ نہیں......کیونکہ قضا نمازیں جب ذمہ پر باقی ہوں گی، گناہ بھی باقی ہوگا......اور جب گناہ پر قائم ہے تو توبہ کہاں ہوئی......حدیث شریف میں فرمایا کہ گناہ پر قائم رہ کر استغفار کرنے والا اس طرح ہے جو اپنے رب سے مذاق کرتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ شب قدر، جمعۃ الوداع یا کسی اور مبارک رات میں چار رکعت قضائے عمری کی نیت سے پڑھ لینے سے ساری عمر کی قضا ادا ہو جاتی ہے۔ یہ بالکل غلط ہے اور بے حقیقت ہے۔شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں اس کو جلد سے جلد پڑھ لینا واجب ہے۔مگر بال بچوں کی گزربسر اور اپنی ضروریات کی فراہمی...... نیز عورتوں کے لیے امور خانہ داری......کی وجہ سے تاخیر جائز ہے۔کام کاج بھی کریں اور جو وقت فرصت ملے، اس میں قضا بھی ادا کرتے رہیں...... یہاں تک کہ ساری قضا نمازیں ادا ہو جائیں۔

قضا نمازوں کی ادائیگی کے لیے کوئی وقت معین نہیں جب بھی پڑھے گا بری الذمہ ہو جائے گا مگر طلوع آفتاب، غروب آفتاب اور زوال کے وقت نہ پڑھیں کیونکہ ان تین وقتوں میں نماز جائز نہیں۔

## قضا نمازوں کا حساب یوں لگائیں

اگر بوقت بلوغت معلوم ہو......تو اس وقت سے جو نمازیں نہیں پڑھیں، اس کا حساب لگانا ہوگا۔ اگر نمازوں کا حساب قمری سال سے لگائیں تو عمر کا حساب بھی قمری سال سے لگائیں...... اگر بالغ ہونے کا وقت یاد نہ ہو......تو مرد بارہ سال کی عمر سے اور عورت نو سال کی عمر سے...... جو نمازیں نہیں پڑھیں، اس کا حساب لگائے۔

مثلاً کسی کی عمر چالیس سال ہے......اور پانچ سال سے باقاعدہ نماز ادا کر رہا ہو......اور باقی سالوں کا یعنی 35 سال عمر کی نمازوں کا حساب لگانا ہے......اور یہ یاد نہیں کہ بالغ کب ہوا تھا......تو اگر مرد ہے تو 35 سال میں سے 12 سال نابالغی کے کم کرے...... باقی 23 بچ گئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



اب ان سالوں کے دن نکالے......مثال کے طور عیسوی سال کے حساب سے ایک سال میں 365 دن ہوئے۔اب دنوں کو 23 سے ضرب دے......تو آٹھ ہزار تین سو پچانوے جواب آتا ہے۔یعنی اس شخص پر آٹھ ہزار تین سو پچانوے 8935 دنوں کی نمازیں قضا ہیں۔

## قضا نمازوں کی ادائیگی کا طریقہ

قضا نمازوں کی ادائیگی کے لیے یوں نیت کریں کہ......سب سے پہلی فجر جو مجھ سے قضا ہوئی......سب سے پہلی ظہر جو مجھ سے قضا ہوئی......اسی طرح جو قضا پڑھے،اس کا نام لیں......اور ہمیشہ اس طرح نیت کرے کہ جو سب سے پہلی قضا ہوئی......کیونکہ جب وہ ایک ادا کرلے گا تو اب دوسری والی ہی قضا میں پہلے نمبر پر آجائے گی۔

یادرکھیں......قضا نمازوں کی ادائیگی میں صرف فرض اور وتر ادا کئے جائیں گے......اور یہ بیس رکعتیں ہوتی ہیں......یعنی دو فرض فجر کے......چار فرض ظہر کے......چار فرض عصر کے......تین فرض مغرب کے......چار فرض عشاء کے......اور تین وتر عشاء کے......سنتیں موکدہ ہوں یا غیر موکدہ قضا میں سنتیں نہیں پڑھی جاتیں......اور اسی طرح وہ نوافل جو فرض نمازوں کے ساتھ پڑھنے کا معمول ہے،وہ بھی قضا میں نہیں پڑھیں گے۔بلکہ جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں،اس کو چاہئے کہ وقتی نمازوں کے ساتھ پڑھے جانے والے نوافل کی جگہ بھی قضائے عمری پڑھے......نیز مقدس راتوں (مثلا شب برأت،شبِ قدر) میں جو ساری رات نوافل پڑھنے کا معمول ہے، یہاں بھی نوافل کی جگہ قضائے عمری ادا کریں۔

اگر قضا نمازیں بہت زیادہ ہوں تو آسانی کے لیے یوں ادا کریں کہ......ہر رکوع ہر سجدے میں تین تین دفعہ......سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ کہنے کے بجائے ایک دفعہ کہہ لیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



کریں۔دوسری چھوٹ یہ ہوسکتی ہے کہ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف پڑھنے کے بجائے تین دفعہ سبحان اللہ کہہ کر رکوع میں چلے جائیں لیکن یہ اجازت فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں ہے......وتروں کی تینوں رکعتوں الحمد شریف اور سورۃ ضرور پڑھی جائے گی...... اور تیسری تخفیف یہ ہوسکتی ہے کہ آخری التحیات میں درود اور دعا کی جگہ صرف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ ...... پڑھ کر سلام پھیر دیں اور چوتھی چھوٹ یہ ہوسکتی ہے کہ وتروں میں اللہ اکبر...... کہنے کے بعد دعائے قنوت کی جگہ ایک بار یا تین بار رَبِّ اغْفِرْ لِی کہہ کر رکوع میں چلے جائیں۔

## مسافر کی نماز کا بیان

شرع میں مسافر وہ ہے جو تین دن کی راہ تک جانے کے ارادہ سے بستی سے باہر ہوا۔

مسئلہ: دن سے مراد سال کا سب سے چھوٹا دن ہے اور تین دن کی راہ سے یہ مطلب نہیں کہ صبح سے شام تک چلے بلکہ دن کا اکثر حصہ مراد ہے مثلاً شروع صبح وصادق سے دوپہر ڈھلنے تک چلا پھر ٹھہر گیا پھر دوسرے اور تیسرے دن یوں ہیں یا تو اتنی دور تک کی راہ کو مسافر سفر کہیں گے۔ دوپہر کے بعد تک چلنے میں بھی برابر چلنا مراد نہیں بلکہ عادتاً جتنا آرام لینا چاہئے اتنا درمیان میں ٹھہرتا بھی جائے اور چلنے سے مراد درمیانی چال ہے، نہ تیز، نہ سست......خشکی میں آدمی اور اونٹ کی درمیانی چال کا اعتبار ہے اور پہاڑی راستہ میں اسی حساب سے جو اس کے لیے مناسب ہو اور دریا کی کشتی کی چال اس وقت کی جب کہ ہوا نہ بالکل رکی ہو نہ تیز ہو(درمختار، عالمگیری)

مسئلہ: تین دن کی راہ کو تیز سواری پر دو دن یا کم میں طے کرے تو مسافر ہے اور تین دن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/


سے کم کے راستہ کو زیادہ دنوں میں طے کیا تو مسافر نہیں

(درمختار، عالمگیری)

مسئلہ: خشکی کے صاف راستے میں ساڑھے ستاون میل (57½) کی راہ ریل یا موٹر وغیرہ سے ایک گھنٹہ میں طے ہوجاتی ہے تو اس ریل یا موٹر وغیرہ کا مسافر ایک ہی گھنٹہ میں شرعی مسافر ہوجائے گا اور قصر وغیرہ سفر کے احکام اس پر جاری ہوں گے۔

مسئلہ: سفر کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ جہاں سے چلا وہاں سے تین دن کی راہ کا ارادہ ہو اور اگر دو دن کی راہ کے ارادے سے نکلا اور وہاں پہنچ کر دوسری جگہ کا ارادہ کرلیا اور یہ بھی تین دن سے کم کا راستہ ہے تو اس طرح مسافر نہ ہوگا، چاہے ساری دنیا گھوم آئے مسافر اس وقت کہلائے گا جب تک ایک جگہ سے پورے تین دن کی راہ کا ارادہ نہ کرے۔ (درمختار)

مسئلہ: مسافر اس وقت تک مسافر ہے جب تک اپنی بستی میں نہ پہنچ جائے یا کسی آبادی میں پورے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کرے یہ اس وقت ہے جب تین دن کی راہ چل چکا ہو اور اگر تین دن پہنچنے سے پیشتر واپسی کا ارادہ کرلیا تو مسافر نہ رہا اگرچہ جنگل میں ہو (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ: مسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قصر کرے یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے۔

مسئلہ: مغرب، فجر میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھے صرف ظہر، عصر اور عشاء کے فرض میں قصر ہے۔ بقیہ سنت موکدہ، غیر موکدہ اور نوافل پورے پڑھنے ہوں گے۔

مسئلہ: اگر مسافر قصر نہ کرے تو گنہگار رہوگا۔

مسئلہ: مقیم مسافر کی اقتداء کرسکتا ہے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی دو رکعتیں پڑھ لے اور ان رکعتوں میں قرأت بالکل نہ کرے بلکہ اتنی دیر چپ کھڑا رہے جتنی دیر میں سورہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



فاتحہ پڑھی جاتی ہے(درمختار)

مسئلہ: امام اگر مسافر ہے تو امام کو چاہیے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے کہہ دے کہ مسافر ہوں۔

مسئلہ: عورت کو بغیر محرم کے تین دن یا زیادہ کی راہ جانا بھی ناجائز ہے، نابالغ بچہ یا معتوہ (بوہرے) کے ساتھ بھی سفر نہیں کرسکتی، ساتھ میں بالغ محرم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے(عالمگیری)

## روزوں کا بیان

القرآن: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (سورۂ بقرہ، آیت 183)

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے۔

☆ روزہ اس لیے فرض کیا گیا کہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

☆ اگلوں پر فرض کئے گئے رات کی تاریکی سے غروب آفتاب تک

☆ حضرت آدم علیہ السلام ہر ماہ تین روزے ایام بیض کے رکھتے

☆ حضرت نوح علیہ السلام عیدین کے علاوہ پورا سال روزے رکھتے

☆ حضرت سلیمان علیہ السلام ہر ماہ نو روزے رکھتے

☆ حضرت داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے، دوسرے دن نہ رکھتے

☆ درمختار میں ہے: علامہ علاؤ الدین حصکفی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ ہجرت کے ڈیڑھ سال اور تحویل قبلہ کے بعد دس شعبان کو روزے فرض کئے گئے۔

☆ سب سے پہلے نماز فرض کی گئی پھر زکوٰۃ فرض کی گئی، اس کے بعد روزہ فرض کیا گیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



## روزہ کا لغوی معنی

کسی چیز سے رکنا اور اس کو ترک کرنا

## روزے کا شرعی معنی

مکلف اور بالغ شخص کا، ثواب کی نیت سے طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے، پینے اور جماع کو ترک کرنا اور اپنے نفس کو تقویٰ کے حصول کے لیے تیار کرنا (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصوم، جلد اول، ص 214)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حالت ایمان میں ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر میں قیام کیا، اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جس نے حالت ایمان میں ثواب کی نیت سے روزہ رکھا، اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

☆ غنیۃ الطالبین ص 364، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں روزے کو خراب کر دیتی ہیں اور ان ہی پانچ چیزوں سے وضو بھی ناقص ہو جاتا ہے اور وہ یہ ہیں۔ جھوٹ بولنا، چغلی کھانا، غیبت کرنا، شہوت سے کسی عورت یا مرد کو دیکھنا اور جھوٹی قسم کھانا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم روزہ رکھو تو یاد رکھو کہ تمہارے کانوں کا بھی روزہ ہے، تمہاری آنکھوں کا بھی روزہ ہے، تمہاری زبان کا بھی روزہ ہے، اپنے پڑوسی کو ایذا نہ دو اور روزے میں وقار اور سنجیدگی کو قائم رکھنا چاہئے۔ اپنے روزے کے دن کو بغیر روزے کے دن کی طرح نہ بناؤ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



☆ مستدرک امام حاکم، کتاب الصوم، حدیث 1570 میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ لغو اور بے ہودہ باتوں سے بچنا اصل روزہ ہے۔ اگر کوئی تمہیں گالی دے اور برا بھلا کہے تو تم آ گے سے صرف اتنا کہہ دو، میں روزے سے ہوں۔

☆ شعب الایمان جلد 3 ص 412: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی کی طرف وحی فرمائی کہ آپ اپنی قوم کو خبر دیجئے کہ جو بھی بندہ میری رضا کے لیے ایک روزہ رکھتا ہے تو میں اس کے جسم کو صحت عطا کرتا ہوں اور اس کو عظیم اجر بھی دوں گا۔

☆ کنزالعمال جلد 8 ص 213: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جس کا روزہ کی حالت میں انتقال ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت تک کے روزوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

☆ بخاری: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان کا ایک روزہ بھی بغیر عذر یا بغیر بیماری کے چھوڑا تو اگر وہ زمانے کے روزے رکھے تو اس کا بدل نہیں ہوسکتا۔

## روزے کے مسائل:

مسئلہ: روزے کا وقت صبح صادق سے غروب آفتاب تک ہے لہٰذا اگر صبح صادق کے بعد یا غروب آفتاب سے پہلے قصداً کھایا، پیا یا جماع (ہم بستری) کیا تو روزہ فاسد ہوجائے گا (فتاویٰ ہندیۃ کتاب الصوم، جلد اول، ص 214)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: رمضان کے روزوں کے لیے نیت کا وقت غروب آفتاب سے ضحوۂ کبریٰ (سے پہلے) تک ہے۔(ضحوۂ کبریٰ سے پہلے نیت کرنا لازم ہے لہذا اگر کسی شخص نے عین ضحوۂ کبریٰ کے وقت نیت کی تو اس کا روزہ نہ ہوا) (فتاویٰ ہندیہ کتاب الصوم جلد اول ص 216)

مسئلہ: اگر کسی شخص نے اگلے دن کے روزے کی نیت غروب آفتاب سے قبل کی، تو یہ نیت شمار نہیں کی جائے گی بلکہ اس پر لازم ہے کہ غروب آفتاب کے بعد دوبارہ نیت کرے۔

(فتاویٰ ہندیہ کتاب الصوم، جلد اول ص 215)

مسئلہ: رمضان کے ہر روزے کے لیے علیحدہ علیحدہ نیت کرنا ضروری ہے۔ اگر کسی شخص نے ابتداء میں پورے رمضان کے روزے کی نیت کر لی تو یہ فقط ایک روزے کی نیت شمار کی جائے گی۔

(تنویر الابصار، کتاب الصوم، جلد سوم، ص 397)

مسئلہ: نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔ زبان سے کہنا شرط نہیں البتہ زبان سے کہہ لینا مستحب ہے۔ عربی زبان میں نیت ضروری نہیں، مادری زبان میں بھی نیت کی جاسکتی ہے۔ اگر رات میں نیت کرے تو یوں کہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ کے لیے کل کے رمضان کے فرض روزے کی نیت کی اور اگر دن میں نیت کرے تو یوں کہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ کے لیے آج کے رمضان کے روزے کی نیت کی۔

مسئلہ: اگر دن میں نیت کرے تو اس شخص پر لازم ہے کہ وہ اس طرح نیت کرے کہ میں صبح صادق سے روزہ دار ہوں۔ اگر یہ نیت کی کہ میں ابھی سے روزہ دار ہوں تو روزہ شمار نہیں کیا جائے گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



(فتاویٰ ہندیۃ،کتاب الصوم،جلداول،ص216)

مسئلہ: رات کو اٹھ کرسحری کرنا بھی درحقیقت نیت ہی ہے،البتہ اگرکوئی شخص سحری کرے لیکن اس کا روزہ رکھنے کا ارادہ نہ ہوتو اب یہ نیت شمارنہیں کی جائے گی۔(فتاویٰ ہندیۃ،کتاب الصوم،جلداول،ص215)

مسئلہ: اگرکسی شخص نے رات میں روزہ کی نیت کی اورنیت کرنے کے بعدرات ہی میں کچھ کھا پی لیاتو دوبارہ نیت کرنا ضروری نہیں بلکہ پہلی نیت ہی کافی ہے۔(الجوہرۃ النیرۃ،کتاب الصوم،جلداول،ص330)

مسئلہ: اگرکسی شخص نے رات میں روزہ کی نیت کی پھرپکاارادہ کرلیا کہ روزہ نہیں رکھوں گا توپہلی نیت جاتی رہی۔(اب روزہ رکھنے کے لیے)اگرنئی نیت نہ کی اوردن بھربھوکا پیاسا رہا تو روزہ نہ ہوا۔(ردالمحتار،کتاب الصوم،جلدسوم،ص398)

مسئلہ: اگرکسی شخص نے روزہ فاسدکرنے کی نیت کی لیکن کوئی ایساعمل نہ کیا جس سے روزہ فاسد ہوتاہےتو (عندالشرع) وہ روزہ دارہی شمارکیا جائے گا۔(فتاویٰ ہندیۃ،کتاب الصوم،جلد اول،ص215)

مسئلہ: اگرکسی شخص نے ماہ رمضان میں کسی دوسرے روزے کی نیت کی (مثلاً قضاء،کفارہ وغیرہ)(وہ روزہ)رمضان کا ہی شمارکیا جائے گالیکن مریض ومسافرکسی دوسرے واجب یانفل کی نیت کریں توجس کی نیت کریں گے،وہی شمارکیا جائے گا۔(درمختار،کتاب الصوم،جلداول،ص393)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: رمضان میں اگر کسی شخص نے کلینڈر سے سحری کا وقت دیکھنے میں غلطی کردی مثلاً اس دن صبح صادق کا وقت 4:45 تھا لیکن اس نے 5:00 گمان کیا اور پانچ بجے تک سحری کرتا رہا تو اس کا یہ روزہ شمار نہیں کیا جائے گا بلکہ اس پر قضا لازم وضروری ہے۔

ماہ رمضان میں اگر کوئی شخص سوکر اٹھا اور اس گمان کے ساتھ کھانا پینا شروع کیا کہ ابھی سحری کا وقت باقی ہے لیکن درحقیقت وقت ختم ہو چکا تھا، تو یہ روزہ بھی شمار نہیں کیا جائے گا، نیز اس شخص پر اس کی قضاء بھی لازم ہے (فتاویٰ ہندیہ کتاب الصوم، جلداول، ص 214)

مسئلہ: سب سے پہلے اس بات کو ذہن نشین رکھا جائے کہ روزے کا وقت صبح صادق سے غروب آفتاب تک ہے نیز فجر کی اذان صبح صادق کے بعد دی جاتی ہے۔ معلوم ہوا کہ فجر کی اذان اس وقت دی جاتی ہے، جب سحری کا وقت ختم ہوجاتا ہے لہذا جو حضرات فجر کی اذان تک سحری کرتے رہتے ہیں، ان کا روزہ نہیں ہوتا، نیز ماضی میں جتنے روزے اس طرح رکھے، ان کی قضا کی جائے۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصوم، جلداول، ص 214)

مسئلہ: بھول کر کھانے، پینے یا جماع (ہم بستری) کرنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ اگرچہ پیٹ بھر کر کھا پی لے نیز متعدد مرتبہ کھانے پینے والے شخص کا بھی یہی حکم ہے۔ (فتاویٰ ہندیۃ کتاب الصوم، جلداول، ص 222)

اگر روزہ دار بھول کر کھاپی رہا تھا اسی دوران یاد آ گیا کہ وہ روزہ دار ہے تو مونھ کے اندر جو کچھ ہے، فوراً باہر پھینک دے۔ اب مونھ میں موجود کھانے کو نگلنے کی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا نیز قضاء بھی لازم ہوگی (فتاویٰ التاتارخانیۃ، کتاب الصوم جلد دوم، ص 282)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: بھول کر کھانے پینے کے بعد یہ گمان کیا کہ روزہ فاسد ہو چکا ہے پھر قصداً کھایا تو اب روزہ فاسد ہو گیا نیز اس پر قضاء لازم ہے، کفارہ نہیں۔ (فتاویٰ ہندیہ کتاب الصوم، جلد اول، ص 226)

مسئلہ: روزے کی حالت میں اگر کوئی شخص بھول کر کھا پی رہا ہو تو (جو کوئی اسے دیکھے) اسے یاد دلانا واجب ہے۔ یاد نہ دلانے کی صورت میں گناہ گار ہوگا، ہاں اگر وہ شخص بہت کمزور ہو کہ یاد دلانے کی صورت میں وہ کھانا چھوڑ دے گا اور کمزوری بڑھ جائے گی تو اب یاد نہ دلانا بہتر ہے

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصوم، جلد اول، ص 222)

مسئلہ: اگر کوئی شخص بھول کر کھانا کھا رہا تھا اور اسے یاد لانے پر بھی اسے یاد نہ آیا (کہ وہ روزے دار ہے) نیز وہ کھانا کھاتا رہا تو اب اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس کی قضا لازم و ضروری ہے

(درمختار، کتاب الصوم، جلد سوم، ص 419)

مسئلہ: اگر روزے کی حالت میں خود بخود مکھی یا مچھر مونہہ میں چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا البتہ جان بوجھ کر مونہہ میں داخل کرنے کی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا نیز مذکورہ صورت میں فقط قضاء لازم ہے نہ کہ کفارہ

(درمختار، کتاب الصوم، جلد سوم، ص 420)

مسئلہ: روزے کی حالت میں سگریٹ یا حقہ پینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا نیز فاسد شدہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



روزے کی قضاء کرنا بھی واجب ہے (درالحکام شرح غرر الاحکام، کتاب الصوم جلد دوم، ص 461)

مسئلہ: اگر روزے کی حالت میں خودبخود گرد وغبار مونہہ میں چلا جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، البتہ جان بوجھ کر مونہہ میں داخل کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ نیز اس صورت میں قضاء بھی لازم وضروری ہے۔ (درمختار، کتاب الصوم جلد سوم، ص 420)

مسئلہ: روزے کی حالت میں بالوں یا جسم کے کسی حصے پر تیل ملنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اگرچہ کثیر مقدار جسم پر جذب ہو جائے

(درمختار، کتاب الصوم، جلد سوم، ص 421)

مسئلہ: روزے کی حالت میں سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اگرچہ تھوک میں سرمہ کا رنگ ظاہر ہوتا ہو (درمختار، کتاب الصوم، جلد سوم، ص 421)

مسئلہ: روزے کی حالت میں بوس وکنار سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن اگر منی خارج ہو جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا نیز صرف قضاء لازم ہے، کفارہ نہیں (فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الصوم، جلد اول، ص 225)

مسئلہ: روزے کی حالت میں اگر کوئی شخص کسی عورت سے گلے ملے لیکن منی خارج نہ ہوئی تو روزہ نہیں ٹوٹے گا البتہ منی خارج ہونے کی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا نیز قضاء بھی لازم ہے

(فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الصوم، جلد اول، ص 225)

مسئلہ: اگر کسی شخص نے عورت کو کپڑے کے اوپر سے چھوا نیز کپڑا اتنا موٹا تھا کہ بدن کی گرمی محسوس نہیں ہوتی تو اب اگرچہ منی خارج ہو جائے، روزہ نہیں ٹوٹے گا (فتاویٰ ہندیۃ، کتاب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



الصوم، جلد اول، ص 225)

مسئلہ: اگر کسی عورت نے مرد کو چھوا نیز مرد کی منی خارج ہوگئی تو (عورت کے اس عمل سے) مرد کا روزہ نہیں ٹوٹے گا

(فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الصوم، جلد اول، ص 225)

مسئلہ: اگر کسی کو نظر شہوت کی وجہ سے منی خارج ہو جائے اور اس نے گمان کیا کہ اس کا روزہ فاسد ہو گیا ہے نیز اس نے قصداً کھانا پینا شروع کر دیا تو اب اس کا روزہ فاسد ہو گیا البتہ اس صورت میں اس پر فقط قضاء لازم ہے، کفارہ نہیں۔ (درمختار، کتاب الصوم، جلد سوم، ص 421)

مسئلہ: اگر کسی شخص نے روزے کی حالت میں کسی عورت کے (محاسن کے) بارے میں سوچنا شروع کیا، جس کی وجہ سے منی خارج ہوگئی تو اس صورت میں روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (درمختار، کتاب الصوم، جلد سوم، ص 421)

مسئلہ: اگر کسی شخص نے روزے کی حالت میں مشت زنی کی تو منی کے نکلتے ہی روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اس صورت میں فقط قضاء لازم ہے، کفارہ نہیں ہے۔ (فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الصوم، جلد اول، ص 225)

مسئلہ: روزے کی حالت میں احتلام ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا (تنویر الابصار، کتاب الصوم، جلد سوم، ص 421)

مسئلہ: اگر کسی شخص کو احتلام ہوا اور اس نے گمان کیا کہ احتلام سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے لہذا کھانا پینا شروع کر دیا تو اب (کھانے پینے سے) اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا نیز اس پر قضاء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ضروری ہے، کفارہ نہیں ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الصوم، جلد سوم، ص 431)

مسئلہ: روزے کی حالت میں آگے یا پیچھے کے مقام میں قصداً جماع (ہم بستری) کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا (چاہے منی خارج ہو یا نہ ہو) نیز صورت مذکورہ میں قضاء و کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

(درمختار، کتاب الصوم، جلد 3، ص 442)

مسئلہ: روزے کی حالت میں زوجین نے جماع کیا تو دونوں کا روزہ ٹوٹ جائے گا نیز دونوں پر قضاء و کفارہ لازم ہے۔ البتہ اگر کسی روزے دار نے ماہ رمضان میں زنا بالجبر کیا تو اس پر قضاء و کفارہ لازم ہے لیکن جس عورت کے ساتھ یہ کیا گیا، اس پر فقط قضاء لازم ہے، کفارہ نہیں، کیونکہ اس عورت کی رضامندی شامل نہیں نیز ابتداً زبردستی عورت کے ساتھ یہ فعل کیا گیا، لیکن بعد میں عورت راضی ہو کر اس فعل میں مشغول ہو گئی تو اس صورت میں بھی اس عورت پر فقط قضاء لازم ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصوم، جلد اول، ص 339)

مسئلہ: اگر کسی نے بھولے سے جماع کیا نیز بعد جماع روزہ دار ہونا یاد آیا تو اس صورت میں روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (المبسوط، کتاب الصوم، جلد سوم، ص 69)

مسئلہ: روزے کی حالت میں مذی نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا (مذی اس پتلے پانی کو کہا جاتا ہے جو ملاعبت (دل لگی) کے وقت (پیشاب کے مقام سے) نکلتا ہے) (الجوہرۃ النیرۃ، کتاب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



الصوم، جلد اول، ص 336)

مسئلہ: اگر کسی شخص نے قصداً مونہہ بھر قے کی، نیز اسے روزہ دار ہونا بھی یاد ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا لیکن اگر مونہہ بھر نہیں تو روزہ نہیں ٹوٹے گا

(درمختار، کتاب الصوم، جلد سوم، ص 428)

مسئلہ: اگر کسی کو بلا اختیار قے ہوئی نیز روزہ دار ہونا بھی یاد ہے تو اس صورت میں روزہ نہیں ٹوٹے گا، چاہے کم ہو یا زیادہ

(درمختار، کتاب الصوم، جلد سوم، ص 450)

مسئلہ: اگر کسی شخص کو روزے کی حالت میں بلا اختیار مونہہ بھر قے ہوئی نیز وہ جان بوجھ کر قے کو حلق میں لے گیا (اگر چہ چنے برابر) تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا (ردالمحتار، کتاب الصوم، جلد سوم، ص 451)

مسئلہ: اگر کسی شخص کو روزے کی حالت میں بلا اختیار تھوڑی سی قے آئی نیز خود بخود حلق میں چلی گئی یا قصداً حلق میں لے گیا تو دونوں ہی صورتوں میں روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ (فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الصوم، جلد اول، ص 224)

مسئلہ: اگر کسی شخص کو قے ہوئی اور اس نے گمان کیا کہ روزہ ٹوٹ گیا ہے، پھر اسی گمان پر اس نے قصداً کھا پی لیا تو اب اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا نیز قضاء ہے، کفارہ نہیں۔ (ردالمحتار، کتاب الصوم، جلد سوم، ص 431)

مسئلہ: قے سے روزہ ٹوٹنے کے احکامات اس وقت جاری ہوں گے جب قے میں کھانا،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/


صفرا (کڑوا پانی) یا خون آئے البتہ بلغم آنے کی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹے گا (فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الصوم، جلد اول، ص 224)

مسئلہ: اگر روزے کی حالت میں خود بخود دھواں مونہہ میں چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا البتہ قصداً مونہہ میں داخل کرنے کی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا نیز اس صورت میں قضاء لازم و ضروری ہے۔

(درمختار، کتاب الصوم، جلد سوم، ص 420)

مسئلہ: اگر کسی شخص نے روزے کی حالت میں کلی کرتے ہوئے پانی (بالکل) تھوک دیا لیکن کچھ تری مونہہ میں رہ گئی جسے وہ تھوک کے ساتھ نگل گیا تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا

(تنویر الابصار، کتاب الصوم، جلد سوم، ص 421)

مسئلہ: دانت یا مونہہ میں کوئی خفیف چیز (چنے کی مقدار سے کم) رہ گئی نیز وہ لعاب کے ساتھ خود ہی حلق میں اتر جائے تو اس صورت میں روزہ نہیں ٹوٹے گا البتہ کھانے کا ذرہ چنے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (درمختار، کتاب الصوم، جلد سوم، ص 422)

مسئلہ: روزے دار کے مونہہ میں اگر کھانے کا کوئی ذرہ رہ گیا پھر اس نے اسے مونہہ سے باہر نکالا اور نگل گیا تو اس صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا، چاہے وہ چنے کی مقدار سے کم ہو یا زیادہ

(فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الصوم، جلد اول، ص 223)

مسئلہ: دانتوں سے خون نکلا لیکن حلق کے ذریعے پیٹ تک نہیں پہنچا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا

(درمختار، کتاب الصوم، جلد سوم، ص 422)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: روزہ دار کے دانتوں سے خون نکلا اور تھوک کے ساتھ حلق میں چلا گیا تو دیکھا جائے گا کہ اگر خون (تھوک سے) زیادہ مقدار میں ہے (نیز حلق میں مزہ محسوس ہوا ہو) تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(درمختار، کتاب الصوم، جلد سوم، ص 422)

مسئلہ: اگر کسی شخص کے دانتوں سے خون نکلا اور تھوک کے ساتھ حلق میں چلا گیا لیکن خون (تھوک سے) کم مقدار میں تھا نیز حلق میں مزہ (نمکینی) بھی محسوس ہوئی تو روزہ ٹوٹ جائے گا البتہ مذکورہ صورت میں اگر حلق میں مزہ محسوس نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

(فتاویٰ البزازیہ، کتاب الصوم، جلد اول، ص 88)

مسئلہ: روزے کی حالت میں اگر (بات چیت کرتے ہوئے) ہونٹ تھوک سے تر ہو گئے پھر اسی تھوک کو حلق میں لے جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا (فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الصوم، جلد اول، ص 223)

مسئلہ: روزے کی حالت میں مونہہ میں بلغم آ جائے پھر اسے نگل لیا تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، چاہے بلغم زیادہ ہو یا کم

(درمختار، کتاب الصوم، جلد سوم، ص 428)

مسئلہ: اگر روزے کی حالت میں خودبخود آٹے کا غبار مونہہ میں چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، البتہ جان بوجھ کر مونہہ میں داخل کرنے کی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا۔ نیز قضاء بھی لازم وضروری ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



(درمختار، کتاب الصوم، جلد سوم، ص 420)

مسئلہ: روزے کی حالت میں آپ بیت الخلاء گئے اور پاخانہ کیا، پاخانہ کرنے کے بعد عموماً لوگ پاخانے کے مقام کو زور دے کر استنجا کرتے ہیں، جس کی وجہ سے پاخانے کے اندر کا مقام باہر آ جاتا ہے اس طرح اگر آپ نے پانی استعمال کیا تو ظاہر ہے اس اندر کے مقام والے راستے سے پانی اوپر چلا جائے گا جس سے روزہ ٹوٹ جائے گا

(ردالمحتار، کتاب الصوم، جلد 3، ص 424)

مسئلہ: پیٹ کے درد کی وجہ سے مریض کے پاخانے کے مقام سے ایک مادہ خارج کیا جاتا ہے، جس سے مریض کو درست ہو جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: مرد نے پیشاب کے سوراخ میں پانی یا کوئی دوا ڈالی تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، البتہ عورت نے شرمگاہ میں (پانی یا دوا) ڈالی تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (الجوہرۃ النیرۃ، کتاب الصوم، جلد اول، ص 341)

مسئلہ: ایک شخص نے روزے کی حالت میں کلی کے بعد غرغرہ کیا جس سے پانی حلق میں پہنچ گیا اور روزہ دار ہونا بھی یاد تھا، ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: ایک شخص نے روزے کی حالت میں ناک میں پانی چڑھایا اور اس قدر کھینچا کہ ناک کے ذریعے پانی دماغ میں پہنچ گیا (دماغ میں پہنچنے کی علامت یہ ہے کہ تلخی دماغ میں محسوس ہوتی ہے) اور روزہ دار ہونا بھی یاد تھا، ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اس کی قضاء کرنی ہوگی، کفارہ نہیں ہوگا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: ایک شخص صبح دس یا گیارہ بجے اٹھا تو اس پر غسل فرض ہو چکا تھا، ایسا شخص اچھی طرح کلی کرے، غرغرہ نہ کرے، ناک میں پانی ڈالے مگر مبالغہ نہ کرے اور پورے جسم پر پانی بہالے، اس کا غسل ہو جائے گا اور روزے پر بھی کوئی فرق نہیں آئے گا۔

مسئلہ: ایک شخص سحری کے لیے اٹھا، کیا دیکھا کہ غسل فرض ہو چکا ہے، اب وہ اگر غسل کرے گا تو سحری کا وقت ختم ہو جائے گا لہذا ایسا شخص غسل کے دو فرض ادا کرلے، کلی بمعہ غرغرہ کرلے اور ناک میں نرم ہڈی تک پانی پہنچائے اور مونہہ دھو کر سحری کرلے (ناپاکی کی حالت میں سحری کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں) سحری کرنے کے بعد پورے جسم پر پانی بہالے، اس کا غسل ہو جائے گا۔

مسئلہ: سوتے ہوئے روزہ دار کے مونہہ میں کسی نے پانی ڈال دیا نیز پانی حلق میں پہنچ جائے تو اس روزہ دار کا روزہ ٹوٹ جائے گا

(فتاویٰ التاتارخانیہ، کتاب الصوم، جلد دوم، ص 276)

مسئلہ: تھوک نگلنے سے یعنی اپنا تھوک جو مونہہ میں آتا ہے، اسے نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا مگر تھوک کو جمع کرکے ایک ساتھ نگلنا برا (مکروہ تنزیہی) ہے (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصوم، جلد اول، ص 223)

مسئلہ: روزے دار کے مونہہ میں آنسو کے ایک دو قطرے چلے گئے اور اسے نگل لیا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا لیکن اگر قطرے زیادہ ہوں کہ اس کی نمکینی پورے منہ میں محسوس ہوئی تو روزہ ٹوٹ جائے گا

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصوم، جلد اول، ص 224)

مسئلہ: پسینے کے ایک دو قطرے منہ میں چلے گئے، روزہ نہ گیا البتہ (قطرے اس قدر)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



زیادہ تھے کہ اس کی نمکینی پورے منہ میں محسوس ہوئی تو روزہ ٹوٹ جائے گا (فتاویٰ التاتارخانیہ، کتاب الصوم، جلد دوم، ص 279)

مسئلہ: اگر کسی شخص نے آنکھ میں دوا ڈالی تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا (تفہیم المسائل، کتاب الصوم، جلد اول، ص 192)

مسئلہ: اگر بتی کا دھواں مونہہ میں چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا البتہ جان بوجھ کر مونہہ میں داخل کرنے کی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا نیز قضاء بھی واجب ہے۔ (درمختار، کتاب الصوم، جلد سوم، ص 420)

مسئلہ: روزے کی حالت میں بام یا وکس ناک کے نتھنوں کے اندر لگائی تو روزہ ٹوٹ جائے گا البتہ سر، پیر یا جسم کے کسی دوسرے حصہ پر لگائی تو روزہ نہیں ٹوٹے گا (فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الصوم، جلد اول، ص 224)

مسئلہ: اگر کوئی عورت یا مرد (روزے کی حالت میں) اپنے چھوٹے بچے کو کھانا کھلانے کے لیے مجبوراً کھانا چبائے (کوئی غیر روزہ دار بھی نہیں ایسا کھانا بھی موجود نہیں جو بغیر چبائے کھلایا جائے) تو اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں، البتہ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ کھانے کے کوئی اجزاء حلق میں نہ پہنچے (کیونکہ کھانے کے اجزاء کا حلق میں جانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا) (الجوہرۃ النیرۃ، کتاب الصوم، جلد اول، ص 342)

مسئلہ: روزے کی حالت میں بغل مونچھ وغیرہ کے بال مونڈنا جائز ہے (فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الصوم، جلد اول، ص 214)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: ایک شخص روزہ رکھتا ہے مگر نماز نہیں پڑھتا اس کا روزہ صحیح شمار کیا جائے گا البتہ نماز نہ پڑھنے کا گناہ لکھا جائے گا۔

(درمختار، کتاب الصوم، جلد 9، ص 655)

مسئلہ: اگر کسی شخص نے (رمضان میں) رات کو روزے کی نیت کی پھر وہ بے ہوش ہو گیا۔ یہاں تک کہ دس دن بعد ہوش میں آیا تو سوائے پہلے دن کے تمام روزوں کی قضا لازم وضروری ہے لیکن اگر پہلے دن بھی صبح صادق سے غروب آفتاب تک اس کے منہ میں دواوغیرہ ڈالی گئی تو یہ روزہ بھی ٹوٹ گیا۔ اس کی بھی قضا واجب ہے (المبسوط، کتاب الصوم، جلد سوم، ص 75)

مسئلہ: ناک میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا نیز اس صورت میں فقط قضاء لازم ہے، کفارہ نہیں ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الصوم، جلد سوم، ص 75)

مسئلہ: روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنے میں اس بات کا ظن غالب ہے کہ پیسٹ کے ذرات حلق میں پہنچ جائیں گے لہذا ایسی صورت میں ٹوتھ پیسٹ کا استعمال جائز نہیں۔ البتہ اگر کوئی شخص فقط پیسٹ کو انگلی کے ذریعے دانتوں پر لگاتا ہے (اس طرح کے حلق میں کوئی ذرہ نہ پہنچے) تاکہ مونہہ سے بدبو زائل ہو جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا (فتاویٰ رضویہ، جلد 10، ص 551)

مسئلہ: روزے کی حالت میں روزے دار کو خون یا گلوکوز چڑھانا، نس یا پٹھوں میں انجکشن لگانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



(تفہیم المسائل، کتاب الصوم، جلد اول، ص 190)

مسئلہ: روزے کی حالت میں خون ٹیسٹ کروانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصوم، جلد اول، ص 220)

مسئلہ: روزے کی حالت میں بلاوجہ زبان سے کسی چیز کو چکھ کر تھوک دینا مکروہ ہے، البتہ اگر کوئی صحیح وجہ ہو جیسے کسی کا شوہر بدمزاج ہے اور ڈر ہے کہ اگر نمک متوازن نہ ہوا تو ڈانٹ ڈپٹ کرے گا تو ایسی عورت کا نمک چکھنا صحیح ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصوم، جلد اول، ص 219)

مسئلہ: اگر کسی نے عذر کی بناء پر چکھا اور پھر اسے جان بوجھ کر نگل گیا تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصوم، جلد اول، ص 114)

مسئلہ: روزے کی حالت میں مسواک کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصوم، جلد اول، ص 220)

مسئلہ: اگر حاملہ عورت کو اپنی یا اپنے بچے کی جان ضائع ہونے یا نقصان پہنچنے کا ظن غالب ہو تو اس صورت میں وہ روزہ توڑ سکتی ہے لیکن اس روزے کی قضاء لازم ہوگی نہ کہ کفارہ (مذکورہ مسئلہ میں غالب گمان ہونا ضروری ہے۔ فقط وہم کی بناء پر روزہ توڑنے کی اجازت نہیں۔ نیز اس بات کو بھی ذہن نشین رکھا جائے کہ غالب گمان یا تو ظاہری نشانی سے حاصل ہو سکتا ہے یا ذاتی تجربے سے یا پھر دیندار طبیب کے بتانے سے)

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصوم، جلد اول، ص 228)

مسئلہ: اگر کسی دمہ کے مریض نے روزے کے دوران انہیلر استعمال کیا تو اس کا روزہ ٹوٹ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



جائے گا۔(درمختار، کتاب الصوم، جلد سوم، ص 420)

مسئلہ: اگر کسی مریض کا انہیلر کے استعمال کے بغیر دن گزارنا ممکن نہیں تو اس صورت میں حکم شرع یہی ہے کہ وہ روزے کے بدلے میں فدیہ ادا کرے، البتہ مستقبل میں اس مرض کے صحیح ہونے کی صورت میں (ان تمام روزوں کی جنہیں بیماری کے سبب چھوڑ کر فدیہ دیا تھا) قضاء کرنا واجب ہے۔(تفہیم المسائل، کتاب الصوم، جلد چہارم، ص 183)

مسئلہ: کفارہ فقط رمضان کے روزے کو توڑنے پر (بعض شرائط کو پیش نظر رکھتے ہوئے) لازم ہوتا ہے، لہذا اگر کسی نے نفل روزہ رکھا اور دوپہر کے وقت روزہ توڑ دیا تو فقط قضاء ہوگی، کفارہ نہیں۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصوم، جلد اول، ص 237)

مسئلہ: ماہ رمضان میں اگر کسی شخص کا روزہ ٹوٹ گیا تو اس شخص پر واجب ہے کہ وہ بھی دیگر روزے داروں کی طرح سارا دن کھانے پینے اور جماع سے بچتا رہا نیز بعد میں اس روزے کی قضاء کرے

(فتاویٰ قاضی خان، کتاب الصوم، جلد اول، ص 192)

مسئلہ: اگر کوئی شخص رمضان میں بلا عذر روزے نہ رکھے اور سب کے سامنے کھاتا پیتا رہے تو حاکم سلطنت کے حکم پر قتل کر دیا جائے۔

مسئلہ: اگر کوئی نابالغ بچہ رمضان کے دن میں بالغ ہوا تو اس پر لازم ہے کہ وہ غروب آفتاب تک روزے داروں کی مشابہت کرتے ہوئے کچھ کھائے پئے نہیں نیز بعد میں اس دن کی قضاء بھی لازم نہیں، البتہ آئندہ اس پر روزے رکھنا فرض ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



(کنزالدقائق، کتاب الصوم، جلداول، ص 74)

مسئلہ: روزے کی حالت کسی عورت کا بچے کو دودھ پلانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا

(بحرالرائق، کتاب الصوم، جلددوم، ص 486)

مسئلہ: روزے کی حالت میں لپ اسٹک لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ البتہ لپ اسٹک کے ذرات پیٹ میں جانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا لہذا جن خواتین کی ہونٹوں پر زبان پھیرنے کی عادت ہو، انہیں زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے (تفہیم المسائل، کتاب الصوم، جلددوم، ص 191)

مسئلہ: اگر کسی شخص پر رمضان کے روزوں کی قضاء واجب ہے تو اس کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ سب سے پہلے ان روزوں کو ادا کر کے بری الذمہ ہو جائے۔ البتہ اگر وہ (وقتی طور پر قضاء رمضان چھوڑ کر) نفل روزے رکھتا ہے تو اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔

(فتاویٰ ہندیہ کتاب الصوم، جلداول، ص 222)

مسئلہ: مسافر پر حالت سفر میں رمضان کے روزے چھوڑنے کی رخصت ہے البتہ مسافر کا روزہ رکھ لینا بہتر ہے، نیز حالت سفر میں روزے نہ رکھنے کی بناء پر بعد میں ان کی قضاء کرنا واجب ہے

(درمختار، کتاب اصوم، جلدسوم، ص 425)

شرعی مسافر وہ شخص ہے جس نے اپنے گھر سے ساڑھے ستاون میل (92 کلومیٹر) دور جانے کا ارادہ کیا اور شہر کی حدود سے باہر نکل گیا نیز اس نے کسی جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کی نیت نہ کی ہو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: اگر کسی شخص نے صبح صادق تک سفر اختیار نہ کیا لیکن اس کا ارادہ ہے کہ وہ دن میں سفر پر روانہ ہوجائے گا تو اس صورت میں اس دن کا روزہ نہ رکھنا جائز نہیں (درمختار، کتاب الصوم، جلد سوم، ص479)

مسئلہ: دودھ پلانے والی عورت کو اپنی جان یا بچے کو نقصان پہنچنے کا غالب گمان ہو تو اس صورت میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے البتہ رمضان کے جتنے روزے نہ رکھے، انہیں بعد میں قضاء کرنا واجب ہے نیز اس بات کو ذہن نشین رکھا جائے کہ دودھ پلانے والی چاہے بچے کی ماں ہو یا دائی دونوں کے لیے یہی حکم ہے۔ (درمختار، کتاب الصوم، جلد سوم، ص463)

مسئلہ: مریض کو مرض بڑھ جانے یا دیر سے صحیح ہونے یا تندرست کو بیمار ہوجانے کا غالب گمان ہو تو انہیں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، البتہ تندرست ہوجانے کے بعد قضاء کرنا لازم و ضروری ہے۔ (مذکورہ مسئلے میں غالب گمان ہونا ضروری ہے، فقط وہم کی بناء پر روزہ چھوڑنے کی اجازت نہیں، نیز اس بات کو بھی ذہن نشین رکھا جائے کہ غالب گمان یا تو ظاہری نشانی سے حاصل ہوسکتا ہے یا ذاتی تجربے سے یا پھر مسلمان دیندار طبیب کے بتانے سے۔ (درمختار، کتاب الصوم، جلد سوم، ص463)

مسئلہ: اگر کوئی مریض دائمی طور پر روزے نہیں رکھ سکتا تو وہ رمضان کے ہر روزے کے بدلے ایک فدیہ (دونوں وقت ایک مسکین کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانا یا صدقہ فطر کی مقدار مسکین کو دے۔

(درمختار، کتاب الصوم، جلد سوم، ص463)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: اگر فدیہ دینے کے بعد اتنی طاقت آ گئی کہ وہ روزہ رکھ سکتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ ان تمام روزوں کی قضا کرے جس کا فدیہ دیا تھا

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصوم، جلد اول، ص 228)

مسئلہ: مریضوں کا فدیہ دینے میں یہ اختیار ہے کہ چاہے شروع میں پورے ماہ کے ایک ساتھ دے یا پھر ماہ رمضان کے آخر میں ادا کر دے (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصوم، جلد اول، ص 228)

مسئلہ: حیض و نفاس کی حالت میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔ البتہ جتنے دن اس حالت میں گزرے ہوں بعد میں ان کی قضاء کی جائے گی۔

(الجوہرۃ، کتاب الطہارۃ، جلد اول، ص 86)

مسئلہ: اگر کسی روزہ دار عورت کو دن میں (حیض کا) خون آنا شروع ہو گیا تو یہ روزہ شمار نہیں ہوگا بلکہ بعد میں اس کی قضاء رکھنا واجب ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصوم، جلد اول، ص 228)

مسئلہ: اگر کوئی عورت صبح صادق کے بعد پاک ہوئی تو اس پر لازم ہے کہ وہ غروب آفتاب تک روزے داروں کی طرح رہے (یعنی کچھ کھائے پئے نہیں) البتہ یہ روزہ شمار نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کی قضاء لازم وضروری ہے۔ (فتاویٰ قاضی خان، کتاب الصوم، جلد اول، ص 192)

مسئلہ: اگر نفل روزے کے دوران حیض (کا خون) آ جائے تو بعد میں اس کی قضاء کی جائے گی۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ جلد اول، ص 237)

مسئلہ: کفارے کے روزوں کے درمیان حیض کی وجہ سے ناغہ ہو جائے تو اس میں شرعاً کوئی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



قباحت نہیں، البتہ حیض کے ختم ہونے کے بعد اب اگر ناغہ کیا تو دوبارہ نئے سرے سے ساٹھ روزے رکھنے ہوں گے۔(بحر الرائق، کتاب الصوم، جلد اول، ص 337)

مسئلہ: حیض و نفاس والی عورت کے لیے حکم شرع یہی ہے کہ اس کا دن میں کھانا پینا جائز ہے، البتہ بہتر یہی ہے کہ دوسروں کے سامنے نہ کھائے (فتاویٰ قاضی خان، کتاب الصوم، جلد اول، ص 192)

مسئلہ: عورت کو جتنے دن حیض آئے اگر اسے عادت مسلسل سات دن کی ہے اور چھ دن میں حیض بند ہو جائے تو وہ ساتویں دن کا بھی انتظار کرے، اپنی عادت پوری کرے۔

مسئلہ: نفاس کی مدت چالیس دن نہیں جیسا کہ عورتوں میں مشہور ہے، بچے کی ولادت کے ایک ہفتے بعد، دس دن بعد یا بیس دن بعد عورت مطمئن ہوگئی کہ خون بند ہو گیا ہے اس کے بعد وہ غسل کر کے روزے بھی رکھے اور نمازیں بھی پڑھے۔

مسئلہ: چالیس دن کے بعد بھی اگر عورت کو خون آئے تو اب اس کو نفاس نہیں کہیں گے بلکہ اس کا نام فقہاء نے استحاضہ رکھا، استحاضہ اصل میں بیماری ہے۔ نیز استحاضہ کے دوران روزہ رکھنا لازم و ضروری ہے۔

مسئلہ: شیخ فانی وہ بوڑھا شخص جو روزہ رکھنے سے عاجز ہو، نیز آئندہ زندگی میں بھی روزے پر قادر ہونے کی امید نہیں تو اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے البتہ اس شخص پر ہر روزے کے بدلے میں ایک فدیہ (دونوں وقت ایک مسکین کو پیٹ بھر کر کھلانا یا صدقۂ فطر کی مقدار مسکین کو دینا) لازم ہے (درمختار کتاب الصوم، جلد سوم، ص 471)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: کینسر یا کوئی ایسا مرض جب ایسی حد کو چھو جائے کہ اب مریض کی صحتیابی ممکن نہیں یعنی مریض اب پوری زندگی روزے نہیں رکھ سکے گا ایسی صورت میں ایسا مریض فدیہ دے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص رمضان میں قصداً (غذا یا دوا) کھا پی لے تو قضاء و کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصوم، جلد اول، ص 226)

روزوں کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے۔ اگر ممکن نہ ہو سکے (جیسے فی زمانہ غلام نہیں پائے جاتے) تو پے درپے ساٹھ روزے رکھے جائیں۔ درمیان میں ایک روزے کا بھی ناغہ نہ ہو، اگر کسی شخص نے درمیان میں (ایک روزے کا بھی) ناغہ کیا تو دوبارہ نئے سرے سے ساٹھ روزے رکھنے ہوں گے۔ البتہ ایام حیض میں روزہ چھوڑنے کی بناء پر ترتیب ساقط نہیں ہوگی۔ نیز اگر کوئی شخص ساٹھ روزے رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا تو ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر دو وقت کھانا کھلائے۔ (فتاویٰ ہندیہ کتاب الصوم، جلد اول، ص 237)

## فدیہ کے احکام

مسئلہ: سوا دو سیر آٹے کی قیمت، جو اس دور میں دو کلو دو سو گرام آٹا یا اس کی قیمت دے دیں یہ ایک روزے کا فدیہ ہے۔

مسئلہ: فدیہ کی رقم نقد کی شکل میں بھی دے سکتے ہیں، اسی طرح تیس روزے کا فدیہ بھی ایک ہی شخص کو دے سکتے ہیں۔

مسئلہ: فدیہ سنی صحیح العقیدہ مسلمان کو دیں بدمذہبوں کو دینے سے فدیہ ادا نہ ہوگا۔

مسئلہ: فدیہ شرعی فقیر کو دیں شرعی فقیر وہ ہے جو زکوٰۃ کا مستحق ہو، اس کو فدیہ دیا جا سکتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: ضعیف والدین سے اجازت لے کران کی نیت شامل کر کے ان کی طرف سے اولاد فدیہ دے سکتی ہے۔(مریض مستقبل میں صحت یاب ہوگیا، روزوں کی قضا کرنی ہوگی)

مسئلہ: اگرکسی شخص نے ماہ رمضان میں روزہ توڑا نیز کفارہ واجب ہونے کے تمام شرائط بھی پائے گئے تو اس پر قضاء و کفارہ ادا کرنا لازم ہے۔ اگر وہ چاہے کہ فقط توبہ کرلے اور کفارہ ادا نہ کرے تو یہ صحیح نہیں (بحرالرائق کتاب الصوم، جلد دوم ص 485)

مسئلہ: افطار کے بعد دعائے افطار پڑھنا سنت ہے۔ ابوداؤد کتاب الصوم، حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب نبی پاک ﷺ افطار فرمالیتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ

اے اللہ میں نے تیری رضا کے لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی عطا کردہ پر افطار کیا۔(ابو داؤد، کتاب الصوم)

مسئلہ: جب سورج غروب ہونے کا یقینی طور پر علم ہوجائے تو بلا تاخیر افطار کرلینا چاہیے۔ بلاوجہ تاخیر کرنا مکروہ ہے۔ نیز اگرکسی شخص کو سورج غروب ہونے میں شک ہو تو اس کا ایک دو منٹ احتیاطاً تاخیر کرنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔(فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الصوم، جلد6، ص 220)

مسئلہ: اگرکسی شخص نے افطار میں اتنی جلدی کی کہ ابھی سورج غروب نہیں ہوا تھا اس صورت میں اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔(بدائع الصنائع، کتاب الصوم، جلد2، ص 158)

مسئلہ: اگرکوئی شخص پاکستان میں چند روزے رکھ کر سعودی عرب میں عید مناتا ہے تو بسا اوقات اس کے ابھی 28 روزے مکمل ہوتے ہیں اور عید کا اعلان ہوجاتا ہے (کیونکہ سعودی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



عرب میں رمضان ایک دن پہلے شروع ہو گیا تھا) صورت مذکورہ میں اس کے لیے حکم شرع یہی ہے کہ جب وہاں کے مقامی لوگ عید منائیں، اس دن روزہ نہ رکھے، بلکہ (ان کے ساتھ) عید منائے البتہ بعد میں احتیاطاً ایک دن کی قضاء کر لیں۔ (تفہیم المسائل، کتاب الصوم، جلد اول، ص 207) جیسا کہ سرکار ﷺ کا ارشاد ہے: جس دن لوگ روزہ رکھیں اس دن روزہ ہے اور جس دن لوگ عید کریں، اس دن عید ہے (ترمذی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص سعودی عرب میں رمضان شروع کر کے پاکستان میں عید مناتا ہے تو بسا اوقات اس کے 31 روزے ہو جاتے ہیں (کیونکہ وہ ایک دن پہلے سعودی عرب میں رمضان کے روزے شروع کر چکا تھا) لہذا صورت مذکورہ میں بلا کسی شک وتردد کے روزے رکھتا جائے۔ اگرچہ اس کے 31 روزے ہو جائیں (تفہیم مسائل کتاب الصوم، جلد اول، ص 207)

جیسا کہ رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ پس تم میں جو ماہ رمضان کو پائے تو اس پر لازم ہے کہ اس کا روزہ رکھے (سورۂ بقرہ، آیت 185)

## تراویح کے مسائل:

تراویح بیس رکعت سنت موکدہ ہے جو رمضان شریف میں پڑھی جاتی ہے۔

حدیث شریف = بیہقی شریف میں ہے: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: بے شک سرکار ﷺ رمضان میں وتر کے علاوہ بیس رکعت پڑھتے تھے۔

حدیث شریف = امام ابن شیبہ علیہ الرحمہ مصنف ابن ابی شیبہ جلد 2 ص 394 پر، مجمع الزوائد جلد 3 ص 172 پر طبرانی معجم الکبیر جلد 11 ص 393 پر آثار السنن ص 352 پر ہے: نبی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



پاک ﷺ رمضان شریف میں بیس رکعت اور تین وتر ادا فرماتے تھے۔

مسئلہ: تراویح کا وقت عشاء کے فرض پڑھنے کے بعد سے لے کر صبح صادق تک ہے (ہدایہ)

مسئلہ: تراویح میں جماعت سنت کفایہ ہے۔ اگر مسجد کے سب لوگوں نے چھوڑی تو سب گناہگار ہو جائیں گے اور اگر کسی نے گھر میں تنہا پڑھ لی تو گنہگار نہیں (ہدایہ وفتاویٰ قاضی خان)

مسئلہ: تراویح جس طرح مردوں پر سنت موکدہ ہے اسی طرح عورتوں کے لیے بھی سنت موکدہ ہے اس کا چھوڑنا جائز نہیں (فتاویٰ قاضی خان)

مسئلہ: مہینے بھر کی کل تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت موکدہ ہے اور دو مرتبہ فضیلت اور تین مرتبہ افضل ہے۔ لوگوں کی سستی کی وجہ سے ختم کو نہ چھوڑے (درمختار)

مسئلہ: تراویح میں قرآن اتنی جلدی نہ پڑھا جائے کہ الفاظ سمجھ میں نہ آئیں اور مخارج صحیح ادا نہ ہوں۔

مسئلہ: جس نے عشاء کے فرض نہیں پڑھے، وہ نہ تراویح جماعت کے ساتھ پڑھ سکتا ہے نہ وتر، جب تک عشاء ادا نہ کرے۔

(قانون شریعت ص 231)

مسئلہ: امام کا باشرع ہونا ضروری ہے۔ اگر اس کی داڑھی ایک مٹھی سے کم ہوگی یعنی قینچی لگواتا ہوگا، خشخشی کرواتا ہوگا، اس کے پیچھے نماز نہیں ہوگی ہاں البتہ بالغ ہونے کے باوجود حافظ صاحب یا امام کی داڑھی ایک مٹھی سے کم ہی آئی ہے تو ایسی صورت میں اس کے پیچھے نماز پڑھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



جاسکتی ہے۔

مسئلہ: عشاء کے فرض ووتر کے بعد بھی تراویح پڑھی جاسکتی ہے (درمختار)

جیسا کہ بعض اوقات 29 رمضان کو رویت ہلال کی شہادت ملنے میں تاخیر کے سبب ایسا ہوجاتا ہے۔

مسئلہ: تراویح اگر فوت ہوئی تو اس کی قضاء نہیں (درمختار)

مسئلہ: بہتر یہ ہے کہ تراویح کی بیس رکعتیں دو دو کر کے دس سلام کے ساتھ ادا کرے۔ (عالمگیری وقاضی خان)

مسئلہ: جب دو دو رکعت کر کے پڑھ رہا ہے تو ہر رکعت پر الگ نیت کرے اور اگر بیس رکعتوں کی ایک ساتھ نیت کر لی، تب بھی جائز ہے۔ (درمختار، جلد دوم ص 499)

مسئلہ: امام غلطی سے کوئی آیت یا سورت چھوڑ کر آگے بڑھ گیا تو مستحب یہ ہے کہ اسے پڑھ کر پھر آگے بڑھے (عالمگیری)

مسئلہ: دو رکعت پر امام بیٹھنا بھول گیا تو جب تک تیسری کا سجدہ نہ کیا ہو، بیٹھ جائے۔ آخر میں سجدہ سہو کر لے اور اگر تیسری کا سجدہ کر لیا تو چار پوری کر لے مگر یہ دو شمار ہوں گی۔ ہاں اگر دو پر قعدہ کیا تھا تو چار ہوئیں۔

(عالمگیری)

مسئلہ: تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا۔ اگر دوسری پر بیٹھا بھی نہ تھا تو اب دو رکعتیں دوبارہ پڑھے۔ (عالمگیری، جلد اول، ص 117)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: افضل یہ ہے کہ تمام شفعوں میں قرأت برابر ہو۔ اگر ایسا نہ کیا جب بھی حرج نہیں۔ دوسری رکعت کی قرأت پہلی سے زائد نہیں ہونی چاہیے۔ (عالمگیری جلد 1، ص 117)

مسئلہ: امام و مقتدی ہر دو رکعت کی پہلی پر ثناء پڑھیں (امام تعوذ اور تسمیہ بھی پڑھے) اور التحیات کے بعد درود ابراہیم اور دعا بھی۔

(درمختار، جلد دوم، ص 499)

مسئلہ: اگر مقتدیوں پر گرانی ہو تو تشہد کے بعد اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ پر اکتفا کرے (درمختار)

مسئلہ: الگ الگ مسجد میں تراویح پڑھ سکتا ہے جبکہ قرآن میں نقصان نہ ہو۔ مثلاً تین مساجد ایسی ہیں ان میں ہر روز سوا پارہ پڑھا جاتا ہے تو تینوں میں روزانہ باری باری جاسکتا ہے (کتاب: فیضان رمضان)

مسئلہ: بعض مقتدی بیٹھے رہتے ہیں۔ جب امام رکوع کرنے والا ہوتا ہے، اس وقت کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ منافقین کی مشابہت ہے چنانچہ سورۂ نساء کی آیت نمبر 142 میں ہے:

وَاِذَا قَامُوْۤا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى

ترجمہ: اور (منافق) جب نماز کو کھڑے ہوں تو ہارے جی سے

فرض کی جماعت میں اگر امام رکوع سے اٹھ گیا تو سجدوں وغیرہ میں فوراً شریک ہو جائیں نیز امام قعدۂ اولیٰ میں ہو، تب بھی اس کے کھڑے ہونے کا انتظار نہ کریں بلکہ شامل ہو جائیں اور امام کھڑا ہو گیا تو التحیات پوری کئے بغیر نہ کھڑے ہوں۔ (کتاب: فیضان رمضان)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: ایک امام کے پیچھے عشاء دوسرے کے پیچھے تراویح اور تیسرے کے پیچھے وتر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

## وتر کے مسائل

وتر کی نماز ایک سلام سے تین رکعت ہیں۔

حدیث شریف = سنن نسائی (مترجم) کتاب قیام اللیل میں حدیث نمبر 1702 نقل ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور کائنات نماز وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ، دوسری رکعت میں سورۂ کافرون اور تیسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھتے اور تینوں رکعتوں کے آخر میں سلام پھیرتے تھے۔

حدیث شریف = جامع ترمذی ابواب الوتر میں حدیث 448 نقل ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا ومولا ﷺ تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔امام ترمذی علیہ الرحمہ نے کہا اہل علم صحابہ کرام وتابعین کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا یہی مذہب ہے۔

مسئلہ: وتر کی نماز واجب ہے۔ اگر کسی وجہ سے وقت پر وتر ادا نہ کئے تو قضا واجب ہے۔

(عالمگیری)

مسئلہ: وتر کی نماز جماعت کے ساتھ صرف رمضان میں پڑھی جائے، رمضان کے علاوہ جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: رمضان میں وتر جماعت کے پڑھنا افضل ہے۔ اگر جس نے عشاء کے فرض بغیر جماعت کے پڑھے تو وہ وتر بھی تنہا پڑھے، ہاں البتہ اگر کوئی شخص باجماعت بھی پڑھ لے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: وتر کی تیسری رکعت میں قرأت کے بعد تکبیر قنوت کہے (تکبیر قنوت کہنا واجب ہے) یعنی دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائے اور باندھ لے پھر دعائے قنوت پڑھے جو دعائے قنوت نہ پڑھ سکے وہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا الخ پڑھے اور یہ بھی نہ پڑھے تو وہ تین مرتبہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي پڑھے (عالمگیری)

مسئلہ: دعائے قنوت کے بعد درود شریف پڑھنا بہتر ہے ( [illegible] )

مسئلہ: اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول گئے اور رکوع میں چلے گئے تو واپس نہ لوٹئے بلکہ سجدۂ سہو کر لیجئے (عالمگیری)

مسئلہ: مقتدی نے دعائے قنوت پوری نہ پڑھی تھی کہ امام رکوع میں چلا گیا تو مقتدی بھی رکوع میں چلا جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: اگر قعدۂ اولیٰ ادا نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو پھر بیٹھنے کی اجازت نہیں بلکہ آخر میں سجدہ سہو کرے (درمختار)

مسئلہ: اگر دعائے قنوت بھول جائے اور رکوع میں یاد آئے تو نہ رکوع میں پڑھے نہ قیام کی طرف لوٹ کر کھڑے ہو کر پڑھے بلکہ چھوڑ دے اور آخر میں سجدۂ سہو کر لے نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ: وتر کی نماز جماعت کے ساتھ صرف رمضان میں پڑھی جائے، رمضان کے علاوہ جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے۔

## صدقۂ فطر کا بیان

صدقۂ فطر دراصل رمضان کے روزوں کا صدقہ ہے تاکہ لغو اور بے ہودہ کاموں سے روزے کی طہارت ہو جائے اور ساتھ ہی غریبوں، ناداروں کی عید کا سامان بھی اور روزوں سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



حاصل ہونے والی نعمتوں کا شکریہ بھی۔

☆ صحیح ابن خذیمہ میں حدیث نمبر 397 نقل ہے: نبی پاک ﷺ نے فرمایا: یہ آیت صدقۂ فطر کے بارے میں نازل ہوئی۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى

(سورۂ اعلیٰ، آیت 14-15)

بے شک مراد کو پہنچا جو ستھرا ہوا اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی

حدیث شریف = ابوداؤد شریف میں حدیث 1619 نقل ہے، فرمایا: جو تمہارے مالدار ہیں، اللہ (صدقۂ فطر کی وجہ سے) انہیں پاک فرمادے گا اور تمہارے غریب ہیں تو اللہ انہیں اس سے بھی زیادہ دے گا۔

☆ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرور کائنات ﷺ نے روزوں کو لغو اور بے حیائی کی بات سے پاک کرنے کے لیے اور مسکینوں کو کھانا کھلانے کے لیے صدقۂ فطر مقرر فرمایا۔ (ابوداؤد)

مسئلہ: خطیب، ابن عساکر: نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بندے کا روزہ آسمان وزمین کے درمیان میں رکا رہتا ہے، جب تک فطرہ ادا نہ کرے۔ (کنزالعمال)

مسئلہ: فطرہ کی رقم سوا دو سیر آٹا یعنی دو سو گرام آٹا یا اس کی رقم ہے۔

مسئلہ: صدقۂ فطر کی مقدار یہ ہے کہ گیہوں یا اس کا آٹا ستو آدھا صاع۔ کھجور یا جو یا اس کا آٹا ایک صاع (عالمگیری)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: صدقۂ فطر ہر مسلمان آزاد مالک نصاب پر (جس کے پاس نصاب حاجت اصلیہ کے علاوہ ہو) واجب ہے۔ اس میں عاقل اور مال نامی کی شرط نہیں۔ یعنی مال پر سال گزرنا شرط نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ: مرد مالک نصاب پر اپنی طرف سے اور اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے صدقۂ فطر واجب ہے۔ جب بچہ خود نصاب کا مالک نہ ہو اور اگر بچہ نصاب کا مالک ہے تو اس کا صدقۂ فطر اس کے باپ پر واجب ہے اور غنی ہو تو خود اس کے مال سے دیا جائے گا۔ (درمختار ورد المحتار)

مسئلہ: صدقۂ فطر واجب ہے۔ عمر بھر اس کا وقت ہے یعنی اگر ادا نہ کیا تو اب کردے، ادا نہ کرنے سے ساقط نہ ہوگا، عید کے بعد بھی دینا قضا نہیں کہلائے گا، اگر چہ سنت نماز عید سے پہلے ادا کر دینا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ: عید کے دن صبح صادق شروع ہوتے ہی صدقۂ فطر واجب ہو جاتا ہے لہذا جو شخص صبح صادق سے پہلے انتقال کر گیا یا فقیر ہو گیا تو اس پر صدقۂ فطر واجب نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ: جو شخص صبح صادق شروع ہونے کے بعد انتقال کر گیا۔ اس پر صدقۂ فطر واجب ہے (عالمگیری)

مسئلہ: صدقۂ فطر کے مصارف وہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں یعنی جن کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں، انہیں فطرہ بھی دے سکتے ہیں، سوائے عامل کے کہ اس کے لیے زکوٰۃ ہے، فطرہ نہیں (درمختار و ردالمحتار)

## زکوٰۃ کا بیان

القرآن: وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ

ترجمہ: اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو (سورۂ بقرہ، آیت 43)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/


القرآن: خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا

(سورۂ توبہ آیت 103)

ترجمہ: اے محبوب ان کے مال میں سے زکوۃ تحصیل کرو جس سے تم انہیں ستھرا اور پاکیزہ کردو

القرآن: وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ (سورۂ اعراف آیت 156)

ترجمہ: اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہے تو عنقریب میں نعمتوں کو ان کے لیے لکھ دوں گا جو ڈرتے اور زکوۃ دیتے ہیں

القرآن: قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ (سورۂ مومنون، آیت 1 تا 4)

ترجمہ: بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں اور وہ جو کسی بے ہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے اور وہ کہ زکوۃ دینے کا کام کرتے ہیں۔

حدیث شریف = اپنے مالوں کی زکوۃ دے کر مضبوط قلعوں میں بند کرلو اور اپنے بیماروں کا علاج خیرات سے کرو (ابوداؤد)

حدیث شریف = خشکی وتری میں جو مال ضائع ہوا ہے وہ زکوۃ نہ دینے کی وجہ سے ضائع ہوتا ہے۔ (مجمع الزوائد، حدیث 4335)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



حدیث شریف = زکوٰۃ کا مال جس میں ملا ہوگا، اسے تباہ و برباد کردے گا۔ (شعب الایمان، حدیث 3522)

حدیث شریف = جوقوم زکوٰۃ نہ دے گی، اللہ تعالیٰ اسے قحط میں مبتلا فرمائے گا (طبرانی معجم الاوسط، حدیث 4577)

حدیث شریف = فقیر ہرگز ننگے بھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے مگر اغنیاء کے ہاتھوں، سن لوایسے مالداروں سے اللہ تعالیٰ سخت حساب لے گا اور انہیں دردناک عذاب دے گا۔
(مجمع الزوائد حدیث 4324)

حدیث شریف = حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی روپیہ دوسرے روپیہ پر نہ رکھا جائے گا، نہ کوئی اشرفی دوسری اشرفی پر بلکہ زکوٰۃ نہ دینے والے کا جسم اتنا بڑا کردیا جائے گا کہ لاکھوں کروڑوں جمع کئے ہوں تو ہر روپیہ الگ الگ جگہ داغ دے گا۔

(الترغیب والترہیب، جلداول، ص 310)

## زکوٰۃ کے مسائل

مسئلہ: زکوٰۃ فرض ہے اس کا منکر کافر اور نہ دینے والا فاسق اور قتل کا مستحق اور ادا کرنے میں دیر والا گنہگار ومردود الشہادۃ (عالمگیری)

مسئلہ: زکوٰۃ مسلمان عاقل وبالغ صاحب نصاب پر فرض ہے۔

مسئلہ: صاحب نصاب سے مراد یہ ہے کہ جس کے پاس ساڑھے باون تولے چاندی یا اتنی رقم یا ساڑھے سات تولے سونا اور ایک سال بیت گیا ہو اور مقروض بھی نہ ہو، ایسے شخص پر زکوٰۃ کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



دینا فرض ہے۔

مسئلہ: بالغ اس لیے کہا گیا کہ مثلاً کسی کے والد کا انتقال ہوگیا، نابالغ بچے کے حصے میں والد کے ترکے سے مال آیا تو اب اس مال سے زکوٰۃ نہیں۔

مسئلہ: عاقل اس لیے کہا گیا ہے کہ کوئی شخص ارب پتی ہے۔ اس کا کروڑوں کا بینک بیلنس ہے مگر وہ پاگل ہے۔ ایسے شخص پر بھی زکوٰۃ فرض نہیں۔

مسئلہ: کل مال کا تخمینہ لگا کر اس پر ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ دی جائے گی یعنی ایک لاکھ روپے ڈھائی ہزار روپے زکوٰۃ دی جائے گی۔

مسئلہ: ایسا شخص جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی رقم اس کی حاجت اصلیہ سے زائد ہے، اس کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔

مسئلہ: ایک شخص کو آپ نے زکوٰۃ دی، زکوٰۃ دینے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ شخص مستحق نہیں ہے۔ ایسی صورت میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

مسئلہ: زکوٰۃ دیتے وقت نیت (دل کا ارادہ) شرط ہے جسے زکوٰۃ دی جا رہی ہے، اس کو یہ کہنا ضروری نہیں کہ یہ زکوٰۃ ہے بلکہ اسے تحفہ، نذرانہ یا ہدیہ کہہ کر بھی دی جا سکتی ہے۔

مسئلہ: بدمذہب بے دین کو زکوٰۃ نہیں دی جائے گی۔

مسئلہ: سید اور ہاشمی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔

مسئلہ: شوہر اپنی بیوی کو اور بیوی اپنے شوہر کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی۔

مسئلہ: والد اور والدہ کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔

مسئلہ: نانا، نانی اور ان کے والدین کتنے ہی اوپر درجے پر ہوں، ان کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔

مسئلہ: دادا، دادی اور ان کے والدین کتنے ہی اوپر درجے پر ہوں، ان کو زکوٰۃ نہیں سکتے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: بیٹا، بیٹی اور ان کی اولاد چاہے کتنے ہی درجے اوپر ہوں، کسی کو بھی زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔

مسئلہ: چچا، چچی، خالہ، خالو، پھوپھا، پھوپھی، ماموں، ممانی، بھائی، بہن اور ان کی اولاد کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

مسئلہ: قرآن وحدیث کا علم حاصل کرنے والا طالب علم کو بھی زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

مسئلہ: مسافر اگرچہ مالدار ہو لیکن سفر میں اس کے پاس پیسے نہیں ہیں تو ایسے شخص کو بقدر ضرورت زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

مسئلہ: ایسا شخص جو مالک نصاب ہو لیکن اس نے مال کسی کو قرض دیا ہے اور خود مفلس ہو گیا تو ایسے شخص کو بقدر ضرورت زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

مسئلہ: داماد اور بہو کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

مسئلہ: ساس اور سسر کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

مسئلہ: وہ اشیاء جن کی انسان کو زندگی بسر کرنے کے لیے ضرورت ہو، ان پر زکوٰۃ نہیں، وہ چیزیں یہ ہیں۔

1۔ رہنے کا مکان

2۔ پہننے کے کپڑے

3۔ گھر کے برتن

4۔ بستر، مسہری (لحاف، کمبل، گدے)

5۔ گھر کا فرنیچر

6۔ قالین، دریاں وغیرہ

7۔ فریج، ریفریجریٹر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



8۔ایئرکنڈیشن

9۔کار

10۔سائیکل،موٹرسائیکل

11۔دکان (مال اور آمدنی پرزکوٰۃ ہے)

12۔مل،فیکٹری (آمدنی پرزکوٰۃ ہے)

13۔کارخانہ کی مشینری

14۔ہیرے،قیمتی پتھر (اگر مال تجارت نہ ہوں)

15۔کارخانہ میں استعمال ہونے والے تمام اوزار

16۔بڑھئی،کارپینٹر کے اوزار

17۔پلمبر کے اوزار

18۔الیکٹریشن کے اوزار

19۔موٹرمکینک کے اوزار

20۔کسی بھی شعبے کے کاریگر اور مستری کے ہنر اور کام کے اوزار

21۔مستری،راج کا کام کرنے والے اوزار

22۔رنگ کرنے کے برش

23۔سنار کا کام کرنے والے کے اوزار

24۔کاتب کے قلم وروشنائی وغیرہ

25۔استری،پنکھا اور دیگر مشینری کی مرمت کرنے والے کے اوزار

26۔چھپائی کے پریس کی مشینیں

27۔کمپوزر کے تمام کمپوٹر،پرنٹر،اسکینر وغیرہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/


28۔فوٹو اسٹیٹ والے کی فوٹو کا پی کی مشینیں

29۔ہوٹل والے کے برتن اور ٹیبل کرسیاں وغیرہ۔

30۔اہل علم کی کتابیں جنہیں پڑھتا ہو یا حوالے وغیرہ کے لیے رکھی ہوں۔

31۔اپنی حفاظت کے لیے رکھے ہتھیار، پستول وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں۔

مسئلہ: ایک آدمی سالہا سال سے زکوٰۃ دیتا ہے، اسے یقین ہے کہ میں مالک نصاب ہوں۔ ظاہر ہے کہ جب سال ہوگا وہ اس اعتبار سے زکوٰۃ دے گا یہاں یہ بات بھی یاد رکھیے گا کہ ایک شخص کو یکم رمضان کو سال پورا ہو رہا ہے تو یکم رمضان تک جتنی بھی رقم کہیں سے آئے، اس پر زکوٰۃ نکالنی ہوگی۔

ایسا نہیں کہ زکوٰۃ نکالنے سے پہلے ہمارے پاس مال آیا تو ہم اس کا شمار آئندہ سال کریں گے یا یہ رقم آئی ہے، اس پر سال گزرے گا تو ہم زکوٰۃ نکالیں گے۔ایسا نہیں بلکہ سال پورا ہونے کے ایک دن پہلے سے صاحب نصاب چلے آرہے ہیں مثلاً آپ پہلے سے صاحب نصاب ہیں۔ آج شام میں آپ کا زکوٰۃ کا سال پورا ہوگیا۔سال پورا ہونے سے دو یا تین گھنٹے پہلے یا سال پورا ہونے سے ایک یا دو دن قبل کہیں سے رقم آگئی تو آئندہ سال کا انتظار نہیں کریں گے بلکہ اسی سال اس مال پر زکوٰۃ دینی ہوگی۔

دوسری طرف یہ بھی ہے اگر کوئی صاحب نصاب چلا آرہا ہے اور یکم رمضان کو زکوٰۃ نکالتا ہے، سال پورا ہونے سے ایک دن قبل اس نے اپنے لیے رہنے کا فلیٹ خرید لیا اور رقم بھی جمع کروادی تو اب اس رقم پر زکوٰۃ نہیں نکالے گا کیونکہ وہ سال پورا ہونے سے پہلے چلی گئی۔

مسئلہ: ایک شخص سالہا سال سے صاحب نصاب چلا آرہا ہے اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے، اس سال اس کا بڑا نقصان ہوگیا، یا مال چوری ہوگیا، اب وہ چھ ماہ گزرنے کے بعد صاحب نصاب نہیں رہا۔اب اس کے ایک یا دو دن بعد اس کو بڑا فائدہ ہوگیا جس سے وہ صاحب نصاب ہوگیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



فتاویٰ عالمگیری، فتاویٰ شامی وغیرہ تمام کتب میں ہے کہ ایسا شخص نیا سال شمار نہیں کرے گا بلکہ پچھلے سال کے مطابق زکوٰۃ دے گا۔

مسئلہ: ایک شخص کو آپ نے اتنی رقم زکوٰۃ کی دے دی جو نصاب تک پہنچتی ہے اب اس کو دوبارہ زکوٰۃ نہیں دے سکتے بشرطیکہ اس نے اس رقم میں سے اتنا خرچ نہ کر دیا ہو کہ نصاب بھی باقی نہ رہا۔

مسئلہ: کسی غریب لڑکی کی شادی ہے۔ اس کی شادی کا خرچہ دو لاکھ ہے۔ ایسی صورت میں بعض لوگ چالیس ہزار، پچاس ہزار کر کے لڑکی کو دیتے ہیں۔ اب اگر لڑکی نے چالیس ہزار یا پچاس ہزار لے لیے تو اب دوبارہ وہ زکوٰۃ نہیں لے سکتی۔ اس لیے کہ اب وہ زکوٰۃ کی مستحق نہ رہی۔ اس کا حل یہ ہے کہ جس لڑکی کی شادی ہے اور اس کا والد مستحق ہے تو زکوٰۃ اس کے والد کے پاس جمع کروادیں، وہ وکیل بن جائے پھر جب دو لاکھ روپے ہو جائیں تو اب لڑکی کو مالک بنا کر شادی پر خرچ کر دی جائے، یہ زکوٰۃ صحیح ہے۔

مسئلہ: بینک میں شرعی حدود و قیود کا لحاظ نہیں رکھا جاتا اور نہ ہی زر اور سود میں تفریق کی جاتی ہے، یہاں تک کہ اخبارات میں بھی آتا ہے کہ حکومت زکوٰۃ کی رقم میں خرد برد بھی کرتی ہے لہذا بینک سے زکوٰۃ نہ کٹوائیں۔ رمضان سے پہلے زکوٰۃ کٹوتی سے آپ اپنے آپ کو مستثنیٰ قرار دینے والا فارم پر کر لیں۔ سپریم کورٹ نے اب یہ سہولت حنفیوں کو بھی دے دی ہے۔ (تفہیم المسائل)

مسئلہ: زکوٰۃ صدقات میں افضل یہ ہے کہ پہلے اپنے بھائیوں، بہنوں کو دے پھر ان کی اولاد کو دے پھر چچا اور پھوپھیوں کو دے پھر ان کی اولاد کو دے پھر ماموں اور خالہ کو دے۔ پھر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ان کی اولاد کو دے پھر اپنے گاؤں یا شہر کے رہنے والوں کو دے (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ: جو مکانات تجارت کی غرض سے خریدے، ان پر زکوٰۃ دینی ہوگی اور جو مکان تجارت کی غرض سے نہیں خریدے، ان پر زکوٰۃ نہیں ہوگی۔ اگر چہ وہ کرائے پر دے دیئے ہوں۔

مسئلہ: حج کا ارادہ ہے، آپ نے حج کی رقم جمع کر کے اپنے پاس الگ سے رکھی ہوئی ہے تو اس رقم پر بھی زکوٰۃ دینی ہوگی ہاں البتہ آپ نے اسے حکومت کے پاس جمع کرا دیئے تو اب اس رقم پر زکوٰۃ نہیں ہوگی۔

مسئلہ: مسجد میں زکوٰۃ کی رقم نہیں لگا سکتے۔

مسئلہ: اسی طرح زکوٰۃ کے پیسے سے رضائیں خرید کر مدارس میں دینے سے احتیاط کریں کیونکہ ان رضائیوں کا استعمال سید اور غیر مستحق کے لیے جائز نہ ہوگا۔

مسئلہ: زکوٰۃ کی رقم سے عام مقامات پر افطار بھی نہیں کروا سکتے۔ کیونکہ ان مقامات پر سادات اور غیر مستحق بھی روزہ افطار کرتے ہیں۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص اگر چہ اس کا اپنا گھر ہے، مگر تنخواہ کم ہے، گزارہ مشکل سے ہوتا ہے تو ایسے شخص کی بھی آپ زکوٰۃ سے مدد کر سکتے ہیں۔

مسئلہ: دینی مدارس اور اداروں کی بھی زکوٰۃ سے مدد کی جا سکتی ہے۔ یاد رہے کہ مسجد میں سوال کرنا حرام ہے اور سائل کو دینا بھی منع ہے۔ مسجد میں اگر کوئی شخص سائل کو ایک روپیہ دے تو اس کا کفارہ ستر گنا مسجد کے باہر ادا کرے مگر دینی مدارس اور اداروں کے لوگ مساجد میں عوام سے اپیل کر سکتے ہیں اور ان کو مساجد کے اندر دینا بھی جائز ہے۔

مسئلہ: جیسے ہی زکوٰۃ نکالیں، فوراً مستحق تک پہنچا دیں۔ کوشش کریں جان بوجھ کر دیر نہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



کریں، بعض لوگ زکوٰۃ تو نکال دیتے ہیں مگر مستحقین تک نہیں پہنچاتے، خصوصاً بڑے بڑے کاروباری حضرات اور حکومت پاکستان زکوٰۃ کی رقم رکھے رہتے ہیں۔ یاد رہے کہ اگر زکوٰۃ کی رقم رکھے رکھے سال گزر گیا تو اس جمع شدہ رقم پر بھی زکوٰۃ دینی ہوگی۔

## نکاح کا بیان

چونکہ آدمی کی نسل کا باقی رہنا نکاح پر موقوف ہے اور آدمی کی طبعی خواہش بھی ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے نکاح کرنے کا حکم دیا۔ نکاح کرنا سرکار ﷺ کی سنت ہے۔

حدیث شریف = سرکار اعظم ﷺ نے فرمایا کہ اے جوانو! تم میں سے جو نکاح کر سکتا ہے، وہ نکاح کرے کہ نکاح بری نظر اور برے کام کرنے سے روکنے والا ہے اور جس سے نہ ہو سکے، وہ روزہ رکھے کہ روزہ شہوت کو توڑنے والا ہے اور فرمایا جو میرے طریقہ کو دوست رکھے، وہ میری سنت پر چلے اور میری سنت نکاح ہے جو اتنا مال رکھتا ہو تو وہ نکاح کرے اور پھر وہ نکاح نہ کرے، وہ ہم میں سے نہیں۔ (بخاری، حدیث نمبر 5066)

مسئلہ: اعتدال کی حالت میں یعنی نہ شہوت کا بہت زیادہ غلبہ ہو نہ عنین نامرد ہو اور مہر ونفقہ پر قدرت بھی ہو تو نکاح کرنا سنت موکدہ ہے کہ نکاح نہ کرنے پر اڑا رہنا گناہ ہے (درمختار، ردالمحتار)

## کب نکاح کرنا فرض ہے؟

مسئلہ: شہوت کا غلبہ ہے کہ نکاح نہ کرے تو ڈر ہے کہ زنا ہو جائے گا اور مہر ونفقہ کی قدرت بھی ہے تو نکاح واجب ہے۔ یوں ہی جبکہ پرائی عورت کی طرف دیکھنے سے رک نہیں سکتا یا ہاتھ سے کام لینا پڑے گا تو نکاح واجب ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



# نکاح کی شرائط

مسئلہ: ایجاب وقبول (یعنی مثلاً ایک کہے کہ میں نے اپنے آپ کو تیری زوجیت میں دیا۔ دوسرا کہے میں نے قبول کیا۔ یہ نکاح کے رکن ہیں جو پہلے کہے وہ ایجاب ہے اوراس کے جواب میں دوسرے کے الفاظ کو قبول کہتے ہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ: گواہ ہونا یعنی ایجاب وقبول دو مرد یا ایک عورت و دو عورتوں کے سامنے ہو۔ گواہ آزاد عاقل بالغ ہوں اور سب کے نکاح کے الفاظ ایک ساتھ سنیں۔ بچوں اور پاگلوں کی گواہی سے نکاح نہیں ہوسکتا، نہ غلام کی گواہی سے اگرچہ مدبر یا مکاتب ہو مسلمان مرد کا نکاح مسلمان عورت کے ساتھ ہوتو گواہوں کا مسلمان ہونا شرط ہے لہذا اگر کتابیہ سے مسلمان مرد کا نکاح ہوتو اس نکاح کے گواہ ذمی کافر بھی ہو سکتے ہیں۔ (بہارشریعت)

مسئلہ: گواہ اس کو نہیں کہتے جو دو شخص مجلس میں عقد میں مقرر کر لیے جاتے ہیں بلکہ وہ تمام حاضرین گواہ ہیں جنہوں نے ایجاب وقبول سنا اگر قابل شہادت ہوں۔

مسئلہ: عورت سے اذن (اجازت) لیتے وقت گواہوں کی ضرورت نہیں یعنی اگر اس وقت گواہ نہ بھی ہوں لیکن نکاح پڑھاتے وقت موجود ہوں تو نکاح ہوجائے گا البتہ اذن کے لیے دو گواہوں کی یوں ضرورت ہے کہ اگر اس نے انکار کر دیا اور یہ کہا کہ میں نے اذن نہیں دیا تھا تو اب گواہوں سے اس کا اذن لینا ثابت کیا جائے گا۔

مسئلہ: نکاح کے جواز کے لیے شرط یہ ہے کہ مجلس میں دو گواہوں کی موجودگی میں ایجاب و قبول ہو، فریقین یعنی لڑکا اورلڑکی دونوں موجود ہوں اور براہ راست ایجاب وقبول کریں یا وہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



دونوں یا ان میں سے کوئی ایک موجود نہ ہو تو اپنے وکیل کے ذریعے ایجاب وقبول کر سکتے ہیں حکومت کے مجوزہ نکاح نامے میں دونوں وکیل مع گواہوں کے کالم اور دستخط کی نشاندہی موجود ہے۔ ہمارے یہاں عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ لڑکا محفل نکاح میں موجود ہوتا ہے اور لڑکی کی طرف سے اس کا وکیل مجاز ایجاب وقبول کرتا ہے جو باقاعدہ گواہوں کی موجودگی میں لڑکی سے نکاح کی اجازت لے کر آتا ہے لہذا اگر لڑکے یا لڑکی جو محفل نکاح میں اصالتہ یا وکالتہ موجود نہیں، تحریری طور پر یا ٹیلی فون پر کسی کو اپنا وکیل بنا لے، اس کی جانب سے بالمشافہ ایجاب وقبول کرے تو یہ شرعا نکاح جائز ہے۔

مسئلہ: مایوں اور مہندی کی شرعی حیثیت کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ معاشرتی رسوم ہیں۔ لیکن اگر اس میں خلاف شرع باتیں شامل ہوں مثلا بے پردگی، گانا بجانا، مردوزن کا اختلاط وغیرہ تو ان محرمات کے سبب یہ حرام ہوگی۔

مسئلہ: زوجین میں جب کسی ایک سے کفر سرزد ہو جائے گا تو ان کا نکاح ٹوٹ جائے گا اور وہ ایک دوسرے کے لیے اجنبی ہو جائیں گے۔ دونوں میں سے اگر کسی ایک نے بھی ارتکاب کفر کیا تو اس پر لازم ہے کہ کفر سے توبہ کرے، تجدید ایمان کرے اور دو گواہوں کی موجودگی میں تجدید نکاح کرے لیکن یہ تجدید نکاح عورت کی رضامندی پر موقوف ہے۔ یکطرفہ پر نہیں ہوسکتا، باقاعدہ ایجاب وقبول ہوگا اور مہر بھی مقرر کیا جائے گا۔

مسئلہ: مہر کی شرعی مقدار کیا ہے؟ مہر شرعی وہی ہے جس پر فریقین نکاح کا آپس میں اتفاق ہو جائے۔ شریعت نے اس کی کوئی حد مقرر نہیں کی بلکہ اسے فریقین کی رضامندی پر چھوڑا ہے اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



اس میں مختلف مالی حیثیتوں کے افراد کے لیے کم یا زیادہ کی گنجائش رکھی ہے البتہ حدیث پاک میں مہر کی رقم کم از کم دس درہم (یعنی دو تولے ساڑھے سات ماشہ تقریباً 618-30 گرام) چاندی یا اس کی قیمت مقرر کی گئی ہے۔

## طلاق کا بیان

نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہو جاتی ہے اس پابندی کے اٹھا دینے کو طلاق کہتے ہیں۔ طلاق کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ ہے کہ اسی وقت نکاح سے باہر ہو جائے۔ اس کو بائن کہتے ہیں۔ دوسری یہ ہے کہ عدت گزرنے پر باہر ہو گی، اسے رجعی کہتے ہیں۔

مسئلہ: طلاق دینا جائز ہے مگر بے وجہ شرعی منع ہے اور وجہ شرعی ہو تو مباح ہے بلکہ بعض صورتوں میں مستحب ہے جیسے عورت اس کو یا اوروں کو ایذا دیتی ہے یا نماز نہیں پڑھتی اور بعض صورتوں میں طلاق دینا واجب ہے جیسے شوہر نامرد یا ہجڑا ہے یا اس پر کسی نے جادو یا عمل کر دیا ہے کہ جماع پر قادر نہیں اور اس کے ازالے کی بھی کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ ان صورتوں میں طلاق نہ دینا تکلیف پہنچانا ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: کوئی شخص نشے کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دے تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

مسئلہ: مذاق میں طلاق دے یا دل لگی میں طلاق دے تو بھی طلاق واقع ہو جائے گی۔

مسئلہ: گونگے نے اشارے سے طلاق دی تو ہو جائے گی جب کہ لکھنا نہ جانتا ہو اور اگر لکھنا جانتا ہے تو اشارے سے نہ ہو گی بلکہ لکھنے سے ہو گی (فتح القدیر و بہار شریعت)

مسئلہ: اگر کسی شخص نے غصے کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دی تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: کوئی شخص اپنی بیوی کو ڈرانے کے لیے طلاق دے اگرچہ طلاق کی نیت نہ بھی ہو تو بھی طلاق واقع ہوجائے گی۔

مسئلہ: انگلیوں سے اشارہ کرکے کہا کہ تجھے اتنی طلاقیں تو ایک دو تین جتنی انگلیوں سے اشارہ کیا اتنی طلاقیں ہوئیں یعنی جتنی انگلیاں اشارے کے وقت کھلی ہوں، ان کا اعتبار ہے، بند کا اعتبار نہیں۔ اگر وہ کہتا ہے میری مراد بند انگلیاں یا ہتھیلی تھی تو یہ قول دیانتاً معتبر ہوگا، قضاً نہیں اور اگر تین انگلیوں سے اشارہ کرکے کہا تجھے اس کی مثل طلاق اور نیت تین کی ہو تو تین طلاق پڑے گی نہیں تو ایک بائن پڑے گی اور اگر اشارہ کرکے کہا کہ تجھے اتنی اور نیت طلاق کی ہے اور لفظ طلاق نہیں بولا جب بھی طلاق ہوجائے گی

(درمختار و ردالمحتار و بہار شریعت)

## طلاق دینے کا احسن طریقہ

آپ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے بیوی کو طلاق دینا چاہتے ہیں تو اپنی بیوی سے یہ کہیں کہ میں تجھے ایک طلاق دیتا ہوں پھر تین ماہ تک رجوع کا سلسلہ نہ بنے تو پھر عورت آزاد ہے جہاں چاہے نکاح کرلے۔ اس احسن طریقہ کا فائدہ یہ ہوگا کہ اگر زندگی میں کبھی بھی عورت دوبارہ اس مرد سے نکاح کرنا چاہے گی تو حلالہ کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

مسئلہ: اگر شوہر انتقال کرجائے تو چار مہینے دس دن عورت کی عدت ہے۔ شوہر مرجائے یا طلاق ہوجائے اور بیوی اگر حاملہ ہو تو وضع حمل بچے کی پیدائش اس کی عدت ہے مثلاً آج صبح شوہر کا انتقال ہوا اور دوپہر میں بچہ پیدا ہوا۔ عدت ختم، شوہر نے آج صبح بیوی کو طلاق دی اور دوپہر کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



یا پانچ منٹ بعد بچہ پیدا ہوا، عدت ختم ہوگئی۔

مسئلہ: عورت حاملہ نہیں اور شوہر نے طلاق دی تو عدت نوے دن ہوگی اور اگر شوہر کا انتقال ہوجائے تو چار ماہ دس دن عدت ہے۔

مسئلہ: لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ حاملہ عورت کو اگر اس کا شوہر طلاق دے تو طلاق نہیں ہوگی حالانکہ یہ غلط ہے۔ حاملہ عورت کو بھی اگر شوہر طلاق دے گا تو طلاق واقع ہوجائے گی۔

## تین طلاقیں تین ہی ہیں

یہ بات ہر شخص جانتا ہے کہ جب شوہر اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے تو صرف پندرہ بیس منٹ بعد مولوی صاحب یاد آجاتے ہیں یعنی اس کا چند لمحوں میں غصہ ٹھنڈا ہوجاتا ہے۔ اب مولوی اور مفتی صاحبان کو ڈھونڈنا شروع کردیا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں نام نہاد مولوی چند ٹکوں کے عوض یہ فتویٰ دیتا ہے کہ تین طلاقیں تین نہیں وہ تو ایک طلاق ہے۔

مسئلہ: دراصل مسئلہ یہ ہے کہ غیر مقلدین نام نہاد اہلحدیث کا یہ موقف ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک وقت میں تین طلاقیں دے تو ایک واقع ہوگی۔ مطلب یہ ہے کہ مارو گھٹنا پھوٹے آنکھ اور آپ اس بات پر ذرا غور کریں تو یہ بالکل ایسی ہوگی جیسے کوئی آدمی کسی شخص کو تین ڈنڈے مارے اور تھانے چلا جائے تو ایس ایچ او صاحب یہ کہیں کہ چونکہ ایک وقت میں تین ڈنڈے لگے لہٰذا ایف آئی آر ایک ڈنڈے کی کٹے گی، یہ نہیں ہوسکتا۔

تین طلاقوں کے ایک وقت میں تین ہونے پر تمام صحابہ کرام علیہم الرضان، چاروں ائمہ کرام علیہم الرحمہ اور پوری امت کا اجماع ہے۔

## غیر مقلدین کی دلیل

غیر مقلدین یہ حدیث لاتے ہیں کہ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی خدمت میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



آئے۔ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ کے پوتے نے یہ حدیث بیان کی۔ میرے دادا نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں۔ تین طلاقیں دینے کے بعد وہ حضور علیہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اس طرح اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں اور کہا میں نے تین تو دی ہیں مگر نیت ایک ہی کی تھی۔ انہوں نے نیت ایک ہی کی تھی تو حضور علیہ وسلم نے کہا کہ رجوع کرلو۔ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے رجوع کرلیا۔

## دوسری دلیل

ابو داؤد کی حدیث میں ہے کہ حضور علیہ وسلم کے زمانے میں تین طلاق ایک ہوتی تھیں مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں یہ قانون بن گیا کہ تین طلاقیں تین ہوں گی لہذا ہمیں اس پر عمل کرنا چاہیے جو حضور علیہ وسلم کے زمانے میں ہوتا تھا۔ یہ تین طلاقوں کا مسئلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تبدیل کیا۔ غیر مقلدین کی یہ دو دلیلیں ہیں۔

## غیر مقلدین کی دلیل کا جواب

محترم حضرات اگر ہم حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ والی حدیث پر غور کریں تو یہ بات سمجھ میں آجائے گی۔ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے طلاق دی۔ حدیث میں طلاق کے الفاظ یوں موجود ہیں کہ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے کہا انت طالق، طالق، طالق یوں طلاق دی۔ (یعنی طلاق ایک ہی دی دوسے اس کی تکرار کی) حضور علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم اس سے رجوع کرلو۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کو میرے مولا علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا کہ کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں نہ دے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عادت تھی کہ الا ماشاء اللہ تین طلاقیں نہیں دیتے مگر کلمات یہ ہوتے۔ انت طلاق، طالق، طالق یعنی وہ طلاق ایک ہی دیتے۔ دوسے اس کی تکرار کرتے، صحابہ کرام کے یہ جملے کوئی نہیں دکھا سکتا کہ انہوں نے یہ کہا ہو، میں نے تجھے طلاق دی،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



میں نے تجھے طلاق دی۔ میں نے تجھے طلاق دی۔ مطلب یہ ہے کہ طلاق ایک ہی دیتے دوسے اس کی تکرار کرتے۔

مثلاً: میں آپ کے گھر افطاری کرنے کے لیے آیا اور میں یہ کہوں کہ ”مجھے افطاری کرنی ہے، افطاری، افطاری“ تو آپ کیا تین مرتبہ افطاری رکھیں گے کہ مولانا نے تین مرتبہ کہا ہے، مجھے افطاری تو ایک ہی مرتبہ کرنی ہے دوسے میں نے تکرار کی۔

مثلاً: میں صدر جاؤں گا، صدر صدر تو کیا میں تین مرتبہ صدر جاؤں گا، نہیں بلکہ میں جاؤں گا ایک مرتبہ دوسے اس کی تکرار کروں گا۔

اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا۔ طلاق کی کثرت ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیکھنے لگے کہ طلاقیں بہت بڑھ جائیں گی۔ اصل میں ہوتا یہ تھا کہ طلاق دینے کے بعد جب مقدمہ قاضی کے پاس آتا تو طلاق دینے والا یہ کہتا کہ میں نے ایک طلاق دی ہے۔ دوسے اس کی تکرار کی ہے یعنی مندرجہ بالا حدیث کی آڑ لے کر تین طلاق دینے کے بعد بہانے تلاش کرتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ روایت ہے کہ ”اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے جہاں تمہیں گنجائش دی تھی یعنی ایک مرتبہ طلاق اور دوسے اس کی تکرار تو اس کی گنجائش سے تم نے ناجائز فائدہ اٹھایا“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ قانون بنا دیا کہ اب کسی کی یہ بات نہیں مانی جائے گی کہ میں نے ایک طلاق دی اور دوسے اس کی تکرار کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب جو تین طلاق دے گا اس کی تین مانی جائیں گی۔ اس وقت پوری جماعت صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس پر اجماع کیا۔ غیر مقلدین اہلحدیث جن کو دو حدیثیں یاد نہیں، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول پر تنقید کرتے ہیں، کیا ان لوگوں نے حضور ﷺ کی یہ حدیث نہیں سنی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



میرے مولا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میری سنت کو اور خلفائے راشدین (علیہم الرضوان) کی سنت کو لازم پکڑلو۔

ان تمام دلائل کو سامنے رکھ کر یہ فیصلہ کیا جاسکتا ہے کہ کسی حدیث کی یہ مراد نہیں کہ تین طلاق دینے کے بعد بیوی کو رکھ لیا جائے۔ یہ بہت سنگین مسئلہ ہے۔ تین طلاقوں کے بعد بیوی حرام ہوجائے گی اور اگر ان کا نکاح کوئی پڑھادے تو قاضی صاحب کا بھی نکاح ٹوٹ جائے گا۔ قاضی صاحب کو بھی تجدید ایمان وتجدید نکاح کرنا ہوگا۔

مسئلہ: ایک طلاق یہ ہے کہ میں تجھے طلاق دیتا ہوں اگر اس کو فنی اعتبار سے سمجھیں تو یہ کہہ دیں کہ میں تجھے ایک طلاق رجعی دیتا ہوں۔ مطلب یہ کہ طلاق تو میں دیتا ہوں اس میں اتنی گنجائش ہے کہ میں دوبارہ رجوع کرسکتا ہوں یا مطلق یہ کہہ دے کہ میں تجھے ایک طلاق دیتا ہوں تو یہ طلاق رجعی ہے۔

مسئلہ: اب ایک مہینہ یا پندرہ دن ایک دوسرے کو سمجھنے کے لیے بہت ہوتے ہیں۔ اگر صلح صفائی ہوجائے تو وہ ایک طلاق کی صورت میں اتنا کہہ دے کہ میں اپنی ایک طلاق واپس لیتا ہوں اب اس میں نکاح کی بھی ضرورت نہیں۔

مسئلہ: علماء نے لکھا ہے کہ رجوع کی دو قسمیں ہیں ایک باللسان اور دوسری بالفعل ہے۔ کوئی شخص زبان سے کہہ دے میں نے تجھے ایک طلاق دی تھی۔ اب رجوع کرتا ہوں۔ یہ زبان سے رجوع ہے۔ اگر زبان سے نہ کہے اور سسرال جاکر بیوی کو لے آئے اور صحبت کرلے تو یہ بھی رجوع ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: حمل کے دوران اگر طلاق دے دی تو طلاق واقع ہوجائے گی اور مطلقہ حاملہ کی عدت چونکہ وضع حمل (بچہ جننے) تک ہے، اس لیے لڑکے کولڑکی کا نان نفقہ اس کے وضع حمل (بچہ جننے) تک دینا ہوگا (بہار شریعت)

مسئلہ: طلاق دینے کے بعد بچے کی پرورش کا خرچ شرعا مرد پر لازم ہے اور اس کی پرورش کا حق عورت کو ہے۔ پرورش کی میعاد شریعت نے سات برس تک رکھی ہے یعنی مرد کو اپنے بچے کی پرورش کا خرچ سات برس تک دینا ہوگا لیکن اگر چہ سات برس سے پہلے ہی اپنے آپ کھانا، پینا، اور استنجاء کر لیتا ہے تو مرد کو اختیار ہے کہ بچہ عورت سے واپس لے سکتا ہے (فتاویٰ فیض رسول)

مسئلہ: کوئی شخص اپنی بیوی سے کہہ دے کہ تو میری ماں جیسی ہے غصے میں کہہ دے کہ تو میری بہن اور بیٹی جیسی ہے۔ اس کو ظہار کہتے ہیں۔ ایسی صورت میں بیوی اس پر حرام ہوجائے گی مگر اس کا کفارہ ادا کیا جائے گا، کفارہ ادا کرنے کے بعد اس کی بیوی اس پر حلال ہوجائے گی۔

کفارہ پے در پے ساٹھ روزے رکھنا ہے اور ایسے رکھنا کہ اگر اس نے انسٹھ روزے رکھے اور ایک روزہ چھوڑ دیا تو دوبارہ شروع سے ساٹھ رکھنے ہوں گے تب اس کی بیوی اس پر حلال ہوگی۔

مسئلہ: روزے رکھنے پر اگر قدرت نہ ہو کہ بیمار ہے، اچھے ہونے کی امید نہیں یا بہت بوڑھا ہے تو وہ ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے اور یہ اختیار ہے کہ ایک دم سے ساٹھ مسکینوں کو کھلا دے یا متفرق طور پر مگر شرط یہ ہے کہ اس اثناء (بیچ) میں روزے پر قدرت حاصل نہ ہو۔ ورنہ کھلانا صدقہ ہوجائے گا۔ اور کفارہ میں روزے رکھنے ہوں گے اور اگر ایک وقت ساٹھ کو کھلایا، دوسرے وقت اس کے سوا دوسرے ساٹھ کو کھلایا تو کفارہ ادا نہ ہوا بلکہ ضروری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ہے کہ پہلوں یا پچھلوں کو پھر ایک وقت کھلائے (درمختار، وردالمحتار رہندیہ)

## حرمت مصاہرت کا بیان

حرمت مصاہرت کے لغوی معنی داماد بننا، سسر بننا کے ہیں۔ شرعی معنی یہ ہیں کہ شریعت مطہرہ میں ان عورتوں کو کہتے ہیں جن کے اصول یا فروع سے صحبت کرنے، بوسہ لینے وغیرہ کی وجہ سے وہ ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتی ہوں۔

حدیث شریف میں ہے کہ نسب سے سات رشتے حرام ہوتے ہیں اور مصاہرت سے بھی۔

جس عورت سے صحبت ہوئی یا شہوت کے ساتھ بوسہ وغیرہ لیا گیا تو اس عورت کی ماں بیٹی، خالہ، پھوپھی، بہن، بھانجی بھتیجی سب حرام ہو گئیں مگر ان میں دو ماں بیٹی ہمیشہ کے لیے حرام ہو گئیں ۔ان میں سے دو مرد عورت ضرب دینے سے چار ہو جاتے ہیں۔ گویا دو رشتے مرد کے لیے اور دو عورت کے لیے حرام ہو گئے۔ اس طرح کل چار رشتے مصاہرت سے حرام ہوتے ہیں۔

1۔عورت کی ماں اوپر تک

2۔عورت کی بیٹی نیچے تک

3۔باپ دادا کی بیوی اوپر تک

4۔بیٹے، پوتے کی بیوی نیچے تک

مسئلہ: حرمت مصاہرت جس طرح وطی سے ہوتی ہے یوں ہی بشہوت چھونے، بوسہ لینے، فرج داخل کی طرف نظر کرنے اور گلے لگانے، دانت سے کاٹنے، مباشرت کرنے اور یہاں تک کہ سر کے بالوں کو چھونے سے بھی حرمت مصاہرت ثابت ہوتی ہے اگرچہ کپڑا حائل ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



(عالمگیری، درمختار)

مسئلہ: بیوی نے جماع کے لیے اپنے شوہر کو اٹھانا چاہا اس کا ہاتھ اپنے شوہر کی جگہ اپنے لڑکے جس کی عمر بارہ سال ہے اس پر شہوت کے ساتھ پڑ گیا۔ ایسی صورت میں حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی۔ بیوی اپنے شوہر پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو گئی (درمختار)

مسئلہ: کسی لڑکی کے سسر نے اس کا شہوت کے ساتھ بوسہ لیا، گلے لگایا یا چھوا، ایسی صورت میں اگر دونوں میں سے اس کسی ایک کو بھی شہوت ہو جائے، اگر چہ دوسرے کو شہوت نہ ہو پھر بھی حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی۔

مسئلہ: بوڑھی ساس کو بھی اگر شہوت کے ساتھ چھو لیا یا اس کا بوسہ لیا تو حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی اور اس عورت کی بیٹی اس پر حرام ہو جائے گی۔

مسئلہ: مرد نے اپنی بیوی کو اندھیری رات میں جماع کے لیے اٹھانا چاہا اور شہوت کے ساتھ اس کا ہاتھ اپنی بیٹی (جو کہ تیرہ برس کی ہے) اس پر پڑ گیا۔ ایسی صورت میں اس کی بیوی اس پر حرام ہو گئی۔

مسئلہ: سسر کا ہاتھ بلا شہوت بہو کے پستان پر پڑ گیا۔ اس میں اگر شہوت سوار نہ بھی ہو تو بھی حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی کیونکہ عورت کی شرمگاہ اور پستان محض چھونے سے حرمت مصاہرت ہو جاتی ہے۔ اس میں شہوت کا ہونا ضروری نہیں۔ اسی طرح منہ کا بوسہ لینے سے بھی اور آلہ میں انتشار کے وقت کسی جگہ کا بوسہ لیا جب بھی حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی خواہ شہوت ہو یا نہ ہو بلکہ ان صورتوں میں شہوت کا انکار کرے جب بھی حرمت مصاہرت ہو جاتی ہے۔ (بہار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



شریعت)

حرمت مصاہرت ثابت ہونے پر آپ کی بیوی آپ پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو جائے گی اب نہ اس میں کفارہ ہے، نہ حلالے کی کوئی صورت ہے نہ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے، کوئی راستہ نہیں ہے۔

اس لیے فقہاء فرماتے ہیں کہ جب بچیاں بڑی ہو جائیں تو انہیں الگ کمرے میں اپنے سے دور سلائیں اس کے علاوہ کوشش کریں کہ ہر چیز میں احتیاط کریں، اسی میں فلاح و کامرانی ہے۔

## رضاعت کا بیان

مسئلہ: حدیث پاک میں ہے کہ دودھ کے وہی رشتے حرام ہوتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔

تفسیر روح المعانی، تفسیر بیضاوی میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دودھ کے رشتے کو نسب کے رشتے کے مرتبے میں رکھ دیا ہے۔ لہٰذا دودھ پلانے والی دودھ پینے والوں کی ماں ہے اور دودھ پلانے والی کی بیٹی اس کی بہن ہے اور اسی طرح دودھ پلانے والی کا شوہر اس کا باپ ہے اور اس کے ماں باپ اور اس کے دادا، دادی اور اس کی بہن اور اس کی پھوپھی رضاعی باپ کا اور ہر وہ بچہ جو دودھ پلانے والی کے علاوہ کسی دوسری عورت سے پیدا ہوا، دودھ پلانے سے پہلے یا دودھ پلانے کے بعد وہ سب اس دودھ پینے والے کے باپ شریک بہن، بھائی ہیں اور دودھ پلانے والی کی ماں اس کی نانی، اور اس کی بہن اس کی خالہ اور ہر وہ بچہ جو اس شوہر سے پیدا ہوا، وہ اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



کے ماں باپ شریک بہن بھائی ہیں اور جو اس شوہر کے علاوہ کسی دوسرے شوہر سے اولاد ہوگی، وہ اس دودھ پینے والے کے ماں شریک بھائی بہن ہوں گے اور اس کی اصل حضور ﷺ کا یہ فرمان ہے:

''دودھ سے وہی رشتے حرام ہوتے ہیں، جو نسب سے حرام ہوتے ہیں''

مسئلہ: القرآن (ترجمہ): اور اسے اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینے میں ہے۔ (پارہ 26، سورہ احقاف، آیت 15)

بچہ کی غذا متغیر ہونے کے لیے اتنی مدت درکار ہے جس میں بچہ دودھ کے علاوہ دوسری غذا کا بھی عادی ہو سکے اور وہ مدت چھ ماہ ہے جو حمل کی کم تر، مدت سے سمجھی جاتی ہے اس لیے دودھ سے نکاح کی حرمت ثابت ہونے کے لیے ڈھائی سال کی مدت رکھی گئی ہے۔

مسئلہ: دودھ کا رشتہ بھی صرف اسی بچے سے ثابت نہیں بلکہ دودھ پلانے والی عورت اور اس کے شوہر کی تمام اولاد سے ثابت ہوتا ہے خواہ وہ اولاد موجودہ شوہر سے ہو یا اس سے پہلے و بعد کسی دوسرے شوہر سے ہو اور اسی طرح اس عورت کے موجودہ شوہر کی تمام اولاد سے نکاح حرام ہے۔ خواہ وہ اسی دودھ پلانے والی عورت سے ہو یا کسی اور بیوی سے ہو۔ ہر صورت میں رضاعت ثابت ہو جاتی ہے اور اس دودھ پینے والے بچے کا ان دونوں شریک ماں باپ کی تمام اصول و فروع سے نکاح حرام ہو جاتا ہے حتیٰ کہ جو زنا سے اصول و فروع ہوں گے، ان سے بھی نکاح حرام ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ: ہر قسم کی عورت کے دودھ پینے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے خواہ کنواری ہو یا شادی شدہ بوڑھی ہو زندہ ہو یا مردہ (درمختار)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: پانی یا دودھ میں اگر عورت کا دودھ ملا کر پلایا گیا تو اگر دودھ غالب ہے یا برابر ہے تو رضاعت ثابت ہوگی اور اگر دودھ مغلوب ہے تو رضاعت ثابت نہ ہوگی یعنی بکری وغیرہ کسی جانور کے دودھ میں پلایا تو اگر جانور کا دودھ غالب ہے تو رضاعت نہیں ہوگی ورنہ رضاعت ثابت ہوگی۔ اسی طرح کھانے کی پتلی چیز نہیں ہے تو مطلقاً ثابت نہیں ہوگی (جوہرہ، ردالمحتار)

## وصیت ومیراث کا بیان

حدیث شریف = حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اعظم ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کے لیے یہ مناسب نہیں کہ اس کے پاس وصیت کے قابل کوئی چیز ہو اور وہ بلاتاخیر اس میں اپنی وصیت تحریر نہ کرے (مشکوٰۃ باب الوصایا)

حدیث شریف = ابن ماجہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کی موت پر وصیت ہو (جو وصیت کرنے کے بعد انتقال کرے) وہ عظیم سنت پر مرا اور اس کی موت تقویٰ اور شہادت پر ہوئی اور اس حالت میں مرا کہ اس کی مغفرت ہوگئی (مشکوٰۃ باب الوصایا)

مسئلہ: وصیت کرنا جائز ہے، قرآن وحدیث سے اور اجماع امت سے اس کی مشروعیت ثابت ہے۔ حدیث شریف میں وصیت کی ترغیب دی گئی ہے (جوہرہ نیرہ)

جب کوئی مسلمان دارفانی سے کوچ کر جائے (یعنی انتقال ہوجائے) تو شرعاً اس کے ترکہ سے کچھ احکام متعلق ہوتے ہیں۔ یہ احکام چار ہیں۔

1۔ اس کے چھوڑے ہوئے مال سے اس کی تجہیز وتکفین مناسب انداز میں کی جائے (محیط

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



بحوالہ عالمگیری)

2۔جو مال بچا ہو،اس سے میت کے قرضے چکائے جائیں۔قرض سے مراد وہ قرض ہے جو بندوں کا ہو۔

3۔اس نے وصیت کی ہے تو اس کے تہائی مال سے اس کی وصیت پوری کی جائے گی۔

4۔وصیت کے بعد باقی مال اس کے ورثاء میں تقسیم ہوگا۔

مسئلہ:''عاق'' کے معنی نافرمان کے ہیں ''حقوق'' کے معنی ہیں ''نافرمانی'' والدین کی نافرمانی اور انہیں ستانا کبیرہ گناہ ہیں لیکن کسی نافرمان صلبی ونسبی اولاد کو وراثت سے محروم کرنے کا کسی کو حق نہیں لہذا عاق کی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔اولاد کو عاق کرنے سے اولاد عاق نہیں ہوتی۔

## میراث

وصیت کے بعد جو مال بچا ہو،اس کی تقسیم درج ذیل ترتیب کے ساتھ عمل میں آئے گی۔

ان وارثوں میں تقسیم ہوگا جو قرآن، حدیث یا اجماع امت کی رو سے اصحاب فرائض (مقررہ حصوں والے ہیں)

## ان حقوق کا بیان جن کا تعلق میت کے ترکے سے ہے

مسئلہ: جب کوئی مسلمان اس دارفانی سے کوچ کر جائے تو شرعاً اس کے ترکے سے کچھ احکام متعلق ہوتے ہیں۔یہ احکام چار ہیں۔

1۔اس کے چھوڑے ہوئے مال سے اس کی تجہیز و تکفین مناسب انداز میں کی جائے (محیط بحوالہ عالمگیری) اس کا تفصیلی بیان اس کتاب کے حصہ چہارم میں موجود ہیں۔

2۔جو مال بچا ہو،اس سے میت کے قرضے چکائے جائیں۔ قرض کی ادائیگی وصیت پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مقدم ہے کیونکہ قرض کی ادائیگی فرض ہے جبکہ وصیت کرنا ایک نفلی کام ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ آپ نے قرض وصیت سے پہلے ادا کرایا۔

(ابن ماجہ، دارقطنی وبیہقی)

مسئلہ: قرض سے مراد وہ قرض ہے جو بندوں کا ہو، اس کی ادائیگی وصیت پر مقدم ہے۔

مسئلہ: اگر میت نے کچھ نمازوں کے فدیہ کی وصیت کی یا روزوں کے فدیہ کی، یا کفارہ کی، یا حج بدل کی تمام چیزیں ادائیگی قرض کے بعد ایک تہائی مال سے ادا کی جائے گی اور اگر بالغ ورثاء اجازت دیں تو تہائی سے زیادہ مال سے بھی ادا کی جاسکتی ہیں۔

وصیت: ادائیگی کے بعد وصیت کا نمبر آتا ہے۔ قرض کے بعد جو مال بچا ہو، اس کے تہائی سے وصیتیں پوری کی جائیں گی۔ ہاں اگر سب ورثاء بالغ ہوں اور سب کے سب تہائی مال سے زائد سے وصیت پوری کرنے کی اجازت دے دیں تو جائز ہے (خانیہ بحوالہ عالمگیری، ص 447)

میراث: وصیت کے بعد جو مال بچا ہو، اس کی تقسیم درج ذیل شرائط کے ساتھ عمل میں آئے گی۔

1۔ ان وارثوں میں تقسیم ہوگا جو قرآن وحدیث یا اجماع امت کی رو سے اصحاب فرائض (مقررہ حصوں والے ہیں)

## میراث سے محروم کرنے والے اسباب

بعض اسباب ایسے ہیں جو وارث کو میراث سے شرعاً محروم کردیتے ہیں اور وہ چار ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



1......غلام ہونا: یعنی اگر وارث غلام ہے، خواہ کلیۃً ہو یا مدبر ہو یا ام ولد ہو یا مکاتب ہو تو وہ وارث نہ ہوگا (شریفیہ ص 10 وعالمگیری ص 452، تبیین الحقائق ص 231)

2......مورث کا قاتل ہونا: اس سے مراد ایسا قتل ہے جس کی وجہ سے قاتل پر قصاص یا کفارہ واجب ہوتا ہے۔

3......دین کا اختلاف: یعنی مسلمان کافر اور کافر مسلمان کا وارث نہ ہوگا۔ عام صحابہ رضی اللہ عنہم اور علی و زید رضی اللہ عنہما کا یہی فیصلہ ہے نیز یہ حدیث بھی ہے لانوارث اھل ملتین شتیٰ یعنی دو مختلف ملتوں کے افراد ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔ (سنن دارمی، ابوداؤد وغیرہ)

مسئلہ: اگر کوئی مسلمان مرتد ہوگیا (معاذ اللہ) تو مرتد ہونے کی وجہ سے اس کے اموال اس کی ملکیت سے خارج ہوجاتے ہیں پھر اگر وہ دوبارہ اسلام لے آئے اور کفر سے توبہ کرلے تو مالک ہوجائے گا اور اگر کفر ہی پر مرگیا تو زمانہ اسلام کے جو اموال ہیں ان سے زمانہ اسلام کے قرضے ادا کئے جائیں گے اور باقی اموال مسلمان ورثاء لے لیں گے اور ارتداد کے زمانے میں جو کمایا ہے، اس سے اتداد کے زمانے کے قرضے ادا کئے جائیں گے اور اگر کچھ بچ جائے گا تو وہ غرباء پر صدقہ کردیا جائے گا۔

(ہدایہ ج2، ص 601، عالمگیری ج6، ص 455)

مسئلہ: قادیانی بھی مرتد ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ: مرتد عورت جب اپنے ارتداد پر مرجائے تو اس کے زمانہ اسلام اور زمانہ ارتداد کے تمام اموال اس کے وارثوں پر تقسیم کردیئے جائیں گے (عالمگیری ج6، ص 455)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: وہ لوگ جو انبیاء علیہم السلام کی صریح توہین کے مرتکب ہوں، یا شیخین رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیں، وہ بھی وارث نہ ہوں گے۔

## ملکوں کا اختلاف

یعنی یہ کہ وارث اور مورث (یعنی مرنے والا شخص کہ جس کی میراث تقسیم ہوگی) دو مختلف ملکوں کے باشندے ہوں، تو اب یہ ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے۔

مسئلہ 1: ملکوں کے اختلاف سے شرعاً مراد یہ ہے کہ دونوں ملکوں کی اپنی الگ افواج ہوں اور وہ ایک دوسرے کا خون حلال سمجھتے ہوں

(ش ص 520 و عالمگیری ج 6 ص 404)

مسئلہ 2: ملکوں کا اختلاف غیر مسلموں کے حق میں ہے جو دارالحرب ہے تو اب یہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔ (عالمگیری ج 6 ص 404)

مسئلہ 3: اگر مسلمان تجارت کی غرض سے یا کسی اور غرض سے دارالحرب میں چلا گیا اور وہیں مر گیا یا مسلمان کو حربیوں نے قیدی بنا کر رکھ لیا اور دارالحرب میں مر گیا تو اس کے رشتہ دار جو دارالسلام میں ہیں، اس کے وارث ہوں گے (ش ص 21، عالمگیری ج 6 ص 454)

مسئلہ 4: پاکستان کے مسلمان اور وہ مسلمان جو ہندوستان، امریکہ، یورپ یا کہیں اور رہتے ہوں، ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔

مسئلہ 5: اگر وارث اور مورث مسلمان کے دو گروہوں سے تعلق رکھتے ہیں جو آپس میں نبرد آزما ہیں اور دونوں کی الگ فوجیں ہیں تب بھی وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے (شر)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ص 21)

مسئلہ 6: مستأمن اگر ہمارے ملک میں مرجائے اوراس کا مال ہوتو ہم پر لازم ہے کہ اس کا مال اس کے وارثوں کو بھیجیں اور اگر ذمی مرجائے اوراس کا کوئی وارث نہ ہوتو اس کا مال بیت المال میں جائے گا

(عالمگیری ج6،ص 454)

مسئلہ 7: کفار کے مختلف گروہ مثلا نصرانی، یہودی، مجوسی، بت پرست سب ایک دوسرے کے وارث ہوں گے (عالمگیری جلد6،ص 454)

## باپ کے حصوں کا بیان

مسئلہ: جب باپ کے ساتھ میت کا کوئی بیٹا یا پوتا (نیچے تک) ہوتو باپ کو کل مال میں سے صرف چھٹا حصہ ملے گا، یعنی 1/6 (عالمگیری ج6،ص 448)

مثلا......1-6مسئلہ...... یا                2-6مسئلہ......

باپ 1    بیٹا 5      باپ 1    پوتا 5

باپ کو چھٹا حصہ ملے گا

## ماں شریک بھائیوں اور بہنوں کے حصوں کا بیان

مسئلہ 1: اگر ماں شریک بھائی یا بہن صرف ایک ہے تو اسے چھٹا حصہ ملے گا 1/6

(عالمگیری ج6،ص 448)

مثال۔6مسئلہ........................

شوہر 3    ماں شریک بھائی 1    چچا 2

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



## شوہر کے حصوں کا بیان

مسئلہ 1: شوہر کو کل مال کا آدھا 1/2 اس صورت میں ملے گا جبکہ اس کے ساتھ میت کا کوئی بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی (نیچے تک) نہ ہو

(عالمگیری ج 6، ص 450، درمختار 5، ص 676)

مثال۔ 2 مسئلہ.......................

شوہر 1 باپ 1

مسئلہ 2: اگر شوہر کے ساتھ میت کا کوئی بیٹا بیٹی یا پوتا یا پوتی (نیچے تک) ہو تو اس صورت میں شوہر کو چوتھائی حصہ ملے گا۔ 1/4

(عالمگیری ج 6، ص 450، درمختار ج 5، ص 676)

مثال۔ 1-4 مسئلہ.......................

بیٹا 3 شوہر 1

مثال۔ 2-4 مسئلہ.......................

بیٹی 2 چچا 1 شوہر 1

مثال۔ 3-4 مسئلہ.......................

شوہر 1 پوتا 3

## بیویوں کی حصوں کا بیان

مسئلہ: اگر میت کی بیوی کے ساتھ میت کا بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی نہ ہو تو اس کو کل مال کا چوتھائی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ملے گا۔(عالمگیری،ج6،ص450،درمختار،ج5،ص674)

مثال۔4مسئلہ.........................

بیوی1 بھائی3

مسئلہ:اگر میت کی بیوی کے ساتھ میت کا بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی ہوتو اس کو آٹھواں حصہ ملے گا۔

1/8(عالمگیری ج6،ص450،درمختار ج5،ص674)

مثال8مسئلہ.........................مثال۔8مسئلہ.................

بیٹا7 بیوی1 پوتا7 بیوی1

## حقیقی بیٹوں کے حصوں کا بیان

مسئلہ:اگر صرف ایک بیٹی ہوتو آدھا حصہ ملے گا(عالمگیری جلد6،ص448،درمختار ج5،ص

676)

مثال6۔مسئلہ...........................................

باپ3=1+2 بیٹی3

اگر بیٹیاں دو یا دو سے زیادہ ہوں تو ان سب کو دوتہائی ملے گا۔اوران میں برابر برابر تقسیم

ہوگا(عالمگیری ج6،ص448،درمختار ج5،ص676)

بیٹی1 بیٹی1 بھائی1

## ماں کے حصوں کا بیان

مسئلہ:اگر میت کی ماں کے ساتھ کوئی بیٹا یا بیٹی یا پوتا پوتی ہوتو ماں کو چھٹا حصہ ملے گا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



(عالمگیری ج6،ص449،درمختار ج5،ص539)

مثال۔6مسئلہ/18............................................

ماں1/3 بیٹا10 5/15 بیٹی5

مسئلہ: اگر میت کی ماں کے ساتھ میت کے دو بھائی بہن ہوں خواہ وہ حقیقی ہوں، باپ شریک ہوں یا ماں شریک ہوں تو ماں کو اس صورت میں بھی چھٹا حصہ 1/6 ملے گا(عالمگیری ج6، ص449،درمختار، ج5،ص675)

مثال۔6مسئلہ/18............................................

ماں1/3 بیٹا10 5/15 بیٹی5

## دادی کے حصوں کا بیان

مسئلہ: اگر دادی و نانی کے ساتھ میت کی ماں بھی ہو تو دادی و نانی دونوں محروم ہو جائیں گی (عالمگیری، ج6،ص450،درمختار ج5،ص675)

(مثال۔1)12مسئلہ..................................................

بیوی3 ماں2 دادی(م) نانی(م) چچا 7

(مثال۔2) 12 مسئلہ................................................

بیوی3 ماں2 دادی(م) چچا7

## عقیقہ کا بیان

### عقیقہ کی تعریف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



بچہ پیدا ہونے کے شکریہ میں جو جانور ذبح کیا جاتا ہے، اس کو عقیقہ کہتے ہیں۔

## عقیقہ کب کیا جاتا ہے

مسئلہ: عقیقہ مستحب ہے اس کے لیے ساتواں دن بہتر ہے۔ اگر ساتویں دن نہ کر سکیں تو جب میسر ہو، کریں، سنت ادا ہو جائے گی۔

مسئلہ: لڑکے کے لیے دو بکرے اور لڑکی کے لیے ایک بکری ذبح کی جائے یعنی لڑکے میں نر جانور اور لڑکی میں مادہ مناسب ہے۔ اس کے برعکس میں بھی کوئی حرج نہیں بلکہ اگر لڑکے کے لیے دو جانور نہ ہو سکیں تو لڑکے میں صرف ایک بکری میں بھی حرج نہیں۔

## عقیقہ کا گوشت کا کیا کیا جائے؟

مسئلہ: عقیقہ کا گوشت فقیروں اور عزیزوں اور دوستوں کو کچا تقسیم کیا جائے یا پکا کر دیا جائے یا بطور ضیافت دعوت کھلائی جائے سب صورتیں جائز ہیں۔

مسئلہ: عقیقہ کا گوشت ماں، باپ، دادی، دادا، نانا، نانی سب کھا سکتے ہیں۔

مسئلہ: عقیقہ کی کھال کا وہی حکم ہے جو قربانی کی کھال کا ہے کہ اپنے کام میں لائے یا غریبوں کو دے دے یا کسی مدرسے میں دے دے۔

مسئلہ: عقیقہ کی دعا یاد نہ ہو تو فقط بسم اللہ اکبر کہہ کر ذبح کر دے، عقیقہ ہو جائے گا۔

## کون سی چیزیں قرض دی جاسکتی ہیں؟

مسئلہ: قرض کا حکم یہ ہے کہ جو چیز لی گئی ہے اس کی مثل ادا کی جائے گی لہٰذا جس کی مثل نہیں اس کا قرض دینا صحیح نہیں جس چیز کو قرض دینا لینا جائز نہیں۔ اگر اس کو کسی نے قرض لیا تو اس پر قبضہ کرنے سے مالک ہو جائے گا مگر اس سے نفع اٹھانا حلال نہیں لیکن اگر اس کو بیع کرے گا تو بیع

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



صحیح ہوجائے گی اس کا حکم ویسا ہی ہے جیسے بیع فاسد میں بیع پر قبضہ کرلیا کہ واپس کرنا ضروری ہے مگر بیع کرے گا تو بیع صحیح ہے(درمختار)

مسئلہ: روٹیوں کو گن کر بھی قرض لے سکتے ہیں اور تول کر بھی۔ گوشت وزن کر کے لیا جائے (درمختار)

مسئلہ: ایندھن کی لکڑی اور دوسری لکڑیاں اور اپلے، تختے اور ترکاریاں اور تازہ پھول ان سب کا قرض لینا دینا درست نہیں (عالمگیری)

مسئلہ: پیسے قرض لیے تھے اس کا چلن جاتا رہا تو ویسے ہی پیسے اسی تعداد میں دے دینے سے قرض ادا نہ ہوگا اس کی قیمت کا اعتبار ہے، جیسے آٹھ آنے کے پیسے تھے تو چلن بند ہونے کے بعد اٹھنی یا دوسرا سکہ اس قیمت کا دینا ہوگا (درمختار)

## ادائے قرض میں مہنگے سستے کا اعتبار نہیں

مسئلہ: ادائے قرض میں چیز کے سستے مہنگے دام ہونے کا اعتبار نہیں جیسے دس سیر گیہوں قرض لیے تھے ان کی قیمت ایک روپیہ تھی اور ادا کرنے کے دن ایک روپیہ سے کم یا زیادہ ہے۔ اس کا بالکل لحاظ نہیں کیا جائے گا وہی دس سیر گیہوں دینے ہوں گے (درمختار)

مسئلہ: ایک شہر میں مثلاً غلہ قرض لیا، دوسرے شہر میں قرض خواہ نے مطالبہ کیا تو جہاں قرض لیا تھا وہاں جو قیمت تھی، وہ دے دی جائے قرض دار اس پر مجبور نہیں کرسکتا کہ میں یہاں نہیں دوں گا وہاں چل کر وہ چیز لے لو۔ ایک شہر میں غلہ قرض لیا دوسرے شہر میں جہاں غلہ گراں ہے قرض خواہ اس سے غلہ کا مطالبہ کرتا ہے تو قرض دار سے کہا جائے گا کہ اس بات پر ضامن دے دو کہ اپنے شہر سے جا کر غلہ ادا کردوں گا (درمختار)

## قرض میں شرط کا کوئی اثر نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: قرض میں کسی شرط کا کوئی اثر نہیں۔ شرطیں بیکار ہیں جیسی یہ شرط کہ اس کے بدلے میں فلاں چیز دینا یا یہ شرط کہ فلاں جگہ (کسی جگہ کا نام لے کر) واپس کرنا (درمختار)

مسئلہ: قرض دیا اور ٹھہرالیا کہ جتنا دیا ہے اس سے زیادہ لے گا جیسا کہ آج کل سود خوروں کا قاعدہ ہے کہ روپیہ دو روپے سینکڑا ماہوار سود ٹھہرا لیتے ہیں۔ یہ حرام ہے یوں ہی کسی قسم کے نفع کی شرط کرے ناجائز ہے جیسے یہ شرط کہ مقروض (قرض دار جو ادھار لے) مقروض سے کوئی اسے زیادہ داموں میں خریدے گا یہ کہ قرض کے روپے فلاں شہر میں مجھ کو دینے ہوں گے (عالمگیری)

مسئلہ: جس پر قرض ہے اس نے قرض دینے والے کو کچھ ہدیہ کیا تو لینے میں کوئی حرج نہیں جبکہ ہدیہ دینا قرض کی وجہ سے نہ ہو بلکہ اس وجہ سے ہو کہ دونوں میں قرابت یا دوستی ہے یا اس کی عادت ہی میں جود و سخاوت ہے کہ لوگوں کو ہدیہ کیا کرتا ہے اور اگر قرض کی وجہ سے ہے یا نہیں جب بھی پرہیز ہی کرنا چاہے جب تک یہ بات ظاہر نہ ہو جائے کہ قرض کی وجہ سے نہیں ہے۔ اس دعوت کا بھی یہی حکم ہے کہ قرض کی وجہ سے نہ ہو تو قبول کرنے میں حرج نہیں اور قرض کی وجہ سے ہے یا پتہ نہ چلے تو بچنا چاہئے اس کو یوں سمجھنا چاہیے کہ قرض نہیں دیا تھا جب بھی دعوت کرتا تھا تو معلوم ہوا کہ یہ دعوت قرض کی وجہ سے نہیں اور اگر پہلے نہ کرتا تھا اور اب کرتا ہے تو معلوم ہوا کہ یہ قرض کی وجہ سے ہے اس سے بچے (عالمگیری)

## قرض میں کیا چیز چھین سکتا ہے؟

مسئلہ: قرض دار قرض ادا نہیں کرتا اگر قرض خواہ کو اس کی کوئی اس جنس کی جو قرض میں دی ہے، مل جائے تو بغیر دیئے لے سکتا ہے بلکہ رزق چھین لے جب بھی قرض ادا ہو جائے گا۔ دوسری جنس کی چیز بغیر اس کی اجازت نہیں لے سکتا جیسے روپیہ قرض دیا تھا تو روپیہ یا چاندی کی کوئی چیز ملے، لے سکتا ہے اور اشرفی اور سونے کی چیز نہیں لے سکتا (عالمگیری)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



## سود کا بیان

مسئلہ: زید سے خالد پندرہ ہزار روپے تجارت کے لیے مانگتا ہے کہ میں سو روپیہ ماہوار تمہیں نفع دوں گا۔ خواہ نفع ہو یا نہ ہو، یہ صورت حرام قطعی اور خالص سود ہے (احکام شریعت)

مسئلہ: اگر نفع لینا چاہے تو مضاربت کرے کہ اتنے روپے تمہیں دیئے ان سے تجارت کرو، جو نفع ہو اس کا آدھا فیصد یا چوتھا فیصد حصہ جو قرار پایا، مجھے دیا کرو جو اسے نفع ہو گا اتنا حصہ جو مقرر ہو، اسے دینا ہو گا، یہ سود نہیں (احکام شریعت)

## مضطر (یعنی مجبور) کے بعض احکام

مسئلہ: اضطرار کی حالت میں یعنی جبکہ جان جانے کا اندیشہ ہے اگر حلال چیز کھانے کے لیے نہیں ملتی تو حرام چیز یا مردار یا دوسرے کی چیز کھا کر اپنی جان بچائے اور ان چیزوں کے کھا لینے پر اس صورت میں مواخذہ نہیں بلکہ نہ کھا کر مر جانے میں مواخذہ ہے۔ اگرچہ پرائی چیز کھانے میں تاوان دینا ہو گا (درمختار)

مسئلہ: پیاس سے ہلاک ہونے کا اندیشہ ہے تو کسی چیز کو پی کر خود کو ہلاکت سے بچانا فرض ہے، پانی نہیں ہے اور شراب موجود ہے کہ اس سے پی لینے میں جان بچ جائے گی تو اتنی پی لے جس سے یہ اندیشہ جاتا رہے

(درمختار ورد المحتار)

## شراب دوا کے طور پر بھی جائز نہیں

مسئلہ: کھانے پینے پر دوا اور علاج کو قیاس نہ کیا جائے یعنی حالت اضطرار میں مردار اور شراب کو کھانے کا حکم ہے مگر دوا کے طور پر شراب جائز نہیں کیونکہ مردار کا گوشت اور شراب یقینی طور پر بھوک اور پیاس کا دفعیہ ہے اور دوا کے طور پر شراب پینے میں یہ یقین کے ساتھ نہیں کہا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



جا سکتا کہ مرض کا ازالہ ہی ہو جائے گا (ردالمحتار)

## ولیمہ کب تک کر سکتے ہیں؟

مسئلہ: دعوت ولیمہ سنت ہے ولیمہ یہ ہے کہ شب زفاف کی صبح کو اپنے دوست احباب عزیز و اقارب اور محلہ کے لوگوں کو حسب استطاعت دعوت کرے اور اس کے لیے جانور ذبح کرنا اور کھانا تیار کرانا جائز ہے۔

مسئلہ: دعوت ولیمہ (شب زفاف یعنی سہاگ رات کے بعد) صرف پہلے دن ہے یا اس کے بعد دوسرے دن بھی یعنی دو دن تک یہ دعوت ہو سکتی ہے، اسکے بعد ولیمہ کیا تو ولیمہ نہیں کہلائے گا' دعوت کہلائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ: دعوت میں اس وقت جائے جب بلوایا جائے بغیر دعوت کے نہ جائے۔

## مرد کتنا ریشم استعمال کر سکتا ہے

مسئلہ: آستین یا گریبان یا دامن کے کنارہ پر ریشم کا کام ہو تو وہ بھی چار انگل تک ہی ہو۔ صدری یا جبہ کا سائز ریشم کا ہو تو چار انگل تک کا جائز ہے اور ریشم کی گھنڈیاں بھی جائز ہیں۔ ٹوپی کا طرّہ بھی چار انگل کا جائز ہے، پاجامہ کا نیفہ بھی چار انگل تک کا جائز ہے، اچکن یا جبہ میں شانوں اور پیٹھ پر ریشم کے پان یا کیری چار انگل تک کے جائز ہیں۔ (ردالمحتار)

## سونے چاندی کا بٹن مرد کو کس طرح کا جائز ہے

مسئلہ: سونے چاندی کے بٹن کرتے یا اچکن میں لگانا جائز ہے جس طرح ریشم کی گھنڈی جائز ہے (درمختار)

یعنی جبکہ بٹن بغیر زنجیر کے ہوں اور اگر زنجیر والے بٹن ہوں تو ان کا استعمال ناجائز ہے کہ یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



زنجیر زیور کے حکم میں ہے جس کا استعمال مرد کو ناجائز ہے۔

مسئلہ: جس کے یہاں میت ہوئی اسے اظہار غم میں سیاہ کپڑے پہننا ناجائز ہے (عالمگیری)

مسئلہ: ایام محرم میں یعنی یکم محرم سے بارہویں محرم تک تین قسم کے رنگ نہ پہنے جائیں، کالا کپڑا کہ یہ شیعوں کا طریقہ ہے اور سبز کپڑا مبتدعین یعنی تعزیہ داروں کا طریقہ ہے اور سرخ کہ یہ خارجیوں کا طریقہ ہے کہ وہ اظہار مسرت کے لیے سرخ کپڑے پہنتے ہیں (بہار شریعت)

## کونسا تعویذ پہننا جائز ہے

مسئلہ: گلے میں تعویذ لٹکانا جائز ہے یعنی آیات قرآنیہ یا اللہ کے ناموں اور دعاؤں سے تعویذ کیا جائے اور بعض احادیث میں جو ممانعت آئی ہے، اس سے مراد وہ تعویذات ہیں جو کفریہ منتر پر مشتمل ہوں جو زمانہ جاہلیت میں کئے جاتے تھے اسی طرح تعویذات اور آیات واحادیث ودعاؤں کو رکابی میں لکھ کر مریض کو بہ نیت شفا پلانا جائز ہے جب وحائض ونفساء بھی تعویذات کو گلے میں پہن سکتے ہیں جبکہ غلاف میں ہوں

(درمختار ورد المحتار)

## انگوٹھی اور زیور کا بیان

مسئلہ: مرد کو زیور پہننا مطلقاً حرام ہے صرف چاندی کی ایک انگوٹھی جائز ہے جو وزن میں ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ سے کم ہو اور سونے کی انگوٹھی بھی حرام ہے تلوار کا حلیہ چاندی کا جائز ہے یعنی اس کے نیام اور قبضہ یا بر تلے میں چاندی لگائی جاسکتی ہے (بشرطیکہ وہ چاندی مواضع استعمال میں نہ ہو (درمختار ورد المحتار)

مسئلہ: عورتوں کے لیے ہر دھات مثلا لوہا، تانبا، پیتل، سیسہ، کانچ، قیمتی پتھر، سونا اور چاندی کے زیورات پہننے کی اجازت ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: انگوٹھی انہی کے لیے مسنون ہے جن کو مہر لگانے کی حاجت ہو مثلاً جیسے سلطان و قاضی اور علماء و مفتی جو فتوے پر مہر لگاتے ہیں ان کے سوا دوسروں کے لیے جن کو مہر لگانے کی حاجت نہ ہو، مسنون نہیں مگر پہننا جائز ہے (عالمگیری)

مسئلہ: انگوٹھی وہی جائز ہے جو مردوں کی انگوٹھی کی طرح ہو یعنی ایک نگینہ کی ہو اور اگر اس میں کئی نگینے ہوں تو اگرچہ وہ چاندی ہی کی ہو، مرد کے لیے ناجائز ہے (ردالمحتار)

اسی طرح مردوں کے لیے ایک سے زیادہ انگوٹھی پہننا یا چھلے پہننا بھی ناجائز ہے۔ عورتیں چھلے پہن سکتی ہیں۔

مسئلہ: چھوٹے لڑکوں کو منّت کے چھلے اور کڑے ہاتھ پاؤں میں پہنانا ناجائز ہے جس نے پہنایا وہ گنہگار ہوگا۔

## کن کن سے پردہ فرض ہے

چچازاد، پھوپھی زاد، ماموں زاد، خالہ زاد، خالو، شوہر کا بھتیجا، دیور، جیٹھ، نندوئی، بہنوئی، پھوپھا، شوہر کا بھانجا، شوہر کا ماموں، شوہر کا پھوپھا، شوہر کا خالو۔ ایک لڑکی کا ان تمام اشخاص سے پردہ کرنا فرض ہے منہ بولی بہن کا بھی اسلام میں کوئی تصور نہیں ہے۔ بہن صرف وہی ہے جو آپ کی والدہ کے پیٹ سے پیدا ہوئی۔ یا آپ کے والد کی اولاد ہو یا اس کی دودھ شریک بہن ہو۔

مسئلہ: اندھے شخص سے بھی پردہ کیا جائے کیونکہ وہ اندھا ہے مگر لڑکی تو اندھی نہیں ہے۔

## مرد کا جسم مرد کتنا دیکھ سکتا ہے

مسئلہ: ایک مرد دوسرے مرد کا ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں کی سفیدی تک حصہ نہیں دیکھ سکتا اس کا چھپانا ضروری ہے۔

مسئلہ: امرد لڑکے کو بنظر شہوت دیکھنا حرام ہے، بغیر شہوت کے دیکھ سکتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



## عورت کا جسم عورت کتنا دیکھ سکتی ہے

مسئلہ: عورت کا عورت کو دیکھنا اس کا وہی حکم ہے جو مرد کا مرد کی طرف نظر کرنے کا ہے یعنی ناف کے نیچے سے گھٹنے کی سفیدی تک نہیں دیکھ سکتی۔ باقی اعضاء کی طرف دیکھ سکتی ہے۔ بشرطیکہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو (ہدایہ)

مسئلہ: بعض جوان عورتیں اپنے پیروں کے پاؤں دباتی ہیں اور ان میں اکثر دونوں یا ایک حد تک شہوت میں ہوتا ہے، ایسا کرنا ناجائز ہے اور دونوں گنہگار ہیں (بہار شریعت)

مسئلہ: عورت کی آواز بھی عورت ہے لہٰذا یہ خیال رکھا جائے اس کی آواز غیر مرد نہ سنے۔

مسئلہ: اپنے پیر سے بھی پردہ فرض ہے پیروں کا اپنی مریدنی کے سر پر یا کمر پر ہاتھ رکھنا یا تھپکی دینا بھی ناجائز ہے۔

مسئلہ: عورتوں کا اس طرح مائک میں زور زور سے میلاد پڑھنا ناجائز ہے کہ غیر مرد اس کی آواز سنے یہ محل فتنہ ہے عورت کی آواز بھی عورت ہے (فتاویٰ رضویہ، جلد دہم، ص 122)

گھر کی چار دیواری میں اس طرح میلاد پڑھے کہ آواز چار دیواری کے اندر ہی رہے، ایسی مجالس و میلاد جائز ہیں اور باعث ثواب بھی ہیں۔

## اجنبی عورت کی طرف نظر ڈالنے کے احکام

مسئلہ: اجنبیہ عورت کی طرف نظر کرنے کا حکم یہ ہے کہ اس کے چہرہ یا ہتھیلی کی طرف نظر کرنا جائز ہے کیونکہ اس کی ضرورت پڑتی ہے کبھی اس کے موافق یا مخالف شہادت دینی ہوتی ہے یا فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ اگر اسے نہ دیکھا ہو تو کیوں کر گواہی دے سکتا ہے کہ اس نے ایسا کیا ہے اس کی طرف دیکھنے میں بھی وہی شرط ہے کہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو اور یوں بھی ضرورت ہے کہ بہت سی عورتیں گھر سے باہر آتی جاتی ہیں لہذا اس سے بچنا بہت دشوار ہے۔ بعض علماء نے قدم کی طرف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



بھی نظر کو جائز کہا ہے (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ: اجنبیہ عورت کے چہرے کی طرف اگرچہ نظر جائز ہے جبکہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو مگر یہ زمانہ فتنے کا ہے۔ اس زمانے میں ویسے لوگ کہاں جیسے اگلے زمانے میں تھے لہذا اس زمانے میں اس کو دیکھنے کی ممانعت ہے مگر گواہ قاضی کے لیے کہ بوجہ ضرورت ان کے لیے نظر کرنا جائز ہے اور ایک صورت اور بھی ہے وہ یہ کہ اس عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو تو اس نیت سے دیکھنا جائز ہے کہ حدیث میں آیا ہے جس سے نکاح کرنا چاہتے ہیں اس کو دیکھ لو کہ یہ بقائے محبت کا ذریعہ ہوگا اسی طرح عورت اس مرد کو جس نے پیغام بھیجا ہے دیکھ سکتی ہے اگرچہ اندیشہ شہوت ہو مگر دیکھنے میں دونوں کی یہی نیت ہو کہ حدیث پر عمل کرنا چاہتے ہیں (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ: عورت کے داڑھی یا مونچھ کے بال نکل آئیں تو ان کا نوچنا جائز ہے بلکہ مستحب ہے کہ کہیں اسکے شوہر کو اس سے نفرت پیدا نہ ہو (ردالمحتار)

## حجامت اور ختنہ کا بیان

حدیث شریف = سرکار اعظم ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں فطرت سے ہیں۔ ختنہ کرنا، موئے زیرناف مونڈنا، مونچھیں کم کرنا، ناخن ترشوانا اور بغل کے بال اکھیڑنا۔

(ترمذی (مترجم) جلد اول' حدیث 658' ص 272' مطبوعہ فرید بک لاہور)

مسئلہ: دانت سے ناخن نہ کاٹنے چاہئے کہ مکروہ ہے اور اس میں برص پیدا ہونے کا ڈر ہے (عالمگیری)

مسئلہ: بدھ کے دن ناخن نہ کاٹے جائیں کیونکہ برص ہونے کا اندیشہ ہے ہاں اگر زیادہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



بڑھ گئے ہوں تو بدھ کو ناخن کاٹنے میں حرج نہیں۔

(نزھۃ القاری)

مسئلہ: ہر جمعہ کو اگر ناخن نہ ترشوائے تو پندرہویں دن ترشوائے اور اس کی انتہائی مدت چالیس دن ہے اس سے زیادہ گزار دینا منع ہے۔

## کہاں کہاں کے بال کاٹے اور اکھیڑے جائیں

مسئلہ: ناف کے نیچے کے بال دور کرنا سنت ہے ہر ہفتہ میں نہانا بدن کو صاف ستھرا رکھنا اور ناف کے نیچے کے بال دور کرنا مستحب ہے اور بہترین دن جمعہ کا دن ہے اور پندرہویں روز کرنا بھی جائز ہے اور چالیس روز سے زیادہ گزار دینا مکروہ ہے۔ ناف کے نیچے کے بال استرے سے مونڈنا چاہیے اور اس کو ناف کے نیچے سے شروع کرنا چاہیے اور اگر مونڈنے کی جگہ ہڑتال چونا یا اس زمانے میں بال اڑانے کا صابن یا کریم جیلی ہے اس سے دور کرے یہ بھی جائز ہے۔ عورت کو یہ بال اکھیڑ ڈالنا سنت ہے

(درمختار و عالمگیری)

مسئلہ: ناک کے بال نہ اکھاڑے کہ اس سے مرض آکلہ پیدا ہونے کا ڈر ہے (عالمگیری)

مسئلہ: جنابت کی حالت میں نہ بال منڈوائے اور نہ ناخن تراشے کہ یہ مکروہ ہے (عالمگیری)

مسئلہ: بھنوؤں کے بال اگر کھڑے ہو گئے تو ان کو ترشوا سکتے ہیں چہرے کے بال کاٹنا بھی جائز ہے جس کو خط بنوانا کہتے ہیں۔ سینہ اور پیٹھ کے بال مونڈنا یا کتروانا اچھا نہیں، ہاتھ پاؤں پیٹ پر سے بال دور کر سکتے ہیں۔ (ردالمحتار)

## ختنہ کس عمر میں ہونی چاہیے؟

مسئلہ: ختنہ کی عمر سات سال سے بارہ سال تک ہے اور بعض علماء نے یہ فرمایا کہ پیدائش

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



کے ساتویں دن کے بعد ختنہ کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: لڑکے کی ختنہ کرائی گئی اور پوری کھال نہیں گئی، اگر نصف یا نصف سے زائد باقی رہ گئی تو نہیں ہوئی یعنی پھر سے ہونی چاہئے (عالمگیری)

## نومسلم مسلمان ہوکر کیسے ختنہ کرائے

مسئلہ: بوڑھا آدمی مسلمان ہوا جس میں ختنہ کرانے کی طاقت نہیں تو ختنہ کرانے کی حاجت نہیں۔ بالغ شخص مسلمان ہوا، اگر وہ خود ہی اپنی ختنہ کرسکتا ہے تو اپنے ہاتھ سے کرے ورنہ نہیں اگر ممکن ہو کہ کوئی عورت جو ختنہ کرنا جانتی ہو تو اس سے نکاح کرے تو نکاح کر کے اس سے ختنہ کرالے (عالمگیری)

## کان چھدوانے اور خصی کا حکم

مسئلہ: عورتوں کے کان چھدوانے میں حرج نہیں اس لیے کہ زمانہ رسالت ﷺ میں کان چھدواتے تھے اور اس پر انکار نہیں ہوا (عالمگیری)

مسئلہ: انسان کو خصی کرنا حرام ہے اس طرح ہیجڑا کرنا بھی حرام ہے گھوڑے کو خصی کرنے میں اگر فائدہ ہو مثلاً اس کا گوشت اچھا ہوگا یا خصی نہ کرنے میں شرارت کرے گا، لوگوں کو تکلیف دے گا، انہیں مصالحت کی بناء پر بکرے اور بیل وغیرہ کو خصی کیا جاتا ہے، یہ جائز ہے اور اگر منفعت یا دفع ضرر دونوں باتیں نہ ہوں تو خصی کرنا حرام ہے (ہدایہ عالمگیری)

## شرعی داڑھی کتنی ہونی چاہیے

مسئلہ: داڑھی بڑھانا انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے منڈوانا یا ایک مٹھی سے کم کروانا حرام ہے، ہاں ایک مٹھی سے بڑھ جائے تو جتنی زیادہ ہو اس کو کٹوا سکتے ہیں (درمختار)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



بعض لوگ موچھوں کو دونوں جانب مونڈ کر بیچ میں ذرا سی باقی رکھتے ہیں، معلوم ہوتا ہے جیسے ناک کے نیچے دو مکھیاں بیٹھی ہیں۔ اسی طرح فرنچ کٹ داڑھی خشخشی داڑھی یہ سب نصاریٰ کی اتباع ہے۔ یہ داڑھی کا مذاق ہے۔ ایسی داڑھی کی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔

## مونچھیں کتنی ہونی چاہیے

مسئلہ: مونچھوں کو کم کرنا سنت ہے۔ اتنی کم کرے کہ ابرو کی مثل ہو جائیں یعنی اتنی کم ہوں کہ اوپر والے ہونٹ کے بالائی حصے سے نہ لٹکیں اور ایک روایت میں مونڈوانا آیا ہے (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ: مونچھوں کے دونوں کناروں کے بال بڑے بڑے ہوں تو حرج نہیں۔ بعض سلف کی مونچھیں اس قسم کی تھیں (عالمگیری)

مسئلہ: داڑھی چڑھانا یا اس میں گرہ لگانا جس طرح سکھ کرتے ہیں، ناجائز ہے (قانون شریعت)

## سرکار اعظم ﷺ کے بال مبارک کیسے تھے؟

حدیث شریف = سرکار اعظم ﷺ کی زلفیں کبھی آدھے کان کی لو تک تو کبھی پورے کان کی لو تک اور جب بڑھ جاتے تو شانہ مبارک تک چھو جاتے (شمائل ترمذی (مترجم) جلد دوم ص 826، مطبوعہ فرید بک لاہور)

مسئلہ: مرد کو یہ جائز نہیں کہ وہ عورتوں کی طرح بال بڑھائے، بعض صوفی بننے والے لمبی لمبی لٹیں بڑھا لیتے ہیں جو ان کے سینے پر سانپ کی طرح لہراتی ہیں اور بعض چوٹیاں یا جوڑے بنا لیتے ہیں۔ یہ سب کام ناجائز اور خلاف شرع ہیں۔

مسئلہ: عورتوں کو سر کے بال کٹوانا ناجائز اور گناہ ہے۔ شوہر اگر اس طرح کرنے کو کہے جب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



بھی یہی حکم ہے کہ عورت ایسا نہ کرے ورنہ گنہگار ہوگی کیونکہ شریعت کی نافرمانی کرنے میں کسی کا کہنا نہیں مانا جائے گا (درمختار)

بخاری شریف میں ہے **لاطاعة معصية الله** یعنی اللہ کی معصیت میں کسی کی طاعت نہیں، بعض عورتیں بے بی کٹ بال رکھتی ہیں۔ یہ بھی یہود ونصاریٰ کا طریقہ ہے۔

## کٹے ہوئے بال اور ناخن کا کیا کیا جائے

مسئلہ: کٹوانے یا منڈوانے میں جو بال نکلے، انہیں دفن کردیں اس طرح ناخن کاٹ کر پاخانہ یا غسل خانے میں انہیں ڈال دینا مکروہ ہے کہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے (عالمگیری)

مسئلہ: موئے زیرناف کا ایسی جگہ ڈالنا کہ دوسروں کی نظر پڑے، ناجائز ہے۔

مسئلہ: چار چیزوں کے متعلق حکم ہے کہ دفن کردی جائیں، بال، ناخن، خون، حیض کا لتا (عالمگیری)

## خواتین کا بھنویں بنانا کیسا؟

اگر بھنوؤں کے بال کچھ بڑھ گئے ہوں اور برے معلوم ہوتے ہوں تو ازخود یا شوہر کے کہنے پر صرف ترشواسکتی ہے مگر بالوں کو جڑ سے نہیں اکھیڑ سکتی جیسا کہ دھاگہ سے اکھیڑا جاتا ہے اور جگہ جگہ بیوٹی پارلرز میں یہ کام ہوتا ہے۔ جہاں تھریڈنگ کے ذریعے بھنوؤں کے بالوں کو جلایا یا نوچا جاتا ہے۔ یہ سخت ناجائز ہے۔

## حلال وحرام جانوروں کا بیان

## کون سی چیزیں حلال اور کون سی حرام ہیں

مسئلہ: کیلے والے جانور (بڑے نوک دار دانت والے) جو کیلے سے شکار کرتا ہو حرام ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



جیسے شیر، گیدڑ، لومڑی، بجو، کتا وغیرہ کہ ان سب میں کیلے ہوتے ہیں اور شکار بھی کرتے ہیں۔ اونٹ کے کیلا ہوتا ہے مگر شکار نہیں کرتا لہذا وہ اس حکم میں نہیں (درمختار)

مسئلہ: پنجہ والا پرندہ جو پنجہ سے شکار کرتا ہے حرام ہے۔ جیسے شکرا، باز، بہری، چیل، حشرات الارض حرام ہیں۔ جیسے چوہا، چھپکلی، گرگٹ، گھونس، سانپ، بچھو، بر، مچھر، پسو، کھٹمل، مکھی، کل، مینڈک وغیرہا (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ: گھریلو گدھا اور خچر حرام ہیں اور جنگلی گدھا جیسے گورخر کہتے ہیں، حلال ہے۔ گھوڑے کے متعلق روایتیں مختلف ہیں۔ یہ آلہ جہاد ہے اس کے کھانے میں تقلیل آلۂ جہاد ہوتی ہے لہٰذا یہ نہ کھایا جائے (درمختار)

مسئلہ: گائے، بھینس، بکری، بھیڑ، ہرن، نیل گائے، سانبھر، چیتل، بارہ سنگھا، پاڑھا، خرگوش حلال ہیں۔

مسئلہ: تیتر، بٹیر، کبوتر، مرغ، ہریل، مینا، فاختہ، چرخی، کالک، ہر قسم کی بطخ، بگلا، سارس، کلنگ، جانگھل، قواری، چہا، کیمر، گھونگھل، دابل یہ سب حلال ہیں۔

مسئلہ: کچھوا خشکی کا ہو یا پانی کا دونوں حرام ہیں۔ غراب البقیع یعنی کوا جو مردار کھاتا ہے، حرام ہے اور مہوکا کہ یہ بھی کوے سے ملتا جلتا ایک پرندہ ہوتا ہے، حلال ہے (درمختار و ردالمحتار)

## مچھلی اور جھینگے کے احکام و مسائل

مسئلہ: پانی کے جانوروں میں صرف مچھلی حلال ہے جو مچھلی پانی میں مرکر تیر گئی یعنی جو بے مارے اپنے آپ مرکر پانی کی سطح پر الٹ گئی، وہ حرام ہے، مچھلی کو مارا اور وہ مرکر الٹی تیرنے لگی یہ حرام نہیں (درمختار)

مسئلہ: ٹڈی بھی حلال ہے اور مچھلی اور ٹڈی یہ دونوں بغیر ذبح حلال ہیں جیسا کہ حدیث

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



شریف میں فرمایا کہ دو مردے حلال ہیں مچھلی اور ٹڈی۔

مسئلہ: جھینگے کے متعلق اختلاف ہے کہ یہ مچھلی ہے یا نہیں، اسی بناء پر اس کی حلت وحرمت میں بھی اختلاف ہے۔ بظاہر اس کی صورت مچھلی کی سی نہیں معلوم ہوتی بلکہ ایک قسم کا کیڑا معلوم ہوتا ہے لہذا اس سے بچنا چاہیے (مزید تفصیلات اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی کتاب ''احکام شریعت'' میں ملاحظہ فرمائیں)

مسئلہ: چھوٹی مچھلیاں بغیر پیٹ کاٹے بھون لی گئیں ان کا کھانا حلال ہے (ردالمحتار)

## غلیظ کھانے والی گائے اور بکریوں کے احکام

مسئلہ: بعض گائیں، بکریاں غلیظ کھانے لگتی ہیں، ان کو جلالہ کہتے ہیں۔ اس کے بدن اور گوشت وغیرہ میں بدبو پیدا ہوجاتی ہے، اس کو کئی کئی دن تک باندھ رکھیں کہ نجاست نہ کھانے پائے، جب بدبو جاتی رہے، ذبح کر کے کھائیں۔

مسئلہ: اسی طرح جو مرغی غلیظ کھانے کی عادی ہو، اسے چند روز بند رکھیں، جب اثر جاتا رہے ذبح کر کے کھائیں، جو مرغیاں چھوٹی پھرتی ہیں ان کو بند کرنا ضروری ہیں۔ جبکہ غلیظ کھانے کی عادی نہ ہوں اور اور ان میں بدبو نہ ہو۔ ہاں بہتر یہ ہے کہ ان کو بند رکھ کر ذبح کریں (عالمگیری)

مسئلہ: بکرا جو خصی نہیں ہوتا، وہ اکثر پیشاب پینے کا عادی ہوتا ہے اور اس میں ایسی سخت بدبو پیدا ہوجاتی ہے کہ جس راستہ سے گزرتا ہے، وہ راستہ کچھ دیر کے لیے بدبودار ہوجاتا ہے اس کا بھی حکم وہی ہیں جو جلالہ کا ہے کہ اگر اس کے گوشت سے بدبو جاتی رہی تو کھا سکتے ہیں ورنہ مکروہ و ممنوع۔

## علاج میں حلال وحرام کی صورتیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



## دوا علاج میں کیا عقیدہ رکھے

مسئلہ: دوا سے علاج کرنا جائز ہے جبکہ یہ عقیدہ ہو کہ اللہ تعالیٰ شافی ہے اسی نے دوا کو ازالہ مرض کے لیے سبب بنادیا ہے اور اگر دوا ہی کو شفا دینے والا سمجھتا ہو تو ناجائز ہے (عالمگیری)

## جھاڑ پھونک اور نظر بد لگنا

حدیث شریف = صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نظر بد سے جھاڑ پھونک کرانے کا حکم فرمایا ہے۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم جاہلیت میں جھاڑا کرتے تھے۔ حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ آپ کا اس متعلق کیا ارشاد ہے۔ فرمایا کہ میرے سامنے پیش کرو، جھاڑ پھونک میں حرج نہیں جب تک اس میں شرک نہ ہو (مسلم)

مسئلہ: بعض عورتیں جب ان کا شوہر سفر پر جاتا ہے تو اس کے بازو پر امام ضامن کے نام پر پیسہ باندھتی ہیں، اس کی کوئی حقیقت نہیں (ملفوظات شریف)

مسئلہ: تعویذ باندھنا جائز ہے کیونکہ قرآن مجید مومنوں کے لیے شفا اور رحمت ہے اسی لیے اس کی آیات کا نقش بنا کر گلے میں باندھ لیا جائے تو اللہ تعالیٰ اپنے کلام کی برکت سے شفا عطا فرماتا ہے۔

## حرام ہڈی کا دوا کے طور پر استعمال کیسا؟

مسئلہ: انسان کے کسی جز کو دوا کے طور پر استعمال کرنا حرام ہے۔ خنزیر کے بال یا ہڈی یا کسی جز کو بطور دوا استعمال کرنا حرام ہے۔ دوسرے جانوروں کی ہڈیاں دوا میں استعمال کی جاسکتی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ہے۔ بشرطیکہ ذبیحہ کی ہڈیاں ہوں یا خشک ہوں، اس میں رطوبت باقی نہ ہو، ہڈیاں اگر کسی دوا میں ڈالی گئی ہوں جو کھائی جائے گی تو یہ ضروری ہے کہ ایسے جانور کی ہڈی ہو جس کا کھانا حلال ہے اور ذبح بھی کر دیا ہو۔ مردار کی ہڈی کھانے میں استعمال نہیں کی جا سکتی (عالمگیری)

مسئلہ: حرام چیزوں کو دوا کے طور پر استعمال کرنا ناجائز ہے کہ حدیث میں ارشاد فرمایا جو چیزیں حرام ہیں، ان میں شفا نہیں رکھی ہے۔ بعض کتب میں یہ مذکور ہے کہ اگر اس چیز کے متعلق یہ علم ہو کہ اس میں شفا ہے تو اس صورت میں وہ چیز حرام نہیں، اس کا حال بھی وہی ہے کیونکہ کسی چیز کی نسبت ہرگز یہ یقین نہیں کیا جا سکتا کہ اس سے مرض ختم ہی ہو جائے گا۔ زیادہ سے زیادہ ظن اور گمان ہو سکتا ہے نہ کہ علم و یقین، علم طب کے قواعد و اصول ظنی ہیں۔ لہٰذا یقین حاصل کرنے کی صورت نہیں یہاں ویسا یقین بھی نہیں ہو سکتا جیسا کہ بھوکے کو حرام لقمہ کھانے یا پیاسے کو شراب پینے سے جان بچ جانے میں ہوتا ہے (درمختار و ردالمحتار)

## شراب اور اسپرٹ آمیز دوا کا استعمال نہ کیا جائے

مسئلہ: انگریزی ادویات بکثرت ایسی ہیں جن میں اسپرٹ اور شراب کی آمیزش ہوتی ہے ایسی دوائیں ہرگز استعمال نہ کی جائیں (بہار شریعت)

## اسقاط حمل کے لیے دوا کا استعمال کرنا کیسا ہے

مسئلہ: اسقاط حمل کے لیے دوا کا استعمال کرنا (جیسا کہ آج کل چابی والی گولیوں کا استعمال اور دیگر کورس) یا دوائی سے حمل ساقط کرانا منع ہے۔ بچہ کی صورت بنی ہو یا نہ بنی ہو دونوں کا ایک ہی حکم ہے ہاں اگر عذر ہو تو عورت کے شیر خوار بچہ ہے یا باپ کے پاس اتنا نہیں کہ دایہ دستیاب ہوتی اور حمل سے دودھ خشک ہو جائے گا اور بچہ کے ہلاک ہونے کا اندیشہ ہے تو اس مجبوری سے حمل ساقط کیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس کے اعضاء نہ بنے ہوں، اور اس کی مدت ایک سو بیس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



دن ہے (ردالمحتار)

## اوجھڑی حلال ہے یا حرام

سرکار اعظم ﷺ نے حلال جانور کے جن اعضاء کو حرام قرار دیا ہے وہ یہ ہیں۔ ذکر، فرج، خصیتیں، غدود، پتہ، مثانہ اور دم مسفوح (بہنے والا خون) ان میں سے دم مسفوح (ذبح کے وقت بہنے والا خون) تو قطعی حرام ہے کیونکہ اس کی حرمت نص قرآنی سے ثابت ہے اور باقی چھ چیزیں مکروہ تحریمی ہیں۔ اوجھڑی کو ہم مثانے پر قیاس کرتے ہیں۔ گوبر کا مستقر ہونے کی وجہ سے اوجھڑی کا بھی یہی حکم ہونا چاہیے اور طبیعت اور فطرت سلیم بھی اسے پسند نہیں کرتی بلکہ گھن آتی ہے۔

اگر مثانے اور اوجھڑی میں علت مشترکہ کو دیکھا جائے تو اس کا حکم بھی مکروہ تحریمی ہونا چاہیے لیکن اگر اس پہلو سے دیکھا جائے کہ اس کی ممانعت حدیث میں مذکور نہیں تو کم از کم مکروہ تنزیہی (ناپسندیدہ) تو بہرحال قرار پائے گی (تفہیم المسائل)

## جھوٹ اور غیبت کے مسائل

## کن صورتوں میں جھوٹ بول سکتے ہیں

مسئلہ: تین صورتوں میں جھوٹ بولنا جائز ہے یعنی اس میں گناہ نہیں ایک جنگ کی صورت میں کہ یہاں اپنے مقابل کو دھوکا دینا جائز ہے۔ اسی طرح جب ظالم ظلم کرنا چاہتا ہو، اس کے ظلم سے بچنے کے لیے بھی جائز ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ دو مسلمانوں میں اختلاف ہے اور یہ ان دونوں میں صلح کرانا چاہتا ہے مثلاً ایک کے سامنے یہ کہہ دے کہ وہ تمہیں اچھا جانتا ہے، تمہاری تعریف کرتا تھا، یا اس نے تمہیں سلام کہلا بھیجا ہے اور دوسرے کے پاس بھی اس قسم کی باتیں کرے تاکہ دونوں میں عداوت کم ہو جائے اور صلح ہو جائے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ بیوی کو خوش

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



کرنے کے لیے کوئی بات خلاف واقع کہہ دے (مثلا وہ حسین نہ ہو اور کہہ دے کہ تم بہت حسین ہو) (عالمگیری)

مسئلہ: توریہ کی مثال یہ ہے کہ تم نے کسی کو کھانے کے لیے بلایا، وہ کہتا ہے میں نے کھانا کھالیا اس کے ظاہر معنی یہ ہیں کہ اس وقت کا کھانا کھالیا ہے مگر وہ یہ مراد لیتا ہے کہ کل کھایا ہے، یہ بھی جھوٹ میں داخل ہے (عالمگیری)

مسئلہ: جس قسم کے مبالغہ کا عادتاً رواج ہے، لوگ اسے مبالغہ ہی پر محمول کرتے ہیں، اس کے حقیقی معنی مراد نہیں لیتے، وہ جھوٹ میں داخل نہیں مثلا یہ کہا کہ میں تمہارے پاس ہزار مرتبہ آیا یا ہزار مرتبہ میں نے تم سے یہ کہا، یہاں ہزار کا عدد مراد نہیں بلکہ کئی مرتبہ آنا اور کہنا مراد ہے۔ یہ لفظ ایسے موقع پر نہیں بولا جائے گا کہ ایک ہی مرتبہ آیا ہو یا ایک ہی مرتبہ کہا ہو اور اگر ایک مرتبہ آیا اور یہ کہہ دیا کہ ہزار مرتبہ آیا تو جھوٹ ہوگا (ردالمحتار)

## غیبت کیا ہے

مسئلہ: غیبت کے یہ معنی ہیں کہ کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو (جس کو وہ دوسروں کے سامنے ظاہر ہونا پسند نہ کرتا ہو) اس کی برائی کرنے کے طور پر ذکر کرنا اور اگر اس میں وہ بات ہی نہ ہو تو یہ غیبت نہیں بلکہ بہتان ہے۔ کسی مسلمان کی غیبت کرنا مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے برابر ہے۔

## کن صورتوں میں برائی غیبت نہیں

مسئلہ: جو شخص اعلانیہ برا کام کرتا ہے اور اس کو اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ لوگ اسے کیا کہیں گے اس کو بری حرکت کا بیان کرنا غیبت نہیں مگر اس کی دوسری باتیں جو ظاہر نہیں ہیں، ان کو ذکر کرنا غیبت میں داخل ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



حدیث شریف میں ہے کہ جس نے حیا کا حجاب اپنے چہرے سے ہٹا دیا، اس کی غیبت نہیں (ردالمختار)

مسئلہ: جس طرح زندہ آدمی کی غیبت ہوسکتی ہے۔ مرے ہوئے مسلمان کو برائی کے ساتھ یاد کرنا غیبت ہے، جبکہ وہ صورتیں نہ ہوں جن کا بیان کرنا غیبت میں داخل نہیں۔ مسلمان کی غیبت جس طرح حرام ہے۔ کافر ذمی کی بھی ناجائز ہے کہ ان کے حقوق بھی مسلمان کے طرح ہیں کافر حربی کی برائی کرنا غیبت نہیں ہے (ردالمختار)

## کسی کی تعریف کرنے کی صورتیں

مسئلہ: کسی کے مونہہ پر اس کی تعریف کرنا منع ہے اور پیٹھ پیچھے تعریف کی اگر یہ جانتا ہے کہ میرے اس تعریف کرنے کی خبر اس کو پہنچ جائے گی، یہ بھی منع ہے۔ تیسری صورت یہ کہ پس پشت تعریف کرتا ہے اس کا خیال بھی نہیں کرتا کہ اسے خبر پہنچ جائے گی یا نہ پہنچے گی۔ یہ جائز ہے مگر یہ ضروری ہے کہ تعریف میں جو خوبیاں بیان کرے، وہ اس میں ہوں۔ شعراء کی طرح انہونی باتوں سے تعریف نہ کرے کہ یہ نہایت درجہ قبیح ہے۔ (عالمگیری)

## لہو ولعب کام اور کھیل کے متعلق مسائل

## کب اور کس طرح دف بجانا جائز ہے

مسئلہ: عید کے دن اور شادیوں میں دف بجانا جائز ہے جبکہ سارے دف ہوں اس میں جھانج نہ ہو اور قواعد موسیقی پر نہ بجائے جائیں یعنی محض ڈھپ ڈھپ کی بے سری آواز سے نکاح کا اعلان مقصود ہو (ردالمختار، عالمگیری)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: موجودہ دف میں بیان کردہ شرائط نہیں پائی جاتیں لہذا دف بجانے سے بچنا چاہیے۔

## ناچنا، باجے اور تالیاں بجانا منع ہے

مسئلہ: ناچنا تالی بجانا، ستار ایک تارہ دوتارہ، ہارمونیم چنگ، طنبور بجانا اسی قسم کے دوسرے میوزک والے باجے سب ناجائز ہیں (ردالمحتار)

## باجوں کے جواز کی چند صورتیں

مسئلہ: لوگوں کو بیدار کرنے اور خبردار کرنے کے ارادے سے بگل بجانا جائز ہے جیسے حمام میں بگل اس لیے بجایا جاتا ہے کہ لوگوں کو اطلاع ہو جائے کہ حمام کھل گیا ہے۔

مسئلہ: رمضان میں سائرن وغیرہ لوگوں کو جگانے اور روزہ بند کرنے کے لیے بجائے جاتے ہیں۔ کارخانوں اور دفتروں میں سیٹی لگی ہوتی ہے جو کام کے شروع کرنے اور ختم کرنے کی اطلاع دیتی ہے۔ یہ تمام چیزیں لہو ولعب میں داخل نہیں جائز ہیں۔

## عام قوالی اور مزامیر کا حکم

مسئلہ: متصوفہ زمانے کے مزامیر کے ساتھ قوالی سنتے ہیں اور کبھی اچھلتے کودتے اور ناچنے لگ جاتے ہیں۔ اس قسم کی قوالی میں جانا، بیٹھنا ناجائز ہے۔ مشائخ سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا (قانون شریعت)

## کون سا حال اور کون سی قوالی جائز ہے

مسئلہ: جو چیز مشائخ سے ثابت ہے، وہ فقط یہ ہے کہ اگر کبھی کسی نے ان کے سامنے کوئی ایسا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



شعر پڑھ دیا جوان کے حال و کیفیت کے مواقف ہے تو ان پر کیفیت رقت طاری ہوگئی اور بے خود ہوکر کھڑے ہوگئے اور اس حال وارفتگی میں ان سے حرکات غیر اختیار صادر ہوئے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ مشائخ دین کے احوال اور ان کا متصوفہ کے حال اور فرمان میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ یہاں مزامیر کے ساتھ محفلیں کی جاتی ہیں جن میں فاسقوں اور فاجروں کا اجتماع ہوتا ہے۔ گانے والوں میں اکثر بے شرع ہوتے ہیں، تالیاں بجاتے اور مزامیر کے ساتھ گاتے اچھلتے کودتے اور ناچتے ہیں اور اس کا نام حال رکھتے ہیں۔ ان حرکات کو صوفیاء کرام کے احوال سے نسبت (مناسب نہیں کیونکہ) یہاں سب چیزیں اختیاری ہیں وہاں بے اختیار تھیں (عالمگیری)

## کب کبوتر پالنا جائز ہے

مسئلہ: کبوتر پالنا اگر اڑانے کے لیے نہ ہو تو جائز ہے اور اگر کبوتروں کو اڑانا ہے تو ناجائز ہے کہ یہ بھی ایک لہو ولعب کی قسم ہے (قانون شریعت)

مسئلہ: جانوروں کو لڑانا مثلاً تیتر، بٹیر، مینڈھے، مرغ اور بھینسے وغیرہ کو ان جانوروں کو بعض لوگ لڑاتے ہیں یہ حرام ہے اور اس میں شرکت کرنا یا اس کا تماشا دیکھنا بھی ناجائز ہے (قانون شریعت)

## کُشتی کے جواز کی صورت

مسئلہ: کُشتی لڑنا اگر لہو لعب کے طور پر نہ ہو بلکہ اس لیے ہو کہ جسم میں قوت آئے اور کفار سے لڑنے میں کام دے تو یہ جائز و مستحسن و کار ثواب ہے بشرطیکہ ستر پوشی کے ساتھ ہو۔ آج کل برہنہ ہوکر صرف ایک لنگوٹ یا نیکر پہن کر لڑتے ہیں کہ ساری رانیں کھلی ہوتی ہیں، یہ ناجائز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ہے۔سرکار اعظم ﷺ نے رکانہ سے کُشتی لڑی اور تین مرتبہ پچھاڑا کیونکہ رکانہ نے یہ کہا تھا کہ اگر آپ مجھے پچھاڑ دیں گے تو ایمان لاؤں گا۔پھر یہ مسلمان ہو گئے (درمختار و رد المحتار)

## ویڈیو گیم، کیرم بورڈ اور گڑیاں کھیلنا کیسا ہے

مسئلہ: ویڈیو گیم، کیرم بورڈ اور تاش کھیلنا ناجائز ہے بغیر شرط کے جوا کا کھیلنا بھی ناجائز ہے۔

مسئلہ: لڑکیاں جو گڑیا سے کھیلتی ہیں یہ جائز ہے مگر شرط یہ ہے کہ گڑیا میں میوزک نہ ہو۔

## مسابقت کا مطلب

مسئلہ: مسابقت جائز ہے مسابقت کا مطلب یہ ہے کہ چند شخص آپس میں یہ طے کرلیں کہ کون آگے بڑھتا ہے جو سبقت لے جائے، اس کو یہ دیا جائے گا۔ یہ مسابقت صرف تیر اندازی میں ہوسکتی ہے یا گھوڑے سے گدھے خچر میں۔جس طرح گھڑ دوڑ میں ہوا کرتا ہے چند گھوڑے ایک ساتھ بھگائے جاتے ہیں جو آگے نکل جاتا ہے، اس کو یہ رقم یا کوئی چیز دی جاتی ہے۔(قانون شریعت)

## کن چیزوں کی دوڑ جائز ہے

مسئلہ: اونٹ اور آدمیوں کی دوڑ بھی جائز ہے۔اونٹ بھی اسباب جہاد سے ہے یعنی یہ جہاد کے لیے کارآمد چیز ہے۔مطلب یہ ہے کہ ان دوڑوں سے مقصود جہاد کی تیاری ہے لہو و لعب مقصود نہیں۔اگر محض کھیل کے لیے ایسا کرتا ہے تو مکروہ ہے۔اس طرح اگر فخر اور اپنی بڑائی مقصود ہو یا اپنی شجاعت و بہادری کا اظہار مقصود ہو تو یہ بھی مکروہ ہے (درمختار)

## شرط لگانا کیسا ہے

مسئلہ: اگر دونوں کی جانب سے مال کی شرط ہو مثلاً تم جیت گئے تو میں اتنا مال دوں گا اور اگر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



میں جیت گیا تو تم سے اتنا لوں گا، یہ صورت جوا ہے جو کہ حرام ہے۔ ہاں اگر دونوں نے اپنے ساتھ ایک تیسرے شخص کو شامل کر لیا جس کو محلل کہتے ہیں اور ٹھہرا یہ کہ اگر یہ جیت گیا تو رقم مذکور یہ لے گا اور اگر ہار گیا تو یہ کچھ بھی نہیں دے گا اس صورت میں دونوں جانب سے مال کی شرط جائز ہے (عالمگیری و درمختار)

## پتنگ اڑانا اور ڈور لوٹنا

مسئلہ: پتنگ اڑانا لہو ولعب ہے اور یہ ناجائز ہے۔ حدیث میں ہے کہ مسلمان کے لیے کھیل کی چیزوں میں سے سوائے تین چیزوں کے سب حرام ہے۔

(1) بیوی سے کھیل (2) گھوڑوں کی نیزہ بازی (3) تیراندازی

## ڈور کا لوٹ کر استعمال میں لانا حرام ہے

ٹوٹی ہوئی ڈور کا مالک اگر معلوم ہو تو فرض ہے اسے دے دی جائے اگر نہ دی اور بغیر اس کی اجازت سے استعمال میں لائی جائے تو حرام ہوگا اور اگر مالک نہ ہو تو وہ لقطہ ہے یعنی پڑی پائی چیز ہے تو واجب ہے کہ اسے مشہور کیا جائے۔ یہاں تک کہ مالک کے ملنے کی امید قطع ہو اس وقت اگر یہ شخص غنی ہے تو فقیر کو دے اور اگر فقیر ہے تو اپنے استعمال میں لا سکتا ہے پھر جب مالک ظاہر ہو تو صرف میں آنے پر راضی نہ ہو تو اپنے پاس سے اس کا تاوان دینا ہوگا (احکام شریعت ص 62 تا 63)

## تصاویر بنوانا، لگوانا اور جمع کرنا کیسا

مسئلہ: جاندار چیز کی تصویر بنانا، بنوانا دونوں حرام ہیں۔ گھر میں جاندار کی تصویر لگانا منع ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



چاہے وہ اپنے پیر صاحب ہی کی کیوں نہ ہو، ناجائز ہے۔اس کے علاوہ یادگار تصویر جمع کرنا بھی ناجائز ہے۔تصاویر بنانے والوں سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا ان تصاویر میں جان ڈالو۔ہاں البتہ غیر جاندار جیسے پہاڑ، دریا، درخت، پھول، پتی وغیرہ کی تصاویر لگانا اور بنانا جائز ہے۔

# قسم کھانے کا بیان

## قسم کی قسمیں

شریعت میں صرف قسم اللہ کی ذات وصفات کی ہوتی ہے یا کلام الٰہی کی قسم ہوتی ہے۔غیر اللہ کی قسم کا شریعت میں کوئی اعتبار نہیں ہے۔نہ ایسی قسم منعقد ہوتی ہے اور نہ اس کا کوئی کفارہ ہے۔

حدیث شریف = سرکار اعظم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے آباؤ اجداد یعنی غیر اللہ کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے۔سو جو تم میں قسم کھانا چاہے، وہ اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔

مسئلہ: غصے میں آ کر یہ کہے کہ اگر میں یہ کام کروں تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو، اس کی لعنت ہو، مجھ پر آسمان پھٹ پڑے، مجھ پر خدا کی پھٹکار ہو، سرکار اعظم ﷺ کی شفاعت نصیب نہ ہو، ان کلمات کے کہنے سے قسم نہیں ہوتی لیکن ایسے کلمات استعمال کرنے سے بچنا چاہیے۔اگر ایسے کلمات استعمال کئے اور جھوٹ ثابت ہوا تو گنہگار ہوگا لہٰذا اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنی چاہیے۔

مسئلہ: بعض لوگ قسم کھانے کے ارادے سے یوں کہہ دیتے ہیں کہ اگر میں فلاں کام کروں تو فلاں چیز مجھ پر حرام ہے یا یہ کہے کہ تجھ سے بات کرنا مجھ پر حرام ہے یعنی حلال چیز کو اپنے اوپر حرام قرار دے دیا تو ایسی صورت میں کسی کے کہنے سے حلال چیز حرام نہیں ہوتی، چیزوں کو حلال یا حرام قرار دینے کا حق صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو ہے تاہم اس سے قسم منعقد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ہوجائے گی اور اگر وہ اسے توڑ دے گا تو کفارہ لازم ہوگا۔

مسئلہ: ایک شخص نے آئندہ کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے میں قسم کھائی اور پھر اس کے خلاف کیا یعنی قسم کو توڑ دیا، فقہی اصطلاح میں اسے حانث کہتے ہیں، اس کی تلافی کے لیے اسے کفارہ ادا کرنا ہوگا۔

## قسم کا کفارہ کیا ہے

دس مسکینوں کو اپنی اوسط (درمیانے طریقے) کے مطابق دو وقت کا کھانا کھلائے یا دس مسکینوں کو لباس فراہم کرے اور اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو تین روزے رکھے۔

## لقطہ کا بیان

## راہ پڑی چیز ملے تو کیا کریں

لقطہ اس مال کو کہا جاتا ہے جو پڑا ہوا کہیں سے مل جائے

مسئلہ: پڑا ہوا مال کہیں سے ملا اور یہ خیال ہو کہ اس کے مالک کو تلاش کر کے دے دوں گا تو اٹھانا مستحب ہے اور اگر اندیشہ یہ ہو کہ شاید میں خود ہی رکھ لوں اور مالک کو تلاش نہ کروں تو چھوڑ دینا بہتر ہے اور اگر غالب گمان ہو کہ مالک کو نہ دوں گا تو اٹھانا ناجائز ہے کیونکہ اپنے لیے اٹھانا حرام ہے اور اگر یہ گمان غالب ہو کہ میں نہ اٹھاؤں گا تو یہ چیز ہلاک یا ضائع ہوجائے گی تو اٹھا لینا ضروری ہے لیکن اگر نہ اٹھائے اور ضائع ہوجائے تو اس پر تاوان نہیں

(ردالمحتار)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/


مسئلہ: ہر قسم کی راہ پڑی ہوئی چیز کو اٹھا لانا جائز ہے مثلاً مال یا جانور، بلکہ اونٹ کو بھی لا سکتا ہے کیونکہ اب زمانہ خراب ہے یہ نہ لائے گا تو کوئی دوسرا لے جائے گا اور مالک کو نہ دے گا خود ہی ہضم کر جائے گا۔ (فتح وغیرہ)

## اٹھانے کے بعد تشہیر کرے

مسئلہ: ملتقط (اٹھانے والا) پر تشہیر لازم ہے یعنی بازاروں اور شارع عام مساجد میں اتنے زمانے تک اعلان کرے کہ غالب گمان ہو جائے کہ مالک اب تلاش نہ کرتا ہوگا۔ یہ مدت پوری ہونے کے بعد اسے اختیار ہے کہ لقطہ کی حفاظت کرے یا کسی مسکین کو دے مسکین کو دینے کے بعد اگر مالک آ گیا تو اسے اختیار ہے کہ صدقہ کو جائز کر دے۔ یعنی مالک ثواب قبول کرے اور رقم معاف کر دے۔ اگر معاف نہ کیا تو وہ چیز موجود ہے تو لے لے اور اگر ہلاک ہو گئی ہے تو تاوان لے گا یعنی اپنی چیز لے گا، اس کی قیمت مالک کو یہ اختیار ہے، ملتقط سے تاوان لے یا مسکین سے جس سے بھی لے گا، وہ دوسرے سے رجوع نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری، بہار شریعت)

## اعلان کی مدت

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ 100 درہم یعنی 612:36 گرام چاندی سے زیادہ مالیت ہو تو ایک سال تک اعلان کرے۔ 10 درہم یعنی 30:618 گرام چاندی تک ایک ماہ اعلان کرے۔ 3 درہم یعنی 9.1854 گرام چاندی تک دس دن اعلان کرے۔ ایک دانق یعنی 0.5103 گرام چاندی تک ایک دن اعلان کرے۔ اس سے کم میں اس اٹھانے والے کی صوابدید پر ہے۔

(فتح القدیر 315/5)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



## اعلان کا طریقہ

اس میں فقہاء فرماتے ہیں کہ اعلان کرتے وقت چیز کا اعلان کرے صفات وعلامات کا ذکر نہ کرے (مطلب یہ کہ سونے کی انگوٹھی ملی ہے تو وہ اعلان یوں کرے کہ ایک چیز ملی ہے) (المغنی 405/6)

پہلے ہفتے میں ہر روز دو بار، دوسرے ہفتے میں ہر روز ایک بار، تیسرے ہفتے میں ایک بار پھر ہر ماہ میں ایک بار پورے سال تک اعلان کرتا رہے۔ اعلان معروف مقامات، بازاروں اور مساجد کے دروازوں اور مجمع گاہوں پر کرے، مسجد کی اندر اعلان نہ کرے۔

## مدت گزرنے کے بعد مال کا کیا کرے

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غنی صرف صدقہ کرے گا یعنی اس پر صدقہ کرنا واجب ہے کسی مستحق کو دے دے۔ اگر خود فقیر ہے تو خود بھی رکھ سکتا ہے۔

## لے پالک بچے کی ولدیت تبدیل کرنا اور شرعی پردہ

لے پاک بچہ یا بچی لے کر اس کے حقیقی باپ کی جگہ پرورش کرنے والے کا اپنے آپ کو اس کا حقیقی باپ ظاہر کرنا اور لکھوانا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ پرورش کرنے اور منہ بولا بیٹا یا بیٹی کہہ دینے سے وہ حقیقی بیٹا یا بیٹی نہیں بن جاتے۔

قرآن پاک میں اس کی ممانعت آئی ہے چنانچہ سورۂ احزاب کی آیت 4 اور 5 میں ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ: اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارا بیٹا بنایا، یہ تمہارے اپنے مونہہ کا کہنا ہے اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے۔ انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو، یہ اللہ کے نزدیک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



زیادہ ٹھیک ہے۔

یادرکھئے! منہ بولے بھائی بہن، منہ بولے ماں بیٹے اور منہ بولے باپ بیٹی کا بھی پردہ ہے حتیٰ کہ لے پالک بچہ جب مردوعورت کے معاملات سمجھنے لگے تو اس سے بھی پردہ ہے البتہ دودھ کے رشتوں میں پردہ نہیں مثلاً رضاعی ماں بیٹے اور رضاعی بھائی بہن میں پردہ نہیں لہذا لے پالک بچے کو ہجری سن کے مطابق دوسال کی عمر کے اندر اندر عورت اپنا یا اپنی سگی بہن یا سگی بیٹی یا سگی بھانجی کا کم از کم ایک مرتبہ دودھ اس طرح پلادے کہ اس بچے کے حلق سے نیچے اتر جائے۔

اگر بچی گود لینا ہو تو شوہر سے رضاعت کا رشتہ قائم کرنے کے لیے شوہر کی بہن یا بھانجی یا بھتیجی کا دودھ اسے پلادیا جائے۔ اس طرح اب جن جن سے دودھ کا رشتہ قائم ہوا، ان سے پردہ واجب نہ رہا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فتاویٰ رضویہ جلد 22 کے صفحہ نمبر 235 (مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور) پر فرماتے ہیں بحالت جوانی یا احتمال فتنہ پردہ کرنا ہی مناسب ہے کیونکہ عوام کے خیال میں اس (دودھ کے رشتے) کی ہیبت بہت کم ہوتی ہے۔

یہ یادرہے کہ ہجری سن کے حساب سے دو برس کے بعد بچہ یا بچی کو اگرچہ عورت کا دودھ پلانا حرام ہے مگر ڈھائی برس کی اندر اگر دودھ پلائے گی تو رضاعت (یعنی دودھ کی رشتہ داری) ثابت ہو جائے گی۔

## ملازمت کے مسائل

سیٹھ اور نوکر دونوں کے لیے حسب ضرورت اجارہ کے شرعی احکام سیکھنا فرض ہے۔ نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



سیکھیں گے تو گنہگار رہوں گے (بہارشریعت، حصہ 14 میں اجارہ کے تفصیلی احکام درج ہیں)

مسئلہ: نوکر رکھتے وقت، ملازمت کی مدت، ڈیوٹی کے اوقات اور تنخواہ وغیرہ کا پہلے سے تعین ہونا ضروری ہے۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: کام کی تین حالتیں ہیں:

1۔سست، 2۔معتدل (یعنی درمیانہ اور 3۔نہایت تیز

اگر مزدوری میں (کم از کم معتدل بھی نہیں محض) سستی کے ساتھ کام کرتا ہے، گنہگار ہے اور اس پر پوری مزدوری لینی حرام۔ اتنے کام (یعنی جتنا اس نے کیا ہے) کے لائق جتنی اجرت لے، اس سے جو کچھ زیادہ ملا مستاجر (یعنی جس کے ساتھ ملازمت کا معاہدہ کیا ہے اس) کو واپس دے (فتاویٰ رضویہ ج19، ص 407)

مسئلہ: کبھی کام میں سست پڑ گیا تو غور کرے کہ معتدل یعنی درمیانہ انداز میں کتنا کام کیا جاسکتا ہے مثلا کمپیوٹر آپریٹر ہے اور روز کی 100 روپیہ اجرت ملتی ہے۔ درمیانہ انداز میں کام کرنے میں روزانہ 100 سطریں کمپوز کرلیتا ہے مگر آج محض سستی یا غیر ضروری باتیں کرنے کے باعث 90 سطریں تیار ہوئیں تو 10 سطروں کی کمی کے 10 روپے کٹوتی کروالے۔ اگر کٹوتی نہ کروائی تو گنہگار اور نار جہنم کا حقدار ہے۔

مسئلہ: ملازم اگر ڈیوٹی پر آنے کے معاملے میں عرف سے ہٹ کر قصداً تاخیر کرے گا یا جلدی چلا جائے گا یا چھٹیاں کرے گا تو اس نے معاہدہ کی قصداً خلاف ورزی کا گناہ تو کیا ہی کیا اور ان صورتوں میں پوری تنخواہ لے گا تو مزید گنہگار اور عذاب نار کا حقدار ہوگا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: ملازم کو چاہیے دوران ڈیوٹی چاق و چوبند رہے، سستی پیدا کرنے والے اسباب سے بچے، مثلاً رات دیر سے سونے کے سبب بلکہ نفلی روزہ رکھنے کے باعث اگر کام میں کوتاہی ہوجاتی ہے تو ان افعال سے باز رہے کہ قصداً کام میں سستی کرنے والا اگرچہ کٹوتی کروادے مگر اب بھی ایک طرح سے گنہگار رہے۔ کیونکہ اس نے کام کرنے کا معاہدہ کیا ہوا ہے اور اس معاہدہ کی رو سے کم از کم معتدل یعنی درمیانہ انداز میں اس کو کام کرنا ضروری ہے۔

ابھی (فتاویٰ رضویہ ج 19 ص 408) کے حوالے سے گزرا کہ "اگر مزدوری میں سستی کے ساتھ کام کرتا ہے گنہگار ہے" ظاہر ہے ملازم کی بے جا سستیوں اور چھٹیوں سے سیٹھ کے کام کا نقصان ہوتا ہے، بہرحال کوئی پوچھنے والا ہو یا نہ ہو، سستی کے باعث کام میں جتنی کمی ہوئی، اللہ سے ڈرتے ہوئے تنخواہ میں اتنی کٹوتی کروائے۔ توبہ بھی کرے اور مستاجر (جس سے اجارہ کیا ہے) اس سے معافی بھی مانگے) ہاں اگر نجی ادارہ ہے اور سیٹھ کٹوتی کی رقم بھی معاف کردے تو ان شاء اللہ عزوجل خلاصی ہوجائے گی۔

مسئلہ: اجیر خاص (یعنی جو مخصوص وقت میں کسی ایک ہی سیٹھ یا ادارے کے کام کا پابند ہو) اس مدت مقررہ میں (یعنی دوران ڈیوٹی) اپنا ذاتی کام بھی نہیں کرسکتا اور اوقات نماز میں فرض اور سنت موکدہ پڑھ سکتا ہے نفل نماز پڑھنا اس کے لیے اوقات اجارہ میں جائز نہیں اور جمعہ کے دن نماز جمعہ پڑھنے کے لیے جائے گا مگر جامع مسجد اگر دور ہے کہ وقت زیادہ صرف ہوگا تو اتنے وقت کی اجرت کم کردی جائے گی اور اگر نزدیک ہے تو کچھ کمی نہیں کی جائے گی، اپنی اجرت پوری پائے گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



(ردالمحتار، ج9ص118 دارالمعرفۃ بیروت)

ہر ملازم اپنے روزانہ کے کام کا احتساب کرے کہ آج ڈیوٹی کے اوقات میں غیر ضروری باتوں یا بے جا کاموں وغیرہ میں کتنا وقت خرچ ہوا، آنے میں کتنی تاخیر ہوئی وغیرہ نیز غیر واجبی چھٹیوں کا شمار کرے، خود ہی حساب لگا کر ہر ماہ تنخواہ میں کٹوتی کروا لے۔ دعوت اسلامی کے جامعات المدینہ وغیرہ میں بعض محتاطین دیکھے ہیں جو اپنے مشاہرہ (تنخواہ) میں سے ہر ماہ احتیاطاً کچھ نہ کچھ کٹوتی کروا لیتے ہیں۔ ان کا جذبہ صد کروڑ مرحبا! ہر ایک کو ان اچھوں کی نقل کرنی چاہیے۔ اپنا آتا اگر ادارہ کے پاس رہ گیا تو کوئی نقصان نہیں مگر اپنے پاس ایک روپیہ بھی قصداً ناجائز آ گیا تو آخرت کے عذاب کی تاب کسی میں نہیں۔

مراقب (یعنی سپروائزر) یا مقررہ ذمہ دار تمام مزدوروں کی حسب استطاعت نگرانی کرے۔ وقت اور کام میں کوتاہی اور سستیاں کرنے والوں کی مکمل کارکردگی (رپورٹ) کمپنی یا ادارہ کے متعلقہ افسر تک پہنچائے مراقب (سپروائزر) اگر جان بوجھ کر پردہ ڈالے گا تو خائن و گنہگار اور عذاب نار کا حقدار ہوگا۔

مسئلہ: مذہبی یا سماجی ادارے کے مقررہ ذمہ داران و منتظمین ادارے کے ملازمین کی کوتاہیوں اور چھٹیوں سے واقف ہونے کے باوجود آنکھ آڑے کان کریں گے اور اس وجہ سے ان ملازمین کو وقف کی رقم سے مکمل تنخواہ دی جائے گی تو لینے والوں کے ساتھ ساتھ متعلقہ ذمہ دار بھی خائن و گنہگار اور عذاب نار کے حقدار ہوں گے۔

مسئلہ: کسی مذہبی ادارے میں اجارہ کے مسائل پر سختی سے عمل دیکھ کر نوکری سے کترانا یا صرف اسی وجہ سے مستعفی ہو کر ایسی جگہ ملازمت اختیار کر لینا جہاں کوئی پوچھنے والا نہ ہو، انتہائی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



نامناسب ہے۔ ذہن یہ بنانا چاہیے کہ جہاں اجارہ کے شرعی احکام پر سختی سے عمل ہو، وہیں کام کروں گا تاکہ اس کی برکت سے معصیت کی نحوست سے بچوں اور حلال روزی بھی کما سکوں۔

مسئلہ: جو اجارہ کے مطابق کام نہیں کر پاتا مثلاً سونپے ہوئے کام کے لیے نااہل ہے تو اسے چاہیے کہ فوراً مستاجر (یعنی جس سے اجارہ کیا ہے اس) کو مطلع کرے۔

مسئلہ: مسلمان نے کافر کی خدمت گاری کی نوکری کی، یہ منع ہے بلکہ کسی ایسے کام پر کافر سے اجارہ نہ کرے جس میں مسلم کی ذلت ہو کہ ایسا اجارہ جائز نہیں (عالمگیری، ج 4 ص 435، بہار شریعت حصہ 14 ص 153)

مسئلہ: ملازم اپنے دفتر وغیرہ کا قلم، کاغذ اور دیگر اشیاء اپنے ذاتی کاموں میں صرف کرنے سے اجتناب کرے۔

ملازم نے اگر مرض کی وجہ سے چھٹی کر لی یا کام کی تو مستاجر کو تنخواہ میں سے کٹوتی کرنے کا حق حاصل ہے۔

(تفصیل کے لیے فتاویٰ رضویہ 19 ص 515 تا 516 دیکھ لیجئے)

امام و مؤذن عرف و عادت کی چھٹیوں کے علاوہ اگر غیر حاضری کریں تو تنخواہ میں کٹوتی کروالیا کریں۔ مثلاً امام کی تین ہزار روپے ماہانہ تنخواہ ہے تو چھٹیاں کرنے پر فی نماز 20 روپے کٹوالیں، اسی طرح موذن صاحب بھی حساب لگالیں (بلا عذر صحیح قصداً معاہدہ کی خلاف ورزی کی تو اس کا گنہ پھر بھی ذمہ رہے گا)

نجی ادارے کے سیٹھ یا اس کے نائب کی اجازت سے کام کاج کے اوقات میں ملازم سنت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



غیر موکدہ نوافل اور دیگر اذکار پڑھ سکتا ہے نیز درس، وغیرہ مستحب کاموں میں شرکت کر سکتا ہے۔

مسئلہ: چوکیدار، گارڈ یا پولیس وغیرہ جن کا کام جاگ کر پہرہ دینا ہوتا ہے اگر ڈیوٹی کے اوقات میں ارادتاً سو گئے تو گنہگار رہوں گے اور (قصداً یا بلا قصد) جتنی دیر سوئے یا غافل ہوئے، اتنی دیر کی اجرت کٹوانی ہوگی۔

ملازمت کے دوران فارغ وقت ملتا ہو تو اس دوران ذکر و درود اور مطالعہ وغیرہ میں حرج نہیں جبکہ ذمہ داری میں کسی قسم کی کوتاہی واقع نہ ہوتی ہو۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ کے ایک ارشاد کا خلاصہ ایک ہی وقت میں دو جگہ اجارہ کرنا جائز نہیں۔ یعنی ایک جگہ اجرت پر کام کر رہا، اسی وقت کے دوران اجرت لے کر دوسرے کا کام نہیں کر سکتا۔ (بہار شریعت حصہ 14 ص 144، بریلی شریف)

مسئلہ: عرف کے مطابق جو چھٹی ہوتی ہے اس میں مستاجر اپنے ملازم سے کام لے سکتا اگر جبراً لے گا تو گنہگار رہوگا۔ ہاں حکمیہ لہجہ میں نہیں فقط درخواست کرنے پر ملازم خوش دلی سے کام کر دے یا چھٹی کے اوقات میں الگ سے اجرت دی جائے تو پھر جائز ہے۔ یہ قاعدہ یاد رکھئے! جہاں دلالۃ یعنی علامت سے معلوم ہو (Under Stood) صراحتاً (یعنی کھلم کھلا، ظاہراً) اجرت ثابت ہو وہاں طے کرنا واجب ہے۔ (ہدایہ ج2 ص23، دار احیاء التراث بیروت)

ایسے موقع پر طے کرنے کے بجائے اس طرح کہہ دینا کام پر آ جاؤ، دیکھ لیں گے جو مناسب ہوگا، دے دیں گے، خوش کر دیں گے خرچی ملے گی وغیرہ قطعاً ناکافی ہیں۔ بغیر طے کئے اجرت لینا گناہ ہے۔ طے شدہ سے زائد طلب کرنا بھی ممنوع ہے۔ ہاں جہاں ایسا معاملہ ہو کہ کام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



کروانے والے نے کہا، کچھ نہیں دوں گا۔اس نے بھی کہہ دیا کچھ نہیں لوں گا اور پھر اپنی مرضی سے دے دیا تو اس لین دین میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ: مزدوری یا ڈیوٹی میں سستی اور چھٹیوں کے باوجود جو مکمل اجرت یا تنخواہ لیتا رہا اور اب نادم ہے تو اس کے لیے صرف زبانی توبہ کافی نہیں۔آج تک جتنی اجرت یا تنخواہ زائد حاصل کی ہے اس کی بھی شرعی ترکیب کرنی ہوگی چنانچہ اس مسئلہ کا حل بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں (جتنا کام کیا) اس سے جو کچھ زیادہ ملا، مستاجر (یعنی جس نے اجرت پر رکھا، اسی) کو واپس (لوٹا) دے، وہ نہ رہا ہو اس کے وارثوں کو دے، ان کا بھی پتہ نہ چلے مسلمان محتاج (یعنی مسلمان فقیر یا مسکین) پر تصدق (خیرات) کرے) اپنے صرف (یعنی استعمال) میں لانا یا غیر صدقہ میں صرف (خرچ) کرنا حرام ہے (فتاویٰ رضویہ ج19 ص 407)

اگر رقم یاد نہیں تو ظن غالب کے حساب سے مالیت طے کر کے حکم شرعی پر عمل کیجئے۔

## ویڈیو گیم، لڈو اور اسنوکر کھیلنا

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس بارے میں کہ ویڈیو گیم، اسنوکر اور لڈو کھیلنا شریعت کی رو سے کیسا ہے؟ نیز اسنوکر اور ویڈیو گیم کا کاروبار کرنا کیسا ہے؟ تفصیل سے جواب مرحمت فرمائیں

**باسمہ سبحانہ وتعالیٰ الجواب بعون الملک الوھاب**

کھیل جس طرح کا ہو، مطلقاً ناجائز وحرام ہے۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

ترجمہ: اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اسے ہنسی بنالیں ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔

حضرت صدر الافاضل علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



لہو یعنی کھیل ہر اس باطل کو کہتے ہیں، جو آدمی کو نیکی سے اور کام کی باتوں سے غفلت میں ڈالے۔

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جتنی چیزوں سے آدمی لہو کرتا ہے، سب باطل ہیں مگر کمان سے تیر چلانا اور گھوڑے کو ادب دینا اور زوجہ کے ساتھ ملاعبت یہ تینوں حق ہے'' (ترمذی شریف)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

''جس نے چوسر کھیلی اس نے گویا اپنا ہاتھ سور کے گوشت وخون میں رنگا'' (بحوالہ: صحیح مسلم شریف)

ایک دوسری روایات میں ارشاد فرمایا: جس نے چوسر کھیلی، اس نے خدا اور رسول ﷺ کی نافرمانی کی'' (بحوالہ: صحیح مسلم شریف)

حضرت علامہ حصکفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

ترجمہ: اور چوسر کھیلنا مکروہ تحریمی ہے اور اسی طرح شطرنج کا حکم ہے۔ امام شافعی وابو یوسف نے ایک روایت میں اس کو مباح (جائز) قرار دیا ہے اور یہ حکم اس وقت ہے جب جوا کے طریقے پر نہ ہو اور کسی واجب کی ادائیگی میں خلل واقع نہ ہو، ورنہ تو بالا جماع حرام ہے۔

اس کی شرح میں حضرت امام شامی قدس سرہ لکھتے ہیں:

ترجمہ: ہمارے (احناف) کے نزدیک حرام وکبیرہ گناہ ہے اور اس کو مباح (جائز) قرار دینے میں اسلام ومسلمانوں کی خلاف شیطان کی اعانت کرنا ہے جیسا کہ کافی میں ہے۔ (بحوالہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



(فتاویٰ شامی 494/26)

حضرت شیخ احمد صاوی مالکی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

اگر کھیل کے سبب فرائض واجبات ضائع ہوجائیں مثلاً وقت پر ادا نہ ہوں تو بالا جماع حرام ہے اور اگر قمار کے طریقے پر ہو یعنی مال کے بدلے ہو تو بھی بالا جماع حرام ہے اور اگر قمار کے طریقہ پر نہ ہو اور نہ فرائض وواجبات ضائع ہوں تو اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض مکروہ اور بعض حرام بتاتے ہیں کہ ایسا کام کرنا جس میں دینی یا دنیوی منفعت نہ ہو، ایسے بھی حرام ہے

(حاشیہ الصاوی علی الجلالین)

شیخ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

ترجمہ: اور اسی جوئے میں جوئے کی تمام اقسام اور شطرنج وغیرہ سب داخل ہیں یہاں تک کہ بچوں کا اخروٹ اور پانسوں سے کھیلنا بھی اسی حکم منع میں داخل ہے۔

شیخ ملا جیون ہندی قدس سرہ لکھتے ہیں:

ترجمہ: حاصل کلام یہ ہے کہ خواہ کسی بھی طرح کا ہو، بالا جماع حرام ہے اور بغیر جوئے کا کھیل جس پر نص قطعی موجود ہے، وہ بھی بالا جماع حرام ہے اور جس کی دلیل ظنی ہو، اس کھیل میں اختلاف ہے (بحوالہ: تفسیر احمدیہ)

ان تمام عبارات سے واضح ہوگیا کہ کھیل فی نفسہ ممنوع و ناجائز ہے اور اس کے جواز کی کوئی راہ نہیں۔ لہذا ویڈیو گیم، اسنوکر، لڈو وغیرہ کھیلنا اگر جوئے کے ساتھ ہو تو حرام اور بغیر جوئے کے سخت ممنوع اور ناجائز ہے۔

اور ان کی کمائی کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر کھیل میں جوا ہو یا نص قطعی سے حرام ہو، اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



کی کمائی حرام اور اگر کھیل تفریح ہو جیسے بچوں کو جھولا جھولا نا وغیرہ اس کی کمائی جائز۔ واللہ اعلم

# قربانی کے فضائل و مسائل

اسلام اخوت، بھائی چارہ اور محبت کا پیغام عام کرنے والا مذہب ہے۔ اس دین کو اس کے ماننے والوں نے قربانیاں دے کر پروان چڑھایا ہے۔ اسلام اور قربانی کا آپس میں ایک گہرا تعلق ہے، اسلام میں قربانیوں کی ایک تاریخ رقم ہے۔ جن کی یاد اُمّت محمدیہ ہر سال مناتی ہے، ان میں سرفہرست حضرت ابراہیم علیہ السلام کی لازوال قربانی ہے جو کہ انہوں نے اپنے رب کی رضا کے لیے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی صورت میں پیش کر کے رہتی دنیا تک کے لیے بارگاہ رب العزت میں سب کچھ لٹانے کے لیے ہر وقت تیار رہنے کی مثال قائم کر دی۔ سید عالم نور مجسم ﷺ سے اس قربانی کے متعلق پوچھا گیا۔

حدیث شریف = حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا تمہارے باپ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی سنت ہے۔ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! اس میں ہمارے لیے کیا ثواب ہے؟ فرمایا ہر بال کے بدلے نیکی ہے، عرض کی، اون کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: اون کے ہر بال کے بدلے میں نیکی ہے (سنن ابن ماجہ، کتاب الاضاحی)

ایام قربانی میں مخصوص شرائط کے پائے جانے کے سبب قربانی واجب ہو جاتی ہے جیسا کہ رب تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ: یعنی آپ اپنے رب کی رضا کے لیے نماز پڑھتے رہئے اور قربانی کرتے رہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



(سورۂ کوثر آیت 2)

لہذا جو شخص مالک نصاب ہونے کے باوجود حکم خداوندی کو پامال کرتے ہوئے قربانی نہیں کرتا، وہ یقیناً سخت گناہگار اور آخرت میں سزا کا مستحق ہے

## قربانی کس پر واجب ہے

ایام قربانی میں چار شرائط پائی جائیں تو قربانی واجب ہوگی

(تنویر الابصار، کتاب الاضحیۃ جلد 9، ص 520)

1......مسلمان ہونا (کافر پر قربانی واجب نہیں)

2......مقیم ہونا (مسافر پر قربانی واجب نہیں)

3......اگر کسی شخص کے پاس حاجت اصلیہ (وہ چیزیں جن کی شدید ضرورت ہوتی ہے اور اس کے بغیر زندگی دشوار ہو جائے مثلاً رہنے کے لیے گھر، چند کپڑے، خانہ داری کا سامان وغیرہ) کے علاوہ ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا اتنی (یعنی چاندی کی) رقم و مال تجارت یا حاجت اصلیہ کے علاوہ کوئی سامان موجود ہو تو وہ شخص مالک نصاب کہلاتا ہے۔

4......نابالغ پر قربانی واجب نہیں، چاہے وہ مالک نصاب ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ: گھر کا ہر ہر فرد جو صاحب نصاب ہو، مثلاً بیوی، والدین یا بالغ اولاد ہوں۔ سب پر قربانی کرنا واجب ہے۔

مسئلہ: قربانی کے ابتدائی وقت میں تمام شرائط نہیں تھے لیکن درمیان یا آخری وقت میں چاروں شرطیں پائی گئیں تو اب اس پر قربانی واجب ہو جائے گی، جیسے کافر آخری وقت میں مسلمان ہو گیا، مسافر آخری وقت میں مقیم ہو گیا وغیرہ (ہندیہ، کتاب الاضحیۃ، جلد 5، ص 362)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایام قربانی کی ابتداء میں فقیر تھا اور آخر میں مالک نصاب (یعنی غنی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ہوگیا تو اس پر قربانی لازم ہوگی

(ہندیہ، کتاب الاضحیۃ، جلد 5، ص 361)

مسئلہ: اگر کسی شخص پر اتنا قرضہ ہے کہ ادائیگی کے بعد وہ مالک نصاب نہیں رہتا تو اس پر قربانی لازم نہیں (ہندیہ، کتاب الاضحیۃ، جلد 5، ص 361)

مسئلہ: کسی دوسرے شخص کی طرف سے قربانی ادا کرنے میں ضروری ہے کہ اس سے اجازت لے لی جائے، اگر بلا اجازت قربانی کی گئی تو دوسرے کی طرف سے واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔ البتہ اگر کسی گھر میں یہ طریقہ رائج ہو کہ ہر سال صراحتاً اجازت تو نہیں لی جاتی لیکن بیوی و اولاد کو معلوم ہے کہ میرے شوہر میری طرف سے قربانی ادا کر رہے ہیں تو اس صورت میں صراحتاً اجازت نہ لینے کی صورت میں بھی قربانی ادا ہو جائے گی

(ہندیہ، کتاب الاضحیۃ جلد 5، ص 362)

مسئلہ: قربانی کرنے والوں کے لیے مستحب ہے کہ ذوالحجہ کا چاند نظر آنے سے قربانی کرنے تک اپنے بال اور ناخن نہ کاٹیں، البتہ اگر کوئی شخص بال و ناخن کٹوا دیتا ہے تو اس سے نہ تو قربانی میں فرق آئے گا اور نہ ہی وہ شخص گناہ گار ہوگا (مسلم)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ حکم یعنی ذوالحجہ کا چاند نظر آنے سے قربانی کرنے تک اپنے بال اور ناخن نہ کاٹیں۔ صرف استحبابی ہے کرے تو بہتر ہے، نہ کرے تو مضائقہ نہیں، نہ اس کو حکم عدولی کہہ سکتے ہیں، نہ قربانی میں نقص آنے کی کوئی وجہ

(فتاویٰ رضویہ، کتاب الاضحیہ، جلد 20، ص 353)

مسئلہ: قربانی کا وقت دس ذوالحجہ کو طلوع صبح صادق سے بارہ ذوالحجہ کے غروب آفتاب تک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ہے (ہندیہ، کتاب الاضحیہ جلد 5، ص 364)

مسئلہ: شہر میں قربانی کرنے کے لیے ضروری ہے کہ نماز عید ہو جائے، لہذا شہر میں عید کی نماز سے قبل قربانی جائز نہیں

(درمختار، کتاب الاضحیۃ جلد 9، ص 527)

مسئلہ: اگر شہر میں متعدد مقامات پر عید کی نماز ادا کی جاتی ہے تو پہلی جگہ نماز ہونے کے بعد قربانی جائز ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ قریبی مسجد میں نماز ادا ہونے کے بعد قربانی صحیح ہو گی (رد المحتار، کتاب الاضحیۃ، جلد 9، ص 528)

مسئلہ: قربانی صرف تین دن ہے۔ امام طحاوی علیہ الرحمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بسند جید روایت کی ہے کہ یوم نحر (یعنی دس ذوالحجہ) کے بعد قربانی مزید دو دن اور ہے (البنایہ جلد 12، ص 28، مطبوعہ بیروت، جوہر النقی جلد 9، ص 296، بیروت)

☆ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قربانی یوم الضحیٰ یعنی دس ذوالحجہ کے بعد دو دن تک ہے (مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح باب صلوٰۃ العیدین الفصل الثالث، حدیث 1389، ص 368، مطبوعہ قادری پبلشرز اردو بازار لاہور)

☆ امام بیہقی علیہ الرحمہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ یوم النحر (یعنی دس ذوالحجہ) کے بعد قربانی کے مزید دو دن ہیں (سنن الکبریٰ، جلد 9، ص 297، مطبوعہ بیروت)

الحمدللہ چودہ سو سال سے لوگ صرف عیدالاضحیٰ میں صرف تین دن قربانی کرتے چلے آ رہے ہیں اور یہی سنت رسول اور سنت صحابہ ہے۔ اب بھی پوری دنیا میں حرمین طیبین، پاکستان،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ہندوستان، افغانستان، انڈونیشیا، عراق، ایران، مصر، شام، بنگلہ دیش، اردن، عمان، لبنان اور سوڈان وغیرہ سمیت ہر ملک میں صرف تین دن یعنی دس، گیارہ اور بارہ ذوالحجہ کے دن قربانی ہوتی ہے لہذا چوتھے دن قربانی کرنا اس اُمّت میں انتشار پھیلانا ہے۔

## قربانی کے مسائل

مسئلہ: قربانی کے جانور تین قسم کے ہیں۔

(1) اونٹ (2) گائے (3) بکری

ان تین قسموں میں ان کی نوعیں بھی داخل ہیں۔ نر، مادہ، خصی اور غیر خصی سب کی قربانی ہوسکتی ہے نیز بھینس کو گائے میں اور بھیڑ و دنبہ کو بکری میں شمار کیا جائے گا (ہندیہ، کتاب الاضحیۃ جلد 5، ص 367)

مسئلہ: اونٹ پانچ سال، گائے دو سال اور بکری ایک سال کی ہونا ضروری ہے۔ دنبہ یا بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے (دور سے دیکھنے سے مراد یہ ہے کہ اگر اس دنبہ کو ایک سال کے دنبوں کے ساتھ شامل کیا جائے تو اب تمیز ممکن نہ رہے کہ کون سا سات ماہ کا ہے اور کون ایک سال کا) (الدرالمختار، کتاب الاضحیۃ جلد 9، ص 533)

مسئلہ: قربانی کے جانور کے لیے مخصوص عمر کا ہونا ضروری ہے۔ اس عمر سے کم میں قربانی ادا نہیں ہوگی، لہذا اگر کوئی جانور دیکھنے سے پوری عمر کا معلوم ہوتا ہے لیکن (یقین کے ساتھ) معلوم ہو کہ اس کی عمر پوری نہیں تو اس کی قربانی جائز نہیں۔ اسی طرح اگر کسی شخص نے جانور پالا اور اسے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



معلوم ہے کہ اس جانور کی عمر پوری ہے لیکن دیکھنے میں پوری عمر کا نہیں لگتا تو اس کی قربانی جائز ہے۔

قربانی کے جانور میں اصل اعتبار عمر کا ہے، دانت کا نہیں لہذا اگر کوئی بکرا دو سال کا ہے اور اس کے سامنے کے دانت نہیں نکلے تو اس کی قربانی جائز ہے (الدرالمختار، کتاب ، جلد 9، ص 533)

مسئلہ: جس جانور کے پیدائشی سینگ نہ ہوں اس کی قربانی جائز ہے (تنویر الابصار، جلد 9، ص 535)

(اگر سینگ تھے لیکن بالکل جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں تو قربانی جائز نہیں (اگرچہ ایک ہی سینگ ٹوٹا ہو) ہاں اگر صرف اوپر سے گھس (رگڑ) گیا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے (ہندیہ کتاب، ، جلد 5، ص 367)

مسئلہ: خصی یعنی جس کے فوطوں کو نکال دیا گیا ہو، اس کی قربانی جائز ہے (یعنی اس کو نقص میں شمار نہیں کیا جائے گا، کیونکہ آقا علیہ السلام نے خود خصی جانور ذبح فرمائے) (تنویر الابصار، کتاب ، جلد 9، ص 535)

مسئلہ: اتنا کمزور جانور جس کی ہڈیوں میں مغز نہ ہو، اس کی قربانی جائز نہیں۔ ہاں اگر تھوڑا بہت کمزور ہو اور ہڈیوں میں مغز بھی ہو تو اس کی قربانی جائز ہے (درمختار، کتاب ، جلد 9، ص 535)

مسئلہ: جو جانور قربان گاہ تک اپنے پاؤں سے نہ جا سکے، اس کی قربانی جائز نہیں۔ (درمختار،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



جلد 9،ص 536)

مسئلہ: اگر جانور اتنا لنگڑا ہے کہ تین پاؤں سے چلتا ہے، چوتھا پاؤں رکھ کر نہیں چل سکتا تو اس کی قربانی جائز نہیں۔ ہاں اگر چوتھے پاؤں سے سہارا لیتے ہوئے لنگڑا کر چلتا ہے تو اس کی قربانی جائز ہے

(ردالمحتار، کتاب، جلد 9،ص 536)

مسئلہ: کان اگر تہائی سے زیادہ کٹے ہوں تو اس کی قربانی جائز نہیں، اگر تہائی یا اس سے کم ہوں تو قربانی جائز ہے

(تنویر الابصار، کتاب، جلد 9،ص 536)

مسئلہ: اگر کسی جانور کے دونوں کان تہائی سے کم کٹے ہوں تو اس کی قربانی جائز ہے، اگرچہ دونوں کو جمع کرنے سے تہائی سے زیادہ ہو جائے

(ہندیہ، کتاب الاضحیۃ، جلد 5،ص 368)

مسئلہ: اگر کسی جانور کے پیدائشی کان ہی نہ ہوں (اگرچہ ایک) تو اس کی قربانی بھی جائز نہیں۔ ہاں اگر کان چھوٹے ہوں تو اس کی قربانی جائز ہے

(ہندیہ، کتاب، جلد 5،ص 368)

مسئلہ: جس جانور کی دم تہائی سے زیادہ کٹی ہو یا پیدائشی دم ہی نہ ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں۔ ہاں اگر تہائی یا اس سے کم کٹی ہو تو قربانی جائز ہے

(ہندیہ، کتاب، جلد 5،ص 368)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: جس جانور کے دانت بالکل نہ ہوں اور وہ چارہ کھانے کی صلاحیت بھی نہ رکھتا ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں۔ ہاں اگر کچھ دانت نہ ہونے کے باوجود چارہ کھانے میں دقت نہیں ہوتی تو اس کی قربانی جائز ہے (ہندیہ، کتاب الاضحیۃ، جلد 5، ص 368)

مسئلہ: جس جانور کی ناک کٹی ہوئی ہو اس کی قربانی جائز نہیں۔ (ہندیہ، کتاب الاضحیۃ، جلد 5، ص 368)

مسئلہ: اگر کسی غنی (مالک نصاب) نے بے عیب جانور خریدا اور بعد میں عیب دار ہو گیا تو اس کی قربانی جائز نہیں (اس کے بدلے دوسرا بے عیب جانور قربان کرنا ضروری ہے)

مسئلہ: ہاں اگر فقیر نے بے عیب جانور قربانی کے لیے خریدا اور بعد میں عیب دار ہو جائے تو اس پر لازم نہیں کہ دوسرا جانور ذبح کرے (بلکہ اسی عیب دار جانور کو ذبح کرنے سے اس کی قربانی ہو جائے گی) (درمختار، کتاب الاضحیۃ، جلد 9، ص 539)

مسئلہ: اگر کسی نے عیب دار جانور خریدا اور قربانی سے پہلے وہ صحیح (بے عیب) ہو گیا، تو اس کی قربانی جائز ہے (ردالمحتار، کتاب الاضحیۃ، جلد 9، ص 539)

اگر کسی شخص نے عیب دار جانور خریدا اور بوقت ذبح وہ عیب دار ہی رہا تو فقیر اس کی قربانی کر سکتا ہے لیکن غنی پر لازم ہے کہ بے عیب جانور کی قربانی کرے۔ (الدرالمختار، کتاب الاضحیۃ، جلد 9، ص 539)

مسئلہ: اگر کوئی جانور بوقت ذبح عیب دار ہو گیا تو اس کی قربانی (غنی و فقیر دونوں کے لیے) جائز ہے (الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الاضحیۃ، جلد 9، ص 539)

مسئلہ: بڑے جانور (گائے، بیل، اونٹ) میں سات حصے ہوتے ہیں جبکہ چھوٹے جانور (بکری، دنبہ، مینڈھا) میں صرف ایک حصہ ہوتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: گھر کے تمام افراد جن پر قربانی واجب ہے ان تمام کے حصے نکالنے کے بعد جو حصے بقیہ رہ جائیں، ان میں عقیقہ بھی کر سکتے ہیں اور مرحومین کے ایصال ثواب کی نیت سے بھی قربانی کر سکتے ہیں۔

مسئلہ: بڑے جانور کے ساتوں شرکاء میں گوشت وزن کر کے برابر برابر تقسیم کرنا ضروری ہے (اندازے سے تقسیم کرنے میں قوی امکان ہے کہ کسی کو کم اور کسی کو زیادہ ملے گا اور یہ صورت ناجائز ہے

(تبیین الحقائق، کتاب ال[illegible]، جلد 6، ص 476)

مسئلہ: بوقت ذبح جانور کا رخ قبلہ کی جانب رکھنا سنت ہے نیز اس کا ترک کرنا مکروہ ہے (یعنی قربانی ادا ہو جائے گی، لیکن شریعت غیر قبلہ کی جانب ذبح کو پسند نہیں کرتی (درمختار، کتاب الذبائح، جلد 2، ص 439)

جانور ذبح کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھنا سنت ہے

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفاً وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَه، وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ. اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ وَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ اُمَّتِه بِاسْمِ اللهِ وَاللهُ اَكْبَرُ

(ابوداؤد، باب ما یستحب من الضحایا)

ذبح میں کم از کم چار رگیں یا تین رگیں ضرور کٹنی چاہئیں۔ ذبح کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ وَخَلِيْلِكَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّ اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



وَسَلَّم (بہار شریعت)

مسئلہ: قربانی سے قبل دعا پڑھنا سنت ہے۔لہذا اگر کوئی شخص دعا نہیں پڑھتا تو فقط ثواب سے محروم رہے گا۔قربانی پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ البتہ بوقت ذبح تسمیہ (بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُ اَكْبَر) نہ پڑھی جائے تو ذبیحہ حلال ہی نہیں ہوگا (جوہرہ نیرہ، کتاب الصید والذبائح، جلد 2، ص 437)

مسئلہ: ذبح کرنے والے نے جان بوجھ کر (بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُ اَكْبَر) نہ پڑھا تو ذبیحہ حلال نہیں ہوگا (جوہرہ نیرہ، کتاب الصید والذبائح، جلد 2، ص 437)

مسئلہ: اگر کسی شخص کا تسمیہ (بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُ اَكْبَر) پڑھنے کا ارادہ ہو لیکن بوقت ذبح بھول جائے تو اس صورت میں ذبیحہ حلال ہو جائے گا (درمختار، کتاب الذبائح، جلد 9، ص 499)

مسئلہ: اگر کسی شخص نے ذبح کے وقت تسمیہ پڑھنے کا مسئلہ شرعی معلوم نہیں تھا اور نہ ہی کبھی جانور ذبح کرتے وقت اس نے تسمیہ پڑھی تو اس کے ذبح کئے ہوئے تمام جانور مردار ہوں گے (کیونکہ دارالسلام میں جہالت عذر نہیں ہوتی) نیز اس کا گوشت کھانا بھی حلال نہیں۔ (ہندیہ، کتاب الذبائح، جلد 5، ص 353)

مسئلہ: اگر کسی شخص نے جانور ذبح کرتے وقت فقط بسم اللہ کہا اور اللہ اکبر نہ کہا تو یہ ذبیحہ حلال شمار کیا جائے گا البتہ سنت یہی ہے کہ بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا جائے (بحر الرائق، کتاب الذبائح، جلد 8، ص 309)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: دو لوگوں نے جانور اس طرح ذبح کیا کہ دونوں کا ہاتھ چھری پر تھا تو دونوں پر تسمیہ (بِسۡمِ اللہِ اَللہُ اَکۡبَر) پڑھنا واجب ہے۔ اگر کسی ایک نے بھی قصداً (جان بوجھ کر) تسمیہ نہ پڑھی یا یہ خیال کیا کہ دوسرے نے پڑھ لی ہے، مجھے پڑھنے کی ضرورت نہیں تو ذبیحہ حلال نہیں ہوگا۔ ہاں اگر قصاب نے فقط جانور کی گردن وٹانگیں پکڑی ہوئی ہیں، آلہ ذبح (چھری) پر اس کا ہاتھ نہیں تو قصاب کا تسمیہ پڑھنا ضروری نہیں۔ (ردالمحتار، کتاب الا[illegible]، جلد 9، ص 551)

مسئلہ: چھری پھیرنے کے بعد جانور کو چھوڑ دیں جب جانور ٹھنڈا ہو جائے' اس کے بعد اس کی کھال اتاریں اور جس مقام پر قربانی کے جانور کو لٹائیں' اس زمین کو صاف کر لیں تا کہ کوئی کنکر' پتھر وغیرہ سے جانور کو تکلیف نہ پہنچے۔ ہو سکے تو ایک بڑی چٹائی پر جانور کو ذبح کریں۔

مسئلہ: حلال جانور کے چند اجزاء کا کھانا حرام وممنوع ہے۔ رگوں کا خون' پتا (جگر کے نیچے ایک چھوٹی تھیلی جس میں کڑوا پانی ہوتا ہے) مثانہ (پیشاب کی تھیلی) علامات نر و مادہ (جانور کی شرم گاہیں) بیضے (خصیے' فوطے اور کپورے) غدود' حرام مغز' گردن کے دو پٹھے کہ شانوں تک کھنچے ہوتے ہیں' جگر کا خون' تلی کا خون' گوشت کا خون (جو ذبح کے بعد گوشت سے نکلتا ہے) دل کا خون' پت' ناک کی رطوبت' پاخانہ کی جگہ' اوجھڑی' آنتیں' نطفہ' وہ نطفہ کہ خون ہو گیا' وہ نطفہ کہ گوشت کا لوتھڑا ہو گیا' وہ نطفہ کہ پورا جانور بن گیا اور مردہ نکلا یا بے ذبح مر گیا (فتاویٰ رضویہ جلد 20' ص 240)

مسئلہ: قربانی کے گوشت کے کباب اور بوٹی باہر سے بنوانے والے حضرات اس کام سے بچیں کیونکہ دکاندار تمام جمع شدہ گوشت اکٹھا کر کے ملا دیتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس میں بدعقیدہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



لوگوں کا بھی گوشت شامل ہو‘ان لوگوں کا بھی گوشت شامل ہو جس نے ذبح کے وقت جان بوجھ کر بسم اللہ نہیں پڑھی اور جانور حلال ہی نہ ہوا لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ باہر سے کباب اور بوٹیاں بنوانے سے بچیں‘ہاں اگر دکاندار آپ کا گوشت زیادہ پیسے لے کر الگ سے کباب اور بوٹیاں بناتا ہے تو اب کوئی حرج نہیں مگر ایسا بہت کم ہوتا ہے کیونکہ سیزن میں دکاندار ایسا نہیں کرتے۔

مسئلہ: قربانی کی کھالیں دینی اور فلاحی اداروں کو دیں،خصوصا مدارس اہلسنت اور تنظیمات اہلسنت کو دیں۔گستاخ و بے ادب فرقے سے تعلق رکھنے والے اداروں کو نہ دیں۔

مسئلہ: عید کے دن روزہ رکھنا حرام ہے،البتہ قربانی کرنے والے کے لیے مستحب ہے کہ عید کے دن قربانی سے پہلے کچھ نہ کھائے (یعنی قربانی کے گوشت سے ہی ابتداء کرے) مگر یہ روزہ نہیں (اگر کچھ کھا بھی لے تو کوئی مضائقہ نہیں۔قربانی کے گوشت میں سے تناول کرنا سنت ہے)

# تکبیر تشریق کے مسائل

تکبیر تشریق یہ ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

مسئلہ: تکبیر تشریق نویں ذوالحجہ کی فجر سے تیرہویں ذوالحجہ کی عصر تک ہر نماز فرض پنجگانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی،ایک مرتبہ (بلند آواز سے) پڑھنا واجب اور تین مرتبہ افضل ہے۔

مسئلہ: تکبیر تشریق فرض نماز کے سلام کے فوراً بعد پڑھنا واجب ہے لہٰذا اگر کوئی شخص بات چیت میں مصروف ہو گیا یا مسجد سے باہر چلا گیا تو تکبیر ساقط ہو گئیں (ہندیہ،کتاب الصلوٰۃ،جلد اول، ص 167)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: عورتیں گھر میں (انفرادی) نماز پڑھیں تو (امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مطابق) ان پر تکبیر تشریق کہنا واجب نہیں

(جوہرہ نیرہ، باب صلوٰۃ العیدین، جلداول، ص239)

مسئلہ: جو شخص نماز باجماعت میں دیر سے شامل ہوا، اس پر بھی تکبیر واجب ہے مگر تکبیر اس وقت کہے جب وہ خود سلام پھیرے

(ہندیہ، کتاب الصلوٰۃ، جلداول، ص168)

مسئلہ: نفل وسنت و وتر کے بعد تکبیر واجب نہیں اور جمعہ کے بعد واجب ہے (الدر المختار و ردالمحتار، کتاب الصلوٰۃ جلد 3، ص73)

مسئلہ: تنہا نماز پڑھنے والے پر تکبیر واجب نہیں (درمختار، کتاب الصلوٰۃ، جلد 3، ص73)

مسئلہ: امام نے تکبیر نہ کہی جب بھی مقتدی پر کہنا واجب ہے (ہندیہ، کتاب الصلوٰۃ، جلداول، ص168)

مسئلہ: اگر فرض نماز (باجماعت) کے بعد تکبیر تشریق کہنا بھول گیا تو بعد میں اس کی قضاء نہیں، فقط توبہ کی جائے تاکہ گناہ معاف ہوجائے (بدائع الصنائع، کتاب الصلوٰۃ، جلد اول، ص 291)

## عید کا انمول وظیفہ

جو شخص عید کے دن 300 مرتبہ **سبحان اللّٰہ وبحمدہ** پڑھ کر تمام فوت شدہ مسلمانوں کو اس کا ثواب ایصال کردے تو اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی قبور میں ایک ہزار نور داخل فرمائے گا اور جب یہ پڑھنے والا اس دنیا سے رخصت ہوگا تو اس کی قبر میں بھی ایک ہزار نور داخل ہوں گے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/


# میت کے احکام

## ☆نزع کا بیان

نزع کے لغوی معنیٰ ہیں کھینچنا اور اس سے مراد روح کا جسم سے نکلنا ہے۔اسی کو جان نکلنا اور موت آنا بھی کہتے ہیں۔ یہ تکلیف دہ معاملہ ہوتا ہے۔امام سیوطی علیہ الرحمہ شرح الصدور میں فرماتے ہیں کہ کسی کے جسم کو قینچیوں سے کاٹا جائے، آروں سے چیرا جائے،اس کی تکلیف کم ہے، موت کی تکلیف اس سے بھی سخت ہے۔

## قریب المرگ کے پاس والوں کے لیے ہدایات

جب موت کا وقت قریب آئے اور علامتیں پائی جائیں تو سنت یہ ہے کہ مرنے والے کو داہنی کروٹ پر لٹا کر قبلہ کی طرف منہ کر دیں یا یہ بھی جائز ہے کہ چت لٹائیں اور قبلہ کو پاؤں کریں کہ اس صورت میں بھی قبلہ کو منہ ہو جائے گا لیکن اس صورت میں سر تھوڑا اونچا رکھیں۔اگر قبلہ کو منہ کرنا دشوار ہو کہ اس کو تکلیف ہوتی ہے تو جس حالت پر ہے چھوڑ دیں۔(درمختار کتاب الصلوٰۃ،جلد 3،ص 91)

## کلمہ طیبہ کی تلقین کریں

جو قریب المرگ (مرنے کے قریب) ہو،اسے کلمہ طیبہ کی تلقین کرنا سنت ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

حدیث شریف=حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔اپنے مرنے والوں کو کلمہ طیبہ"لا الہ الا اللہ" کی تلقین کرو۔(مسلم شریف،کتاب الجنائز،حدیث 2123)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



## تلقین کا طریقہ

جان کنی کی حالت میں جب تک روح گلے کو نہ آئے، تلقین کریں یعنی اس کے پاس بلند آواز سے پڑھیں۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ (ﷺ)

مگر اسے اس کے کہنے کا حکم نہ کریں (اس کے پاس بلند آواز سے پڑھنے سے وہ بھی پڑھنا شروع کردے گا)

(جوہرۃ نیرۃ کتاب الصلوٰۃ، ص 130)

جب اس نے کلمہ پڑھ لیا تو تلقین موقوف کردیں۔ ہاں اگر کلمہ پڑھنے کے بعد اس نے کوئی بات کی تو پھر تلقین کریں کہ اس کا آخری کلام ''لا الہ الا اللہ'' ہو۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس کا آخری کلام ''لا الہ الا اللہ'' ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ابوداؤد، کتاب الجنائز، حدیث 3116، عالمگیری کتاب الصلوٰۃ، جلد اول، ص 157)

مسئلہ: تلقین کرنے والا کوئی نیک شخص ہو، ایسا نہ ہو جس کو اس کے مرنے کی خوشی ہو اور اس کے پاس اس وقت نیک اور پرہیزگار لوگوں کا ہونا اچھی بات ہے اور اس وقت وہاں سورۂ یٰسین کی تلاوت اور خوشبو ہونا مستحب، مثلاً لوبان یا اگربتیاں سلگا دیں۔ (عالمگیری، کتاب الصلوٰۃ، جلد اول، ص 157)

## ☆ جب روح نکل جائے

جب روح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے سر پر لے جا کر گرہ دے دیں کہ منہ کھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کردی جائیں اور انگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کردیئے جائیں۔ یہ کام اس کے گھر والوں میں جو زیادہ نرمی کے ساتھ کرسکتا ہو، باپ یا بیٹا وہ کرے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



(جوہرۃ نیرۃ کتاب الصلوٰۃ،ص 131)

## آنکھیں بند کرتے وقت یہ دعا پڑھیں

بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ملت پر۔

یہ دعا بھی پڑھ لیجئے

اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ عَلَیْہِ اَمْرَہٗ وَسَھِّلْ عَلَیْہِ مَا بَعْدَہٗ وَاَسْعِدْہُ بِلِقَائِكَ وَاجْعَلْ مَاخَرَجَ اِلَیْہِ خَیْرًا مِّمَّا خَرَجَ عَنْہُ۔

(درمختار، کتاب الصلوٰۃ، جلد 3،ص 97)

مسئلہ: میت کے پیٹ پر لوہا یا گیلی مٹی یا اور کوئی بھاری چیز رکھ دیں کہ پیٹ پھول نہ جائے مگر ضرورت سے زیادہ وزنی نہ ہو کہ باعث تکلیف ہے۔(عالمگیری کتاب الصلوٰۃ جلد اول ص 157)

مسئلہ: میت کے نزدیک تلاوت قرآن جائز ہے جبکہ اس کا تمام بدن کپڑے سے چھپا ہو اور تسبیح و دیگر اذکار میں مطلقا حرج نہیں

(ردالمحتار، جلد 3،ص 98)

## غسل میت کا بیان

میت کو غسل دینا جہاں فرض کفایہ ہے، وہیں بہت سی فضیلتوں اور اجر و ثواب کے حصول کا ذریعہ بھی ہے چنانچہ احادیث میں ہے۔

حدیث شریف = حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



جس نے کسی میت کو غسل دیا، وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہوجائے گا جیسا اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ (طبرانی معجم الاوسط باب الھاء حدیث 929، جلد 6، ص 469)

## ☆غسل میت کا طریقہ

لوبان وغیرہ جلا کر تین یا پانچ یا سات بار غسل کے تختے کو دھونی دیں یعنی اتنی بار تختے کے گرد پھرائیں، تختے پر میت کو اس طرح لٹائیں جیسے قبر میں لٹاتے ہیں، ناف سے گھٹنوں سمیت کپڑے سے چھپادیں (آج کل غسل کے دوران سفید کپڑا اڑھاتے ہیں اور اس پر پانی لگنے سے میت کے ستر کی بے پردگی ہوتی ہے لہذا کتھئی یا گہرے رنگ کا اتنا موٹا کپڑا ہو کہ پانی پڑنے سے ستر نہ چمکے، کپڑے کی دوتہیں کرلیں تو بہتر ہے) پردے کی تمام تر احتیاط اور نرمی سے میت کا لباس اتارلیں۔ اب نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پہلے دونوں طرف استنجاء کروائے (یعنی پانی سے دھوئے) پھر نماز کا جیسا وضو کروائیں۔ یعنی منہ پھر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ تین تین بار دھلائیں، پھر سر کا مسح کریں پھر تین بار دونوں پاؤں دھلائیں، میت کے وضو میں پہلے گٹوں تک ہاتھ دھونا، کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے، البتہ کپڑے یا روئی کی پھریری بھگو کر دانتوں، مسوڑھوں، ہونٹوں اور نتھنوں پر پھیر دیں۔ پھر سر یا داڑھی کے بال ہوں تو دھوئیں، صابن یا شیمپو استعمال کرسکتے ہیں۔ اب بائیں (یعنی الٹی) کروٹ پر لٹا کر بیری کے پتوں کا جوش دیا ہوا (جواب نیم گرم رہ گیا ہو) اور یہ نہ ہو تو خالص نیم گرم پانی سر سے پاؤں تک بہائیں کہ تختے تک پہنچ جائے پھر سیدھی کروٹ لٹا کر اسی طرح کریں پھر ٹیک لگا کر بٹھائیں اور نرمی کے ساتھ نیچے کو پیٹ کے نچلے حصے پر ہاتھ پھیریں اور کچھ نکلے تو دھوڈالیں۔

دوبارہ وضو اور غسل کی حاجت نہیں پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کافور کا پانی بہائیں پھر کسی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



پاک کپڑے سے بدن آہستہ سے پونچھ دیں۔ایک مرتبہ سارے بدن پر پانی بہانا فرض ہے اور تین مرتبہ سنت،غسل میت میں بے تحاشا پانی نہ بہائیں۔آخرت میں ایک ایک قطرے کا حساب دینا ہوگا۔

## ☆نہلانے والے کے لیے ہدایات

مسئلہ:نہلانے والا باطہارت ہو،اگر جنبی شخص (جس پر غسل فرض ہو چکا ہو) نے غسل دیا تو کراہت ہے مگر غسل ہوجائے گا (عالمگیری،کتاب الصلوٰۃ جلد اول،ص 159)

مسئلہ:اگر بے وضو نے نہلایا تو کراہت نہیں۔

(عالمگیری کتاب الصلوٰۃ جلد اول،ص 159)

مسئلہ:نہلانے والے کے پاس خوشبو سلگانا مستحب ہے کہ اگر میت کے بدن سے بو آئے تو اسے پتہ نہ چلے ورنہ گھبرائے گا۔نیز اسے چاہیے کہ بقدر ضرورت اعضائے میت کی طرف نظر کرے اور بلا ضرورت کسی عضو کی طرف نہ دیکھے کہ ممکن ہے اس کے بدن میں کوئی عیب ہو جسے وہ چھپاتا تھا۔

(جوہرۃ نیرۃ،ص 131)

مسئلہ:مرد کو مرد نہلائے اور عورت کو عورت نہلائے۔میت چھوٹا لڑکا ہے تو اسے عورت بھی نہلا سکتی ہے اور چھوٹی لڑکی کو مرد بھی نہلا سکتا ہے۔چھوٹے سے مراد کہ حد شہوت کو نہ پہنچے ہوں

(عالمگیری کتاب الصلوٰۃ،جلد اول،ص 160)

مسئلہ:غسل میت کے بعد غسال (غسل دینے والے) کو غسل کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ:میت کا بدن اگر ایسا ہو گیا کہ ہاتھ لگانے سے کھال ادھڑے گی تو ہاتھ نہ لگائیں،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



صرف پانی بہادیں۔

(عالمگیری کتاب الصلوٰۃ، جلد اول، ص 158)

مسئلہ: میت کی داڑھی یا سر کے بال میں کنگھا کرنا یا ناخن تراشنا یا کسی جگہ کے بال مونڈنا یا کترنا یا اکھاڑنا، ناجائز ومکروہ تحریمی ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جس حالت پر ہے، اسی حالت میں دفن کردیں، ہاں اگر ناخن ٹوٹا ہو تو لے سکتے ہیں اور اگر ناخن یا بال تراش لیے تو کفن میں رکھ دیں۔

(ردالمحتار کتاب الصلوٰۃ، جلد 3، ص 104)

مسئلہ: نہلانے کے بعد اگر ناک، کان، منہ اور دیگر سوراخوں میں روئی رکھ دیں تو حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ نہ رکھیں۔ (ردمختار، جلد 3، ص 104)

مسئلہ: حیض یا نفاس والی یا جنبیہ (جس پر غسل فرض ہو چکا ہو) کا انتقال ہوا تو ایک ہی غسل کافی ہے کہ غسل واجب ہونے کے کتنے ہی اسباب ہوں، سب ایک غسل سے ادا ہو جاتے ہیں۔

(درمختار، جلد 3، ص 102)

مسئلہ: بہتر یہ ہے کہ مرحومہ کے قریبی رشتے دار مثلاً ماں، بیٹی، بہن، بہو وغیرہ اگر ہوں تو انہیں بھی غسل میں شامل کرلیا جائے کیونکہ گھر والے نرمی سے غسل دیں گے۔ (عالمگیری، جلد اول، ص 159)

# کفن کا بیان

مرنے کے بعد انسان کو جو لباس پہنایا جاتا ہے، اسے کفن کہتے ہیں۔ یہ فرض کفایہ ہے۔ میت کو کفن پہنانا کار ثواب ہے۔ احادیث میں کفن پہنانے والے کے لیے جنتی حلوں اور نفیس ریشمی لباسوں کی بشارت دی گئی ہے۔ چنانچہ ایک حدیث شریف ملاحظہ فرمائیے۔

حدیث شریف = حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



فرمایا: جس نے کسی میت کو کفنایا (یعنی کفن پہنایا) تو اللہ تعالیٰ اسے سندس کا لباس (جنت کا انتہائی نفیس ریشمی لباس) پہنائے گا۔ (طبرانی معجم الکبیر، جلد 8، حدیث 8058، ص 281)

☆ کفن کے تین درجے ہیں۔

1۔ کفن ضرورت　　2۔ کفن کفایت　　3۔ کفن سنت

## ☆ کفن ضرورت

کفن ضرورت مرد و عورت دونوں کے لیے یہ کہ جو میسر آئے اور کم از کم اتنا ہو کہ سارا بدن چھپا دے۔ (درمختار کتاب الصلوٰۃ، جلد 3، ص 115)

## ☆ کفن کفایت

کفن کفایت مرد کے لیے دو کپڑے ہیں۔

1۔ لفافہ　2۔ ازار

کفن کفایت عورت کے لیے تین کپڑے ہیں۔

1۔ لفافہ　2۔ ازار　3۔ اوڑھنی یا

1۔ لفافہ　2۔ قمیص　3۔ اوڑھنی (بہار شریعت حصہ چہارم جلد اول، ص 817، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

## ☆ کفن سنت

مرد کے لیے کفن سنت تین کپڑے ہیں۔

1۔ لفافہ　2۔ ازار　3۔ قمیص

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



عورت کے لیے کفن سنت پانچ کپڑے ہیں

1۔لفافہ 2۔ازار 3۔قمیص 4۔سینہ بند 5۔اوڑھنی

(بہار شریعت حصہ چہارم، جلد اول، ص 817، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مسئلہ: خنثیٰ مشکل (یعنی جس میں مرد و عورت دونوں کی علامات ہوں اور یہ ثابت نہ ہو کہ مرد ہے یا عورت) کو عورت کی طرح پانچ کپڑے دیئے جائیں مگر کسم یا زعفران کا رنگا ہوا اور ریشمی کفن اسے ناجائز ہے۔ (عالمگیری کتاب الصلوٰۃ، جلد اول، ص 161)

## ☆بچوں کا کفن

مسئلہ: جو نابالغ حد شہوت کو پہنچ گیا، وہ بالغ کے حکم میں ہے یعنی بالغ کو کفن میں جتنے کپڑے دیئے جاتے ہیں اسے بھی دیئے جائیں اور اس سے چھوٹے لڑکے کو ایک کپڑا (ازار) اور چھوٹی لڑکی کو دو کپڑے (لفافہ اور ازار) دے سکتے ہیں اور لڑکے کو بھی دو کپڑے (لفافہ اور ازار) دیئے جائیں تو اچھا ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کو پورا کفن دیں۔ اگرچہ ایک دن کا بچہ ہو (ردالمحتار کتاب الصلوٰۃ، جلد 3، ص 117)

## ☆کفن کیسا ہونا چاہیے؟

مسئلہ: کفن اچھا ہونا چاہیے یعنی مرد عیدین و جمعہ کے لیے جیسے کپڑے پہنتا تھا اور عورت جیسے کپڑے پہن کر میکے جاتی تھی۔ اس قیمت کا ہونا چاہیے۔ حدیث شریف میں ہے مردوں کو اچھا کفن دو کہ باہم ملاقات کرتے اور اچھے کفن سے فخر کرتے یعنی خوش ہوتے ہیں۔

(ردالمحتار کتاب الصلوٰۃ جلد 3، ص 112)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: پرانے کپڑے کا بھی کفن ہوسکتا ہے مگر پرانا ہوتو دھلا ہوا ہو کہ کفن ستھرا ہونا مرغوب ہے (جوہرة نیرة کتاب الصلوٰۃ، ص 135)

مسئلہ: سفید کفن بہتر ہے حدیث شریف میں ہے۔ اپنے مردوں کو سفید کپڑوں میں کفناؤ۔ (ترمذی کتاب الجنائز، حدیث 996)

## ☆ مرد کو کفن پہنانے کا طریقہ

کفن کو تین یا پانچ یا سات مرتبہ دھونی دے دیں۔ پھر اس طرح بچھائیں کہ پہلے لفافہ یعنی بڑی چادر اس پر تہبند اور اس کے اوپر کفنی رکھیں۔ اب میت کو اس پر لٹائیں اور کفنی پہنائیں، اب داڑھی پر (نہ ہو تو تھوڑی پر) اور تمام جسم پر خوشبو ملیں۔ وہ اعضا جن پر سجدہ کیا جاتا ہے یعنی پیشانی، ناک، ہاتھوں، گھٹنوں اور قدموں پر کافور لگائیں۔ پھر تہبند الٹی جانب سے پھر سیدھی جانب سے لپٹیں۔ اب آخر میں لفافہ بھی اسی طرح پہلے الٹی جانب سے پھر سیدھی جانب سے لپٹیں تاکہ سیدھا اوپر رہے۔ سر اور پاؤں کی طرف باندھ دیں۔

## ☆ عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ

کفن کو تین یا پانچ یا سات بار دھونی دے دیں۔ پھر اس طرح بچھائیں کہ پہلے لفافہ یعنی بڑی چادر اس پر تہبند اور اس کے اوپر کفنی رکھیں۔ اب میت کو اس پر لٹائیں اور کفنی پہنائیں۔ اب اس کے بالوں کے دو حصے کر کے کفنی کے اوپر سینے پر ڈال دیں اور اوڑھنی کو آدھی پیٹھ کے نیچے بچھا کر سر پر لا کر مونھ پر نقاب کی طرح ڈال دیں کہ سینے پر رہے۔ اس کا طول آدھی پشت سے نیچے تک اور عرض ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ہو۔ بعض لوگ اوڑھنی اس طرح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



اڑھاتے ہیں جس طرح عورتیں زندگی میں سر پر اوڑھتی ہیں یہ خلاف سنت ہے۔

اب تمام جسم پر خوشبو ملیں۔ وہ اعضاء جن پر سجدہ کیا جاتا ہے یعنی پیشانی، ناک، ہاتھوں، گھٹنوں اور قدموں پر کافور لگائیں۔ پھر تہبند الٹی جانب سے پھر سیدھی جانب سے لپٹیں تاکہ سیدھا اوپر رہے۔ سر اور پاؤں کی طرف باندھ دیں۔ پھر آخر میں سینہ بند پستان کے اوپر والے حصے سے ران تک لا کر کسی ڈوری سے باندھیں۔

## ایک اہم مسئلہ:

پنجاب کے بعض شہروں میں رواج ہے کہ جب کسی کا انتقال ہوتا ہے تو لوگ اپنے ساتھ چادریں لاتے ہیں اور میت کا چہرہ دیکھ کر ہر کوئی اپنی اپنی چادر میت پر ڈالتا ہے پھر وہ درجنوں چادریں میت کے ساتھ قبر میں دفن کردی جاتی ہیں۔ یہ سراسر اسراف ہے اور شرعاً ایسا کرنا درست نہیں۔ صرف سنت کفن ہی کافی ہے۔ اوپر سے کوئی چادریں نہ ڈالی جائیں۔

## ☆متفرق مسائل

مسئلہ: میت کے سینہ اور پیشانی پر (کلمہ کی انگلی سے روشنائی سے نہیں) بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنا جائز ہے۔ ایک شخص نے اس کی وصیت کی تھی۔ انتقال کے بعد سینہ اور پیشانی پر بسم اللہ شریف دیکھی تو فرشتوں نے کہا تو عذاب سے بچ گیا۔ (درمختار، غنیۃ عن التاتارخانیہ)

مسئلہ: میت کے دونوں ہاتھ کروٹوں میں رکھیں، سینہ پر نہ رکھیں کہ یہ کفار کا طریقہ ہے۔

(درمختار، جلد 3، ص 105)

مسئلہ: بعض لوگ ناف کے نیچے (میت کے دونوں ہاتھ) اس طرح رکھتے ہیں جیسے نماز کے قیام میں، یہ بھی نہ کریں۔

(بہار شریعت حصہ چہارم جلد اول ص 816)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: میت نے اگر کچھ مال چھوڑا ہے تو کفن اسی کے مال سے ہونا چاہیے (ردالمحتار کتاب الصلوٰۃ، جلد3،ص114)

مسئلہ: کسی نے وصیت کی کہ کفن میں اسے دو کپڑے دیئے جائیں تو یہ وصیت جاری نہ کی جائے۔ تین کپڑے دیئے جائیں اور اگر یہ وصیت کی کہ ہزار روپے کا کفن دیا جائے تو یہ بھی نافذ نہ ہوگی۔ درمیانے درجے کا کفن دیا جائے گا۔ (ردالمحتار، کتاب الصلوٰۃ، جلد3،ص112)

## ☆عہد نامہ کی اہمیت وفضیلت

حدیث شریف = حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو ہر نماز (یعنی فرض سنتیں وغیرہ پڑھنے) کے بعد عہد نامہ پڑھے، فرشتہ اسے لکھ کر مہر لگا کر قیامت کے لیے اٹھا رکھے۔ جب اللہ تعالیٰ اس بندے کو قبر سے اٹھائے۔ فرشتہ وہ نوشتہ (یعنی دستاویز) ساتھ لائے اور ندا کی جائے۔ عہد والے کہاں ہیں؟ انہیں عہد نامہ دیا جائے۔ امام حکیم ترمذی علیہ الرحمہ نے اسے روایت کرکے فرمایا: امام طاؤس علیہ الرحمہ کی وصیت سے یہ عہد نامہ اس کے کفن میں لکھا گیا (بحوالہ: تفسیر درمنثور، پارہ6، سورۂ مریم تحت الآیۃ 87، جلد5،ص542)

## عہد نامہ یہ ہے

اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ الرَّحْمٰنَ الرَّحِیْمَ

اِنِّیْ اَعْھَدُ اِلَیْکَ فِیْ ھٰذِہِ الْحَیَاۃِ الدُّنْیَا بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ فَاِنَّکَ اِنْ تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ تُقَرِّبْنِیْ مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِیْ مِنَ الْخَیْرِ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



وَاِنِّیۡ لَاۤ اَثِقُ اِلَّا بِرَحۡمَتِكِ فَاجۡعَلۡ رَحۡمَتَكَ لِیۡ عَهۡدًا عِنۡدَكِ تُؤَدِّیۡهِ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخۡلِفُ الۡمِیۡعَاد

## ☆نوحہ

نوحہ یعنی میت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کرکے آواز سے رونا جس کو بین کہتے ہیں، بالاجماع حرام ہے۔ اسی طرح واویلا کرنا اور ہائے مصیبت کہنا گریبان پھاڑنا، منہ نوچنا، بال کھولنا، سر پر خاک ڈالنا، سینہ کوٹنا، ران پر ہاتھ مارنا یہ سب جاہلیت کے کام ہیں اور حرام ہیں۔

حدیث شریف = حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو منہ پر طمانچے مارے، گریبان پھاڑے اور جاہلیت کا پکارنا پکارے (نوحہ کرے) وہ ہم میں سے نہیں (بخاری و مسلم)

## ☆نماز جنازہ کا بیان

مسئلہ: نماز جنازہ فرض کفایہ ہے یعنی کوئی ایک بھی ادا کرلے تو سب بری الذمہ ہو گئے ورنہ جن جن کو خبر پہنچی تھی اور نہیں آئے وہ سب گنہ گار ہوں گے (فتاویٰ تاتارخانیہ کتاب الصلوٰۃ، جلد دوم، ص 153)

مسئلہ: میت سے مراد وہ ہے جو زندہ پیدا ہوا پھر مر گیا لہذا بچہ اگر مردہ پیدا ہوا تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ (بہار شریعت، حصہ چہارم ص 826)

مسئلہ: چھوٹے بچے کے ماں باپ دونوں مسلمان ہوں یا ایک تو وہ مسلمان ہے، اس کی نماز پڑھی جائے اور دونوں کافر ہیں تو نہیں پڑھی جائے۔ (بہار شریعت، حصہ چہارم، ص 826)

مسئلہ: بعض لوگ جوتا پہن کر نماز جنازہ پڑھتے ہیں۔ اگر جوتا پہنے نماز جنازہ پڑھی تو جوتا اور اس کے نیچے کی زمین دونوں کا پاک ہونا ضروری ہے، لہذا بہتر یہ ہے کہ جوتے پیروں سے جدا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



کردیں یا جوتے پر کھڑے ہوکر نماز پڑھیں۔

مسئلہ: میت کا سامنے ہونا ضروری ہے، غائبانہ نماز جنازہ نہیں ہوسکتی

(درمختار، جلد 3، ص 123)

مسئلہ: چند جنازے ایک ساتھ بھی پڑھے جاسکتے ہیں اس میں اختیار ہے کہ سب کو آگے پیچھے رکھیں یعنی سب کا سینہ امام کے سامنے ہو یا قطار بند۔ یعنی ایک کے پاؤں کی سیدھ میں دوسرے کا سرہانا اور دوسرے کے پاؤں کی سیدھ میں تیسرے کا سرہانا (بہار شریعت، حصہ چہارم، ص 157)

مسئلہ: جنازے میں پچھلی صف تمام صفوں سے افضل ہے۔

(درمختار، جلد 3 ص 131)

مسئلہ: (تین صفوں پر مغفرت کی بشارت ہے) اگر کل سات ہی آدمی ہو تو ایک امام بن جائے، اب پہلی صف میں تین کھڑے ہوجائیں۔ دوسری میں دو اور تیسری میں ایک [illegible]، ص 541)

مسئلہ: نماز جنازہ میں امامت کا حق بادشاہ اسلام کو ہے۔ پھر قاضی، پھر امام جمعہ، پھر امام محلہ، پھر ولی کو، امام محلہ کا ولی پر تقدم بطور استحباب ہے اور یہ بھی اس وقت کہ ولی سے افضل ہو ورنہ ولی بہتر ہے۔

([illegible]، ص 584)

مسئلہ: بغیر غسل نماز جنازہ پڑھی گئی نہ ہوئی، اسے غسل دے کر پھر پڑھیں اور اگر قبر میں رکھ چکے، مگر مٹی ابھی نہیں ڈالی گئی تو قبر سے نکالیں اور غسل دے کر نماز پڑھیں اور مٹی دے چکے تو اب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



نہیں نکال سکتے لہذا اب اس کی قبر پر نماز پڑھیں کہ پہلی نماز نہ ہوئی تھی کہ بغیر غسل ہوئی تھی اور اب چونکہ غسل ناممکن ہے لہذا اب ہو جائے گی۔

(ردالمحتار کتاب الصلوٰۃ، جلد 3،ص 121)

مسئلہ: اگر جنازہ الٹا رکھا یعنی امام کے سیدھی طرف میت کا قدم ہو تو نماز ہو جائے گی مگر قصدا ایسا کیا تو گنہ گار ہوئے

(درمختار، کتاب الصلوٰۃ جلد 3،ص 124)

## ☆نماز جنازہ پڑھنے کی فضیلت

حدیث شریف = نبی پاک ﷺ نے فرمایا: مومن جب قبر میں داخل ہوتا ہے تو اس کو سب سے پہلا تحفہ یہ دیا جاتا ہے کہ اس کی نماز جنازہ پڑھنے والوں کی مغفرت کردی جاتی ہے

(کنزالعمال، جلد 15،ص 595)

حدیث شریف = نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص (ایمان کا تقاضا سمجھ کر اور حصول ثواب کی نیت سے) اپنے گھر سے جنازہ کے ساتھ چلے، نماز جنازہ پڑھے اور دفن تک جنازہ کے ساتھ رہے۔اس کے لیے دو قیراط ثواب ہے جس میں سے ہر قیراط احد (پہاڑ) کے برابر ہے اور جو شخص صرف جنازہ کی نماز پڑھ کر واپس آ جائے (اور تدفین میں شریک نہ ہو تو) اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے (صحیح مسلم جلد اول،ص 307،مطبوعہ افغانستان)

## ☆نماز جنازہ کے ارکان اور سنتیں

نماز جنازہ میں دو رکن ہیں۔

1۔چار مرتبہ اللہ اکبر کہنا، 2۔قیام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



نماز جنازہ میں تین سنت موکدہ ہیں۔

1۔ثناء،2۔درود شریف،3۔میت کے لیے دعا

(درمختار کتاب الصلوٰۃ،جلد3،ص124)

## ☆نماز جنازہ کا طریقہ

مقتدی اس طرح نیت کرے، میں نیت کرتا ہوں اس جنازہ کی نماز کی، واسطے اللہ تعالیٰ کے، دعا اس میت کے لیے، پیچھے اس امام کے۔

(فتاویٰ تاتارخانیہ،جلد2،ص153)

اب امام و مقتدی پہلے کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور اللہ اکبر کہتے ہوئے حسب معمول ناف کے نیچے ہاتھ باندھ لیں اور ثناء پڑھیں۔

اس میں "**وَتَعَالٰی جَدُّکَ**" کے بعد "**وَجَلَّ ثَنَاءُکَ وَلَااِلٰهَ غَیْرُکَ**" پڑھیں پھر بغیر ہاتھ اٹھائے "اللہ اکبر" اور دعا پڑھیں (امام تکبریں بلند آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ۔ باقی تمام اذکار امام و مقتدی سب آہستہ پڑھیں)

دعا پڑھنے کے بعد پھر "اللہ اکبر" کہیں اور ہاتھ لٹکا دیں پھر دونوں طرف سلام پھیر دیں

(حاشیہ طحطاوی،ص584)

## ☆بالغ مرد و عورت کے جنازہ کی دعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا. اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ.

## ☆نابالغ لڑکے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطاً وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا.

## ☆نابالغ لڑکی کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطاً وَّ اجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً.

(مشکوٰۃ المصابیح ص 146، فتاویٰ عالمگیری جلد اول ص 164)

مسئلہ: اگر یہ دعائیں نہ پڑھ سکے (یاد نہ ہو) تو جو دعا چاہے پڑھے مگر وہ دعا امور آخرت سے متعلق ہو (جوہرہ نیرہ، عالمگیری)

مسئلہ: امام نے پانچ تکبیریں کہیں تو پانچویں تکبیر میں مقتدی امام کی متابعت نہ کرے بلکہ چپ کھڑا رہے، جب امام سلام پھیرے تو اس کے ساتھ ساتھ پھیر دے (درمختار)

مسئلہ: مسبوق جس کی بعض تکبیریں فوت ہوگئیں وہ اپنی باقی تکبیریں امام کے سلام پھیرنے کے بعد کہے اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ دعائیں پڑھے گا تو پوری کرنے سے پہلے لوگ میت کو کندھے تک اٹھالیں گے تو تکبیریں کہہ لے، دعائیں چھوڑ دے (درمختار، غنیۃ)

مسئلہ: لاحق یعنی جو شروع میں شامل ہو، مگر کسی وجہ سے درمیان کی بعض تکبیریں رہ گئیں تو امام کی چوتھی تکبیر سے پیشتر یہ تکبیریں کہہ لے (ردالمحتار)

مسئلہ: جس نے خودکشی کی، اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



(درمختار، جلد 3، ص 108)

## ☆ جنازہ کو کندھا دینے کا ثواب

حدیث شریف میں ہے جو جنازے کو چالیس قدم لے کر چلے، اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے

(طبرانی معجم الاوسط، حدیث 5920، جلد 4، ص 260)

## ☆ جنازہ کو کندھا دینے کا طریقہ

سنت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس قدم چلے۔ پوری سنت یہ ہے کہ پہلے سیدھے سرہانے کندھا دے پر سیدھی پائنتی (یعنی سیدھے پاؤں کی طرف) پھر الٹے سرہانے پھر الٹی پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کل چالیس قدم ہوئے۔

(مراقی الفلاح معہ حاشیہ الطحطاوی ص 604)

## ☆ بچہ کا جنازہ اٹھانے کا طریقہ

مسئلہ: چھوٹے بچے کے جنازے کو اگر ایک شخص ہاتھ پر اٹھا کر لے چلے تو حرج نہیں اور یکے بعد دیگرے لوگ ہاتھوں ہاتھ لیتے رہیں

(البحر الرائق جلد 2، ص 335)

عورتوں کو (بچہ ہو یا بڑا کسی کے بھی) جنازہ کے ساتھ جانا ناجائز و ممنوع ہے (درمختار، جلد 3، ص 162)

مسئلہ: جنازہ پر پھولوں کی چادر ڈالنے میں حرج نہیں کہ پھول جب تک تر رہیں گے، تسبیح کریں گے، میت کو انس پیدا ہوگا۔

مسئلہ: جنازہ لے چلنے میں سرہانا آگے ہونا چاہیئے اور جنازہ کے ساتھ آگ لے جانے کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ممانعت ہے(فتاویٰ عالمگیری)

مسئلہ:اگر راستے میں اندھیرا اور روشنی کی نیت سے آگ لے جا رہا ہو تو حرج نہیں۔

مسئلہ: جنازہ معتدل تیزی سے لے جائیں۔ نہ اس طرح کہ میت کو جھٹکا لگے اور ساتھ جانے والوں کے لیے افضل یہ ہے کہ جنازہ سے پیچھے چلیں۔ دائیں بائیں نہ چلیں، اور اگر کوئی آگے چلے تو اسے چاہیے کہ اتنی دور رہے کہ ساتھیوں میں شمار نہ ہو، اگر سب کے سب آگے ہوں تو مکروہ تحریمی ہے۔(فتاویٰ عالمگیری)

مسئلہ: جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کو خاموشی کی حالت میں ہونا چاہیے۔موت اور قبر کے احوال کو پیش نظر رکھیں، دنیا کی باتیں نہ کریں، نہ ہنسیں، ذکر دل میں بھی کر سکتے ہیں اور بلند آواز سے (کلمہ طیبہ،کلمہ شہادت،نعت شریف) بھی پڑھ سکتے ہیں (صغیری، درمختار)

مسئلہ:شوہر اپنی بیوی کے جنازہ کو کندھا بھی دے سکتا ہے،قبر میں بھی اتار سکتا ہے اور مونہہ بھی دیکھ سکتا ہے صرف غسل دینے اور بلا حائل بدن کو چھونے کی ممانعت ہے (درمختار معہ ردالمحتار، جلد 3،ص 105)

## ☆قبر و دفن کا بیان

مسئلہ:میت کو دفن کرنا فرض کفایہ ہے اور دفن کرنے سے مراد یہ ہے کہ گڑھا کھود کر اس میں میت رکھیں اور اوپر تختے لگا کر مٹی بھر دیں۔ یہ جائز نہیں کہ میت کو زمین پر رکھ دیں اور چاروں طرف سے دیواریں قائم کر کے بند کر دیں (عالمگیری کتاب الصلوٰۃ، جلد اول، ص 165)

قبر آخرت کی منزلوں میں سب سے بڑی منزل ہے۔اگر یہ آسان ہو گئی تو اس کے بعد والی منزلیں اس سے آسان ہوں گی اور اگر یہاں مشکل ہوئی تو آگ اس سے بھی زیادہ مشکل معاملہ ہوگا لہذا عقل مند وہی ہے جو اپنی موت اور قبر میں اترنے کو یاد کرے اور ابھی سے اس کے لیے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/


تیاری کرے۔

# قبر کی قسمیں

بناوٹ کے اعتبار سے قبر کی دو قسمیں ہیں

1۔لحد (یعنی بغلی قبر)

2۔شق (یعنی صندوق)

## 1۔لحد

اسے بغلی قبر بھی کہتے ہیں اس کے تیار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ صندوق نما گڑھا کھود کر اس میں قبلہ کی طرف دیوار میں اتنی جگہ کھودیں جس میں میت کو باآسانی رکھا جاسکے۔خیال رہے لحد صرف سخت زمین میں ہی بنائی جاسکتی ہے۔نرم زمین میں نہیں بن سکتی۔

## 2۔شق

یہ صندوق نما گڑھا کھود کر تیار کی جاتی ہے اور عام طور پر ہمارے یہاں یہی رائج ہے۔لحد سنت ہے۔اگر زمین اس قابل ہو تو یہی کریں اور نرم زمین ہو تو صندوق میں حرج نہیں (عالمگیری کتاب الصلوٰۃ،جلد 1،ص 165)

مسئلہ:قبر کی لمبائی میت کے قد سے کچھ زائد ہو اور چوڑائی آدھے قد کی اور گہرائی کم سے کم نصف قد کی اور بہتر یہ کہ گہرائی بھی قدر برابر ہو اور متوسط درجہ یہ کہ سینہ تک ہو۔اس سے مراد یہ کہ لحد یا صندوق اتنا ہو،یہ نہیں کہ جہاں سے کھودنی شروع کی وہاں سے آخر تک یہ مقدار ہو۔

(ردالمحتار کتاب الصلوٰۃ،جلد 3،ص 164)

مسئلہ:قبر کے اندر کی دیواریں وغیرہ کچی مٹی کی ہوں۔آگ کی پکی ہوئی اینٹیں استعمال نہ کی جائیں اگر اندر میں پکی ہوئی اینٹ کی دیواریں ضروری ہوں تو پھر اندرونی حصہ مٹی کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



گارے سے اچھی طرح لیپ دیا جائے۔(ردالمحتار کتاب الصلوٰۃ، جلد 3 ص 167)

مسئلہ: قبر کے اندر چٹائی وغیرہ بچھانا ناجائز ہے (بعض لوگ بستر، تکیہ یا کپڑے بچھاتے ہیں یہ بھی ناجائز ہے) کہ بے سبب مال ضائع کرنا ہے (ردالمحتار کتاب الصلوٰۃ، جلد 3 ص 164)

## ☆ تدفین کا طریقہ

جنازہ قبر کی قریب قبلہ کی جانب رکھئے کہ مستحب ہے اور میت کو قبلہ کی جانب ہی سے قبر میں اتاریں، قبر کی پائنتی (یعنی پاؤں کی جانب والی جگہ) رکھ کر سر کی طرف نہ لائیں (درمختار، کتاب الصلوٰۃ جلد 3، ص 166)

مسئلہ: حسب ضرورت دو یا تین اور بہتر یہ ہے کہ قوی اور نیک آدمی قبر میں اتریں۔ عورت کی میت محارم اتاریں یعنی وہ جن سے اس عورت کا نکاح ہمیشہ کے لیے حرام تھا جیسے بھائی، بیٹا، باپ وغیرہ۔ یہ نہ ہوں تو دیگر رشتے دار، یہ بھی نہ ہوں تو پرہیز گاروں سے اتروائیں
(عالمگیری، کتاب الصلوٰۃ، جلد اول ص 166)

مسئلہ: عورت کی میت کو اتارنے سے لے کر تختے لگانے تک کسی کپڑے سے چھپائے رکھیں (ردالمحتار، کتاب الصلوٰۃ جلد 3، ص 168)

مسئلہ: قبر میں اتارتے وقت یہ دعا پڑھیں

بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللهِ
(تنویر الابصار، کتاب الصلوٰۃ جلد 3، ص 166)

مسئلہ: میت کو سیدھی کروٹ پر اس طرح لٹائیں کہ اس کا مونہہ اور سینہ قبلے کی طرف ہو جائے (درمختار معہ ردالمحتار، جلد 3، ص 166)

مسئلہ: اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ میت کی پیٹھ کے نیچے نرم مٹی یا ریتے کا تکیہ سا بنا دیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



اور ہاتھ کو کروٹ سے الگ رکھیں۔ جہاں اس میں دقت ہو تو چت لٹا کر مونہہ قبلہ کو کر دیں۔ اب اکثر یہی معمول ہے۔

(فتاوی رضویہ جلد 9، ص 171)

مسئلہ: اگر (معاذ اللہ) مونہہ غیر قبلہ کی طرف رہا اور ایسا سخت ہو گیا کہ پھر نہیں سکتا تو چھوڑ دیں اور زیادہ تکلیف نہ دیں۔ (فتاوی رضویہ جلد 9، ص 372)

مسئلہ: کفن کی بندش کھول دیں کہ اب ضرورت نہیں اور نہ کھولی تو بھی حرج نہیں۔ (درمختار جلد 3، ص 167)

مسئلہ: البتہ جہاں کفن کی بندش کھولنے سے ستر کھلنے اور عورت کی بے پردگی کا اندیشہ ہو تو ہرگز کھولنے کی اجازت نہیں۔

مسئلہ: کفن کی گرہ کھولنے والا یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ لَا تُحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ

(طحطاوی علی مراقی الفلاح کتاب الصلوۃ، ص 609)

مسئلہ: قبر کچی اینٹوں سے بند کر دیں۔ اگر زمین نرم ہو تو (لکڑی کے) تختے لگانا جائز ہے

(ردالمحتار کتاب الصلوۃ جلد 3، ص 167)

## ☆ مٹی ڈالنے کا طریقہ

حاضرین جنازہ میں سے ہر ایک کے لیے مستحب ہے کہ سرہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں۔ پہلی بار کہیں۔

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ

دوسری بار مٹی ڈالیں تو کہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



وَفِیۡہَا نُعِیۡدُکُمۡ

تیسری بار مٹی ڈالیں تو کہیں

وَمِنۡہَا نُخۡرِجُکُمۡ تَارَۃً اُخۡرٰی

اب باقی مٹی پھاوڑے وغیرہ سے ڈال دیں۔

(جوہرۃ نیرۃ، باب الجنائز، ص 141)

مسئلہ: جتنی مٹی قبر پر نکلی ہے اس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے (عالمگیری، کتاب الصلوٰۃ جلد اول، ص 166)

مسئلہ: ہاتھ میں جو مٹی لگی ہے اسے جھاڑ دیں یا دھو ڈالیں، اختیار ہے (بہار شریعت، حصہ چہارم، ص 845)

مسئلہ: قبر اونٹ کے کوہان کی طرح ڈھال والی بنائیں چوکھونٹی (یعنی چار کونوں والی جیسا کہ آج کل تدفین کے کچھ روز بعد اکثر اینٹوں وغیرہ سے بناتے ہیں) نہ بنائیں (ردالمحتار کتاب الصلوٰۃ جلد 3، ص 169)

مسئلہ: قبر ایک بالشت اونچی ہو یا مزید کچھ زیادہ۔

(ردالمحتار، جلد 3، ص 168)

مسئلہ: شجرہ یا عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ میت کے مونہہ کے سامنے قبلے کی طرف طاق کھود کر اس میں رکھیں بلکہ ''درمختار'' میں کفن پر عہد نامہ لکھنے کو جائز کہا ہے اور فرمایا کہ اس سے مغفرت کی امید ہے اور میت کے سینے اور پیشانی پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنا جائز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ہے۔ایک شخص نے اس کی وصیت کی تھی۔انتقال کے بعد سینہ اور پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھ دی گئی۔پھر کسی نے انہیں خواب میں دیکھا، حال پوچھا، کہا: جب میں قبر میں رکھا گیا۔عذاب کے فرشتے آئے، فرشتوں نے جب پیشانی پر بسم اللہ شریف دیکھی، کہا تو عذاب سے بچ گیا۔

(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلوٰۃ جلد 3، ص 185)

مسئلہ: بعد دفن قبر پر پانی چھڑکنا مسنون ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 3، ص 373)

مسئلہ: قبر پر پھول ڈالنا بہتر ہے کہ جب تک تر رہیں گے، تسبیح کریں گے اور میت کا دل بہلے گا (ردالمحتار کتاب الصلوٰۃ، جلد 3، ص 184)

مسئلہ: علماء ومشائخ سادات کی قبور پر قبہ وغیرہ بنانے میں حرج نہیں اور قبر کو اندر سے پختہ نہ کیا جائے (درمختار، ردالمحتار) اگر اندر سے خام ہوں اور باہر سے پختہ ہوں تو حرج نہیں۔

مسئلہ: دفن کے بعد سرہانے سورۂ بقرہ کا پہلا رکوع الم تا مفلحون تک اور قدموں کی طرف آخری رکوع **اٰمن الرسول** سے ختم سورت تک پڑھیں (جوہرۃ نیرۃ)

مسئلہ: فاتحہ خوانی (مروجہ سورتیں اور آیتیں تلاوت) کرکے، حضور ﷺ اور آپ کے وسیلے سے انبیاء کرام، صحابہ وصحابیات، اہلبیت اطہار، اولیائے کرام، جنات مسلمانوں کو پھر خصوصاً مرحوم یا مرحومہ کو ایصال ثواب کیجئے۔

## ☆ قبر پر اذان کہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



امام ترمذی علیہ الرحمہ نوادر الاصول میں امام سفیان ثوری علیہ الرحمہ سے روایت کرتے ہیں۔ جب مردے سے سوال ہوتا ہے کہ تیرا رب کون ہے؟ شیطان اس پر ظاہر ہوتا ہے اور اپنی طرف اشارہ کرتا ہے کہ میں تیرا رب ہوں، اس لیے حکم آیا ہے کہ میت کے لیے ثابت قدم رہنے کی دعا کریں۔

علمائے اسلام فرماتے ہیں کہ ایسے موقع پر شیطان کو وہاں سے بھگانے کے لیے سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس قبر پر اذان دی جائے۔ اس لیے کہ حدیث مبارک میں ہے کہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ جب موذن اذان کہتا ہے، شیطان پیٹھ پھیر کر گوزرناں (گوز مارتا ہوا) بھاگتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

جب شیطان کو بھگانا مقصود ہو تو اذان دیں۔ اس لیے کہ حدیث رسول سے شیطان کا اذان کی آواز سے بھاگنا ثابت ہے۔ اس کے علاوہ اذان میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے رسول ﷺ کی رسالت کا اقرار ہے۔ لہذا اس نیک عمل کو ترک نہ کیا جائے۔ قبر کے سرہانے قبلہ رو کھڑے ہو کر اذان دیجیے کہ میت کے لیے نہایت نفع بخش ہے۔

## ☆اذان دینے کے بعد تلقین کریں

تلقین کرنا سنت ہے۔ حدیث پاک میں ہے۔ جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی مرے اور اس کو مٹی دے چکو تو تم میں ایک شخص قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے یا فلاں بن فلانہ! وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا۔ پھر کہے یا فلاں بن فلانہ! وہ سیدھا ہو کر سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا۔ پھر کہے: یا فلاں بن فلانہ! وہ کہے گا: ہمیں ارشاد کر، اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے مگر تمہیں اس کے کہنے کی خبر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



نہیں ہوتی۔پھر کہے۔

أُذْكُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا، شَهَادَةَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ (ﷺ)

وَأَنَّكَ رَضِيْتَ بِاللهِ رَبًّا ، وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا ، وَبِمُحَمَّدٍ (ﷺ) نَبِيًّا ، وَبِالْقُرْآنِ إِمَامًا

منکر نکیر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے۔چلو ہم اس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے۔اس پر کسی نے عرض کی۔یا رسول اللہ ﷺ! اگر کسی کی ماں کا نام معلوم نہ ہو؟ فرمایا تو حوا کی طرف نسبت کرے (طبرانی معجم الکبیر، حدیث 7979، جلد 8، ص 50)

یاد رہے! یا فلاں بن فلانہ کی جگہ میت اور اس کی ماں کا نام لے مثلا یا محمد حسنین بن زرینہ اور (اگر عورت کی ہو تو مثلا) یا فاطمہ بنت حلیمہ وغیرہ نیز تلقین صرف عربی میں کی جائے۔

بعض اجلہ ائمہ تابعین فرماتے ہیں۔جب قبر کی مٹی برابر کر چکیں اور لوگ واپس جائیں تو مستحب سمجھا جاتا تھا کہ میت سے اس کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر کہا جائے۔

یا فلان! (یا حسنین بن زرینہ)

قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ (تین بار)

پھر کہا جائے:

قُلْ رَّبِّيَ اللهُ وَدِيْنِيَ الْإِسْلَامُ وَنَبِيِّ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(شرح الصدور، ص 106)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: دفن کے بعد قبر کے پاس اتنی دیر تک ٹھہرنا مستحب ہے، جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے گوشت تقسیم کر دیا جائے کہ ان کے رہنے سے میت کو انس ہوگا اور نکیرین کا جواب دینے میں وحشت نہ ہوگی اور اتنی دیر تک تلاوت قرآن اور میت کے لیے دعا و استغفار کریں اور یہ دعا کریں کہ سوال نکیرین کے جواب میں ثابت قدم رہے۔

(بہار شریعت، حصہ چہارم، ص 846)

مسئلہ: قبر پر پاؤں رکھنے یا چلنے سے قبر والے کو تکلیف ہوتی ہے اور بلا اجازت شرعی کسی مسلمان کو ایذا (تکلیف) دینا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے لہذا تدفین کے لیے جائیں یا فاتحہ خوانی کے لیے جائیں، مسلمان کی قبر پر پاؤں نہ رکھیں، نہ چلیں اور نہ اس پر بیٹھیں۔ ابن ماجہ شریف میں حدیث نمبر 1567 پر سرور کونین ﷺ کا ارشاد ہے کہ مجھے آگ کی چنگاری پر یا تلوار پر چلنا یا میرا پاؤں جوتے میں سی دیا جانا زیادہ پسند ہے، اس سے کہ میں کسی مسلمان کی قبر پر چلوں۔

## ☆تعزیت کا بیان

تعزیت کا لغوی معنی ہے صبر دلانا، دلاسا دینا اور اس سے مراد مصیبت زدہ آدمی کو صبر کی تلقین کرنا ہے۔ نیز میت کے لواحقین سے اظہار افسوس و اظہار ہمدردی کرتے ہوئے دعائیہ الفاظ اور تسلی آموز کلمات کہنے کو تعزیت کہتے ہیں۔ تعزیت سنت ہے اور اس کا بہت اجر و ثواب ہے چنانچہ دو احادیث ملاحظہ ہوں۔

حدیث شریف = نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا، اس کے لیے اس مصیبت زدہ جیسا ثواب ہے۔

(ترمذی، کتاب الجنائز، حدیث 1075)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



حدیث شریف = نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا جو بندۂ مومن اپنے کسی مصیبت زدہ بھائی کی تعزیت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے کرامت کا جوڑا پہنائے گا۔ (ابن ماجہ، کتاب الجنائز، حدیث 1601)

مسئلہ: دفن سے پہلے بھی تعزیت جائز ہے مگر افضل یہ ہے کہ دفن کے بعد ہو، یہ اس وقت ہے کہ اولیائے میت (میت کے اہل خانہ) جزع وفزع (یعنی رونا پیٹنا) نہ کرتے ہوں، ورنہ ان کی تسلی کے لیے دفن سے پہلے ہی کرے (جوہرۃ نیرۃ، کتاب الصلوٰۃ، ص 141)

مسئلہ: تعزیت کا وقت موت سے تین دن تک ہے۔ اس کے بعد مکروہ ہے کہ غم تازہ ہوگا مگر جب تعزیت کرنے والا یا جس کی تعزیت کی جائے، وہاں موجود نہ ہو یا موجود ہے مگر اسے علم نہیں تو بعد میں حرج نہیں (جوہرۃ نیرۃ، کتاب الصلوٰۃ، ص 141)

مسئلہ: تعزیت ان الفاظ سے کرے۔ نبی کریم ﷺ ان الفاظ میں تعزیت فرماتے تھے: خدا تعالیٰ ہی کا ہے جو اس نے لیا اور دیا اور اس کے نزدیک ہر چیز ایک میعاد مقرر کے ساتھ ہے لہٰذا صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو (فتاویٰ عالمگیری)

مسئلہ: جو ایک بار تعزیت کر آیا اسے دوبارہ تعزیت کے لیے جانا مکروہ ہے (درمختار معہ ردالمحتار، جلد 3، ص 177)

مسئلہ: میت کے ایصال ثواب کے لیے قرآن خوانی اور محافل کا انعقاد کرنا باعث اجر و ثواب ہے جیسا کہ مسلمانوں میں سوئم، چہلم، دسواں اور جمعرات کے دن لوگ جمع ہوتے ہیں، قرآن مجید پڑھتے ہیں، یہ جائز عمل ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: میت کے گھر والے سوئم وغیرہ کے دن دعوت کریں تو ناجائز و بدعت قبیحہ ہے کہ دعوت تو خوشی کے وقت شریعت میں ہے نہ کہ غم کے وقت۔ اگر فقراء کو سوئم کا کھانا کھلائیں تو بہتر ہے۔(فتح القدیر)

مسئلہ: میت کے گھر والوں کو جو کھانا بھیجا ہے یہ کھانا صرف گھر والے (میت کے بھائی، بہن، بیٹا، بیٹی وغیرہ) کھائیں۔ دوسروں کو اس کا کھانا (جیسا کہ ہمارے یہاں رشتے دار دھرنا دے کر بیٹھ جاتے ہیں) منع ہے۔(کشف)

## ☆عدت وسوگ کا بیان

مسئلہ: وفات کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔

(جوہرۃ نیرۃ جزءالثانی،ص 97)

مسئلہ: جب عورت امید (یعنی حمل) سے ہو تو عدت کی مدت بچے کی ولادت ہونے تک ہے۔ اگرچہ شوہر کی وفات کے فورا بعد بچے کی ولادت ہو جائے۔ اگر دو یا تین بچے ایک حمل سے ہوئے، تو پہلے کی ولادت ہونے سے عدت پوری ہوگی۔(جوہرۃ نیرۃ جزءالثانی،ص 96)

مسئلہ: عدت شوہر کے ہی گھر میں گزارنی ہوتی ہے۔ اگر مکان ڈھ رہا ہو یا ڈھنے (گرنے) کا خوف ہو یا چوروں کا یا مال تلف ہونے کا خوف ہو تو ان صورتوں میں مکان بدل سکتی ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری جلداول، کتاب الطلاق ص 535)

مسئلہ: عدت سے پہلے جن جن سے پردہ کرنا شرعا فرض تھا، تو دوران عدت بھی ان ہی سے پردہ کرنا ہوگا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مسئلہ: سوگ اسلام میں تین دن ہے مگر عورت شوہر کے انتقال پر چار ماہ دن سوگ کرے۔

(مسلم شریف کتاب الطلاق، حدیث 1491)

مسئلہ: سوگ کے معنی یہ ہیں کہ زینت کو ترک کرے۔

(درمختار، جلد 5، ص 221)

مسئلہ: سوگ اس پر ہے جو کہ عاقلہ بالغہ مسلمان ہو اور موت یا طلاق بائن کی عدت ہو (در مختار، کتاب الطلاق جلد 5، ص 220)

## لائسنسوں کی خرید وفروخت

سوال: بعض لوگ اپنے سیاسی اثر ورسوخ کی بناء پر حکومت سے امپورٹ لائسنس یا ٹرانسپورٹ کا ''روٹ پرمٹ'' اپنے نام لے لیتے ہیں اور آج کل حکومتیں سیاسی رشوت کے طور پر ایسی نوازشات کرتی رہتی ہیں اور پھر یہ لوگ ان ''لائسنسوں'' یا ''پرمٹوں'' کو بالترتیب پیشہ ور تاجروں یا ٹرانسپورٹروں کو بیچ دیتے ہیں۔ایسی بیع شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر یہ لائسنس یا پرمٹ کسی خاص آدمی کے نام پر جاری کئے گئے ہیں اور قابل منتقلی نہیں ہیں تو ان کا دوسرے شخص کو فروخت کرنا شرعاً نا جائز ہے کیونکہ یہ جھوٹ اور دھوکا دہی پر مبنی ہے لیکن اگر یہ لائسنس یا پرمٹ کسی خاص شخص کے نام پر نہیں ہے بلکہ ان کی حیثیت ایک ایسی دستاویز کی ہے کہ جو اس کا حامل ہو، اس کے ذریعے مال بیرون ملک سے درآمد کرسکتا ہے یا ٹرانسپورٹ متلقہ روٹوں پر چلاسکتا ہے تو پھر ان کی حیثیت ڈاک کے ٹکٹوں کی سی ہوگی اور ان کی بیع جائز ہے۔

## فلیٹ اور دکان کی پگڑی

سوال: ہمارے ملک کے بڑے تجارتی مراکز میں یہ طریقہ کار عام ہے۔فلیٹ اور دکانیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



کرائے پر دی جاتی ہیں۔ کرایہ اگرچہ معمولی ہوتا ہے لیکن بھاری رقم بطور پگڑی وصول کی جاتی ہے اور ایک کرائے دار جب فلیٹ یا دکان دوسرے کرائے دار کو منتقل کرتا ہے اور قبضہ دیتا ہے تو پگڑی وصول کرتا ہے۔ موقع ومحل کے اعتبار سے پگڑی کی شرح مقرر ہوتی ہے۔ کیا یہ پگڑی کا لین دین شرعاً جائز ہے؟

جواب: قبضہ چونکہ کوئی حسی یا عین چیز نہیں ہے۔ اس لیے یہ بیع باطل ہے بعض لوگوں نے اس کے جواز کا یہ حل تجویز کیا ہے کہ دکان اور فلیٹ میں کچھ چیزیں اور قسم فرنیچر وسامان رکھ دی جائیں اور پگڑی کی مالیت کے برابر ان کی قیمت مقرر کر لی جائے۔ گویا اونٹ کے گلے میں بلی والی بات ہے لیکن ظاہر ہے کہ فقہی یا قانونی حیلہ اور بات ہے اور خداوند علیم وخبیر کے سامنے سرخرو ہونا اور بات ہے اور ظاہر وباطن اور تینوں کا حال جانتا ہے۔

## انعامی بانڈز پر انعام کی رقم لینا جائز ہے

سوال: کیا انعامی بانڈز کا لین دین اور اس پر انعام کی رقم کا لینا جائز ہے؟

جواب: انعامی بانڈز حکومت پاکستان جاری کرتی ہے۔ شیڈول کمرشل بینکوں یا قومی بچت کے مراکز کے ذریعے درج قیمت پر انہیں فروخت کرتی ہے اور اسی قیمت پر خریدتی ہے۔ اس میں کوئی رقم ڈوبتی ہے نہ ایسا کوئی خطرہ اس میں ہے اور نہ ہی اسے اس پر کوئی طے شدہ زائد رقم ملتی ہے۔ ان بانڈز کا اس طرح لین دین بغیر کسی شرعی قباحت کے جائز ہے اور اب سپریم کورٹ آف پاکستان کی شریعت اپلیٹ بنچ بھی اسے جائز قرار دے چکی ہے۔ جن علماء نے اس کے عدم جواز کا فتویٰ دیا تھا، ہمیں معلوم نہیں کہ وہ اب بھی فتویٰ پر قائم ہیں یا رجوع کر چکے ہیں تاہم انہوں نے جو عدم جواز کی بنیاد قائم کی، وہ ان مفروضوں پر تھی کہ یہ قرض ہے جو بینک عوام سے لیتے ہیں اور اس کا سود سب پر مساوی تقسیم کرنے کے بجائے چند افراد کو انعام کی شکل میں دے دیتے ہیں اور ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



کے نزدیک چونکہ سود کی مجموعی رقم چند افراد کو مل جاتی ہے اور باقی محروم رہتے ہیں لہذا یہ قمار بھی ہے لیکن یہ سب مفروضے غلط ہیں کیونکہ یہ قرض نہیں ہے بلکہ خرید وفروخت ہے۔قرض کی واپسی کے لیے مدت متعین ہوتی ہے۔انعامی بانڈز میں کسی مدت کا تعین نہیں ہے بلکہ بانڈز کا حامل جب چاہے اسے حکومت کو فروخت کر کے اپنی پوری رقم لے سکتا ہے۔ان بانڈز کا اجراء حکومت پاکستان کرتی ہے، بینک نہیں کرتے۔وہ صرف ان کی خرید وفروخت کے لیے ایجنٹ کا کام کرتے ہیں۔اس میں کوئی سودی معاہدہ بھی نہیں ہے۔

## انعامی بانڈز کی پرچیوں کا کاروبار کرنا کیسا ہے؟

سوال:1۔ مجھے ایک آدمی نے کچھ رقم دی ہے اور کہا کہ میرے پاس خرچ ہو جائے گی۔تم اپنے پاس رکھو۔میں نے رکھ لی۔میں نے وہ رقم اپنے کاروبار میں لگا لی اور اس بندہ کو میں ماہانہ کچھ نہ کچھ خرچ اخراجات کے لیے دیتا ہوں۔اس پر کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ سود ہے، آپ فرمائیں یہ کیسا ہے؟

2۔جناب عالی! میں پرائز بانڈز کی پرچیوں کا کام کرتا ہوں۔اس کاروبار میں نفع ونقصان دونوں ہوتے ہیں، یہ کاروبار کیسا ہے، جائز ہے یا ناجائز؟

3۔ پرائز بانڈز رکھنا اور اس پر جو انعام ملتا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟ اس کا کاروبار کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب:1 (الف) کسی بھی رقم پر، جسے کاروبار میں لگایا گیا ہو بطور قرض لیا گیا ہو، طے شدہ شرح کے مطابق ماہانہ رقم دینا اور لینا سودی لین دین ہے اور شرعاً حرام ہے البتہ اگر رقم شرعی مضاربت کے اصول پر کاروبار کے لئے دی گئی ہے۔نفع میں شرح تناسب طے کر لیا گیا ہو اور خدانخواستہ بصورت نقصان، اس کی ذمہ داری قبول کی جائے تو جائز ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



(ب) اگر رقم بطور امانت وحفاظت رکھنے کے لیے دی ہے تو امین کا اس میں تصرف کرنا اور استعمال میں لانا جائز نہیں ہے ورنہ بصورت اتلاف اس پر ضمان ہوگا۔

(2) انعامی بانڈ کی پرچیوں کا کاروبار کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ کیونکہ ایسے ''انعامی بانڈز'' کے کچھ نمبرز یا سیریز لکھ دیتا ہے اور طے یہ ہوتا ہے کہ اگر اس پرچی پر درج سیریز میں سے کسی خاص نمبر پر انعام نکل آیا تو بانڈز کا حامل اس پرچی کے خریدار کو انعام کی پوری رقم دے گا۔ یہ اس لیے حرام ہے کہ اس میں پرچی کے عوض خریدار کو بانڈز نہیں ملتے اور ان نمبروں پر انعام نہ نکلنے کی صورت میں خریدار کی رقم ڈوب جاتی ہے لہذا یہ قمار کی ایک شکل ہے۔

## کاروباری اداروں کی انعامی اسکیمیں

سوال: آج کل عموماً بہت سے صنعتی اور کاروباری ادارے اپنی مصنوعات کی فروخت میں اضافے کے لیے انعامی اسکیموں کا اعلان کرتے ہیں۔ کیا شرعاً جائز ہیں؟

جواب: مصنوعات کی فروخت میں ترغیب اور اضافے کے لیے انعامی اسکیمیں جائز ہیں بشرطیکہ متعلقہ کمپنی دیانت داری سے انعام کی رقم ادا کرے اور اس کے مالکان جھوٹ اور دھوکہ دہی کے مرتکب اور گناہ گار ہوں گے اور اس حیلے سے حاصل کردہ مال میں ان کے لیے خیر و برکت نہیں ہوگی۔

وہ انعام اپنی جانب سے یا اپنے منافع میں سے ادا کریں۔ انعامی رقم کی کمی پورا کرنے کے لیے مال کی کوالٹی یا مقررہ مقدار میں کمی نہ کریں ورنہ وہ خیانت کے مرتکب ہوں گے۔

ایسا بھی نہ ہو کہ جس نمبر پر انعام نکالنا مقصود ہو، اسے کمپیوٹر میں پہلے سے فیڈ کردیا جائے اور اسے مارکیٹ میں سپلائی کرنے کے بجائے اپنے پاس رکھ لیا جائے یا اپنے کسی من پسند آدمی کو دے دیا جائے۔ یہ بھی خیانت اور فراڈ ہے یا یہ کہ انعام کے لیے کسی مخصوص نمبر کو کمپیوٹر میں فیڈ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



کرنے کے بعد اسے تلف کر دیا جائے تاکہ اس کا کوئی دعویدار ہی سامنے نہ آئے۔ یہ بھی جھوٹ، فریب اور خیانت کے زمرے میں آئے گا اور ایسے لوگ دنیا میں روحانی خیر و برکت سے محروم رہیں گے اور اخروی عذاب کے مستحق ہوں گے۔

ہاں! اگر کوئی ترغیبی انعامی اسکیم ان معائب یا ان جیسے دیگر مفاسد سے پاک ہے، اس میں ملاوٹ، مقدار میں کمی، جھوٹ، خیانت اور فریب کا شائبہ نہیں ہے تو شرعاً جائز ہے۔

## حصص کا کاروبار کرنا کیسا ہے؟

سوال: حصص (Shares) کا کاروبار کرنا کیسا ہے؟

جواب: حصص (Shares) کا کاروبار کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ حصص (Shares) شیئرز ہولڈرز کی کسی کاروبار میں حصہ داری کا نام ہے اور جو سرٹیفکیٹ شیئرز ہولڈرز کے پاس ہوتی ہے، وہ اس کے حصہ داری یا شراکت داری کی سرٹیفکیٹ ہوتی ہے۔ کوئی قابل فروخت شے نہیں ہوتی، ہاں اگر منافع کے بغیر اس کو کسی کے حوالے کر کے قانونی طریقہ سے اپنی پارٹنر شپ سے علیحدہ ہو کر کسی دوسرے کو پارٹنر بنا دے تو اس میں حرج نہیں۔

سوال: کیا ہر قسم کی کمپنی کے حصص خریدنا ناجائز ہے؟

جواب: خصوصی طور پر ایسی کمپنیاں جن کا مقصد ہی حرام کاروبار ہو یعنی حرام اشیاء کی تیاری یا خرید و فروخت یا خرید و فروخت میں مدد یا سودی لین دین یا بعض معاملات میں سودی لین دین اور حصص خریدنے والے کو اس کا علم ہو کہ کمپنی سودی لین دین میں ملوث ہے۔ مسلمانوں کے لیے ایسے حصص خریدنا بالکل ناجائز ہیں۔ چونکہ ایسی کمپنیوں کے ڈائریکٹر اور کارندے حصہ داروں کے نائب ہوتے ہیں اور ایسے کاموں کے لیے نائب کرنا جائز نہیں۔

سوال: کیا غیر سودی کام کرنے والی کمپنیوں کے حصص بھی نہیں خریدے جا سکتے؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



جواب: اگر کوئی کمپنی اپنے قیام کے وقت شیئرز مارکیٹ میں لاتی ہے اور وہ کاروبار کے اعتبار سے حرام بھی نہیں، نہ کسی حرام کی معاونت کرتی ہے تو اس کے ابتدائی حصص خریدنا دراصل اس کے اصل زر میں حصہ دار بننا ہے جو شرعاً جائز ہے مگر اس میں شرط یہ ہے کہ اصل قیمت پر ہی ان حصص کی خرید وفروخت ہو۔

سوال: کیا حصص (Shares) کی فروخت قبل از وقت یعنی مالک بننے سے قبل کی جاسکتی ہے؟

جواب: شیئرز کے کاروبار میں اہم مسئلہ حصص کی ملکیت کا ہے۔ شیئرز کی خریداری کے بعد شیئرز کی ملکیت خریدار کے نام ہونے میں دس دن تقریباً لگ جاتے ہیں۔ فوری طور پر اگر رقم ادا کر کے سرٹیفکیٹ مل بھی جائے تو اس کے نام پر نہیں ہوتی حالانکہ یہ رسیدیں ہیں حصہ نہیں اور رسیدوں کی خرید وفروخت ویسے ہی کوئی معنی نہیں رکھتی اور اصل جو حصہ ہے وہ کمپنی میں ہوتا ہے۔ اس پر قبضہ عملاً ناممکن ہے البتہ حکمی طور پر کہ اگر حصص کے خریدار پر کمپنی کی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہوں تو آگے فروخت کرسکتا ہے مگر محتاط طریقہ ملکیت کی وضاحت کے بعد فروخت کرنا ہے۔

سوال: حصص مارکیٹ میں ''بدلے کا کام'' ہوتا ہے۔ اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: ''بدلے کا کام'' سے مراد اسٹاک ایکسچینج کی ایسی اصطلاح ہے جس میں کوئی حصص (Shares) کا مالک دوسرے شخص کے ہاتھ اپنے حصص کو فروخت کرتا ہے کہ خریدار نہ اس کا مالک بنتا ہے نہ آگے بیچ سکتا ہے البتہ وہ بطور گروی رکھے ہوتے ہیں اور جب بیچنے والا اس کو مقرر میعاد پر دوبارہ اس سے اسی رقم سے زائد دے کر خرید لیتا ہے یعنی اپنے حصص 10000 کے بدلے کے کام کرنے والوں کے پاس رکھوائے اور 20 دن کی میعاد تک وہ دس ہزار استعمال کرتا ہے اور پھر مقررہ مدت (20 دن) کے بعد دوبارہ اس سے 11000 میں دس ہزار کی ملکیت جو گروی رکھی تھی، خرید لیتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



یہ کام شرعی اعتبار سے اس لیے درست نہیں کہ اس میں خرید وفروخت کی نیت نہیں بلکہ وقتی طور پر ضرورت پوری کرنے کے لیے فوری رقم حاصل کرنا مقصود ہے اور اسی سے بناوٹی سود کی شکل بنتی ہے جو اسلامی اصولوں کے خلاف ہے اور یہ جائز نہیں۔یکطرفہ کامل نقصان کی صورت ہے۔

## کافر کو کرایہ پر گھر دینا

مسئلہ: مسلمان نے کسی کافر کو رہنے کے لیے مکان کرایہ پر دیا، یہ اجارہ جائز ہے کوئی حرج نہیں ہاں اگر اس مکان میں کافر نے شراب پی یا صلیب کی پرستش کی، یہ اس کافر کا ذاتی فعل ہے اور اس میں اس مسلمان پر گناہ نہیں ہاں اگر مکان میں کافر نے گھنٹہ اور ناقوس بجایا سنکھ پھونکا یا علانیہ شراب بیچنا شروع کیا تو ضرور ان امور سے روکا جائے۔(عالمگیری)

## طاعت وعبادت کے کاموں کا معاوضہ لینا

مسئلہ: طاعت وعبادت کے کاموں پر اجارہ کرنا جائز ہے مثلاً اذان کہنے کے لیے، امامت کے لئے، قرآن وفقہ کی تعلیم کے لیے یعنی اس لئے اجیر کیا کہ کسی کی طرف سے حج کرے متقدمین فقہاء کا یہی مسلک ہے مگر متاخرین نے دیکھا کہ دین کے کاموں میں سستی پیدا ہوگئی ہے۔اگر اس اجارہ کی سب صورتوں کو ناجائز کہا جائے تو دین کے بہت سے کاموں میں خلل واقع ہوگا۔ انہوں نے اس کلیہ سے بعض امور کا استثناء فرمادیا اور فتویٰ دیا کہ قرآن کی تعلیم، فقہ اور اذان و اقامت پر اجارہ جائز ہے کیونکہ ایسا نہ کیا جائے تو قرآن وفقہ پڑھانے والے طلب معیشت میں مشغول ہو کر اس کام کو چھوڑ دیں گے اور لوگ دین کی باتوں سے ناواقف ہوتے جائیں گے۔اسی طرح اگر موذن وامام کو نوکر نہ رکھا جائے تو بہت سی مساجد میں اذان واقامت کا سلسلہ بند

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ہوجائے گا اور اس اشعار اسلامی میں زبردست کمی واقع ہوجائے گی۔ اسی طرح بعض علماء نے وعظ پر بھی اجارہ کو جائز کہا ہے۔ اس زمانے میں اکثر مقامات ایسے ہیں جہاں اہل علم نہیں ہیں۔ ادھر ادھر سے کبھی کوئی عالم پہنچ جاتا ہے جو وعظ کے ذریعہ انہیں دین کی تعلیم دیتا ہے اگر اس اجارہ کو ناجائز کردیا جائے تو عوام کو جو اس ذریعہ سے کچھ علم کی باتیں معلوم ہوجاتی ہیں، اس کا انسداد ہوجائے گا۔ (بہار شریعت)

## جھاڑ، پھونک اور تعویذ کا معاوضہ

مسئلہ: کسی کو سانپ یا بچھونے کاٹا ہو، اس کے لیے جھاڑنے کی اجرت لینا جائز ہے اگرچہ قرآن پاک ہی کی آیت یا سورت پڑھ کر جھاڑنا ان کے پہلے ہی اجرت مقرر کرلینا اور ان کے اچھے ہونے کے بعد لینا پھر حضور ﷺ کے پاس (ہوکہ یہ تلاوت نہیں بلکہ علاج کے قبیل سے ہے حدیث میں ایک صحابی کا سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا اور اس کا اچھا ہوجانا) معاملہ کو پیش کرنا اور سرکار اعظم ﷺ کا انکار نہ کرنا بلکہ جائز رکھنا اس کے جائز ہونے کی دلیل ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: بہت سے لوگ تعویذ کا معاوضہ لیتے ہیں، یہ جائز ہے مگر شرط یہ ہے کہ تعویذ قرآنی آیات والا، جائز الفاظ والا ہو۔ (بہار شریعت)

## ٹیسٹ ٹیوب بے بی

سوال: ٹیسٹ ٹیوب بے بی پر عمل کرنا کیسا ہے۔ کیا شریعت اس کی اجازت دیتی ہے؟

جواب: صورت مسئولہ میں امام علامہ حنبلی علیہ الرحمہ نے فرمایا:

**والمسالة الثانيه ان يكون محبوباً بان يقطع ذكره وتبقى**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



**فقالجماھیر الاصحاب یلحقه نسبه وھو المذھب وھو ظاھر کلامه فی "الوجیز" وقدمه فی الفروع الی قوله ولوکان عنینالم یلحقه نسبه والصحیح من المذھب انه یلحقه وھو ظاھر کالم اکثر الاصحاب** (الانصاف جلد9،ص262)

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص مجبوب الذکر ہو بایں طور کہ اس کا آلہ کٹا ہوا ہو اور اس کے خصیتیں باقی ہوں تو جمہور اصحاب کا قول یہ ہے کہ اس کا نسب ثابت ہو جائے گا ''وجیز'' میں ہے کہ یہی مذہب اور فروع میں اسی کو مقدم کیا ہے اور اگر کوئی شخص نامرد ہے تو اس کا نسب ثابت نہیں ہوا اور صحیح مذہب یہ ہے کہ اس کا بچہ بھی اس کے ساتھ لاحق کر دیا جائے گا اور یہی جمہور اصحاب کا موقف ہے اور ایسا ہی علامہ شمس الائمہ سرخسی علیہ الرحمہ نے مبسوط جلد 5 صفحہ نمبر 104 پر اور علامہ ابن عابدین نے جلد 2 صفحہ 807 پر لکھا جس سے واضح ہوا کہ وطی کے سوا بھی استقرار حمل کے طریقے جائز ہیں۔ ان میں ٹیسٹ ٹیوب بے بی ہو تو یہ بھی جائز ہے مگر کسی صحیح وقت اور کوئی مسلم مستند معالج تشخیص کرے اور نطفہ کا پانی غیر مرد کا نہ ہو نیز وہ پانی منتقل کرنے والا شخص مرد نہ ہو یعنی عورت کے رحم میں ٹیسٹ بے بی کا عمل عورت کرے اور مرد سے لیتے ہوئے مرد کرے۔

## کب رشوت دینا جائز ہے؟

مسئلہ: اگر جان، مال، آبرو کے تلف یا نقصان ہونے کا اندیشہ ہے، ان کے بچانے کے لیے رشوت دیتا ہے یا کسی کے ذمے اپنا حق ہے جو بغیر رشوت دیئے وصول نہیں ہوگا اور یہ اس لیے رشوت دیتا ہے کہ میرا حق وصول ہو جائے، یہ دینا جائز ہے یعنی دینے والا گنہگار نہیں مگر لینے والا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



گنہگار رہوگا۔اس کو لینا جائز نہیں۔اسی طرح جن لوگوں سے زبان درازی کا اندیشہ ہو جیسے بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ سر بازار کسی کو گالی دے دینے یا بے آبروئی کر دیا ان کے نزدیک ایک معمولی بات ہوتی ہے۔ایسوں کو اس لیے کچھ دے دینا تاکہ ایسی حرکتیں نہ کریں یا بعض شعراء ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں اگر نہ دیا جائے تو مذمت میں قصیدے کہہ ڈالتے ہیں، ان کو اپنی آبرو بچانے اور زبان بندی کے لیے کچھ دے دینا جائز ہے (درمختار ورد المحتار)

## ایک مقام سے دوسرے مقام پر مسجد اور اس کے سامان کی منتقلی

کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کسی مقام پر مسجد ہوتی ہے لیکن اس کے گردو پیش جو مسلم آبادی تھی، کسی دوسرے مقام پر منتقل ہو جاتی ہے۔ہندو پاک کی تقسیم کے موقع پر مختلف علاقوں اور خصوصا مشرقی پنجاب میں بہت سی مساجد اسی طرح ویران ہوگئیں اور نماز کی ادائیگی تو الگ رہی، مسجدوں کے احترام کا تحفظ بھی دشوار ہو گیا۔اس سلسلے میں یہ اصول یاد رکھنا چاہیے کہ جس زمین پر ایک دفعہ بنادی گئی، وہ زمین اور عمارت ہمیشہ کے لیے مسجد بن گئی اور عام حالات میں یہ بات درست نہیں کہ اس مسجد منہدم اور شہید کیا جائے۔البتہ ایسی صورت پیدا ہو جائے کہ احترام مسجد کا باقی رکھنا (دشوار) ہو جائے تو جائز ہوگا کہ ایک مسجد کو شہید کر کے اس کے سامان اور اینٹ وغیرہ سے دوسری مسجد تعمیر کر لی جائے یا دوسری میں استعمال کر لیا جائے اور سعی کی جائے کہ ممکنہ حد تک اس زمین کا جواب بھی از روئے شرع مسجد ہے۔احترام باقی رکھا جائے۔

شمس الائمہ حلوانی سے ''ذخیرہ'' میں منقول ہے کہ ان سے ویران مسجد اور حوض کی بابت پوچھا گیا۔جس کی لوگوں کے منتشر ہو جانے کے باعث ضرورت باقی نہ رہی ہو کہ کیا قاضی اس کی وقف شدہ اشیاء و سامان کسی اور مسجد یا حوض میں صرف کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں ا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



بالخصوص ہمارے زمانے میں، اسی لیے کہ مسجد اور اس کے علاوہ مسافر خانہ وحوض کے سامان اگر نہ منتقل کئے جائیں تو چور اور ڈاکو اٹھالے جائیں۔ جیسا کہ مشاہدہ ہے۔ (رد المحتار، ج3، ص 372)

## مسجدوں میں غیر مسلم کا چندہ

مسجدوں میں غیر مسلموں کا چندہ قبول کرنا درست نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسَاجِدَ اللّٰهِ

(التوبہ)

مشہور مفسر خازن نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے:

عمارت سے کیا مراد ہے۔ اس میں مفسرین کے دو قول ہیں۔ ایک یہ کہ عمارت سے تعمیر یعنی مسجد بنانا اور اس کو پختہ کرنا اور مرمت طلب ہونے پر مرمت کرنا وغیرہ مراد ہے لہذا کافر کے لیے یہ چیزیں ممنوع ہوگی۔ یہاں تک کہ اگر وہ کسی مسجد کی تعمیر کی وصیت بھی کر جائے تو اس کی وصیت قبول نہیں ہوگی۔

نیز علامہ شامی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ دو شرطوں کے ساتھ مساجد میں کافروں کی اعانت قبول کرنا درست ہے۔ اول یہ کہ وہ ثواب کی نیت سے دے۔ دوسرے خود اس کے مذہب میں بھی اس کی حیثیت قربت اور ثواب ہی کی ہو۔ چنانچہ عیسائیوں کا وقف بیت المقدس کے لیے درست ہے کیونکہ وہ بھی مذہب حیثیت سے اس کی اہمیت وعظمت تسلیم کرتے ہیں اور خانہ کعبہ میں لگانا درست نہیں کیونکہ وہ اس کو بیت اللہ نہیں سمجھتے۔

## حسن کے لئے اعضاء کی سرجری

اسلام کا نقطہ نظر یہ ہے کہ جسم اللہ کی امانت اور اس کا پیکر اللہ کی تخلیق کا مظہر ہے جس میں کسی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



شرعی اور فطری ضرورت کے بغیر کوئی خودساختہ تبدیلی درست نہیں۔ اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے مصنوعی طور پر بال لگانے، خوبصورتی کے لیے دانتوں کے درمیان فصل پیدا کرنے کو ناجائز، قابل لعنت اور اللہ کی خلقت میں تغیر قرار دیا ہے۔ اس لیے ظاہر ہے کہ محض زینت اور فیشن کی غرض سے اس قسم کا کوئی آپریشن اور جسم میں کوئی تغیر قطعاً درست نہ ہوگا جیسا کہ آج کل ناک، پستان وغیرہ کے سلسلے میں کیا جاتا ہے۔

ہاں اگر عام فطرت کے خلاف کوئی عضو زیادہ ہوگیا مثلاً پانچ کی بجائے چھ انگلیاں ہوگئیں تو آپریشن کے ذریعہ ان کو علیحدہ کیا جاسکتا ہے۔

**اذا اراد الرجل ان یقطع اصبعا زائدۃ او شیئاً اخر ان کان الغالب علی من قطع مثل ذالک الھلاک فانہ لایفعل وان کان الغالب ھوالنجاۃ فھوفی سعۃ من ذالک**

ترجمہ: جب آدمی زائد انگلی یا کسی دوسری چیز کو کاٹ دینا چاہے تو اگر غالب امکان اس کے کاٹنے کی وجہ سے ہلاکت کا اندیشہ ہو تو ایسا نہ کرے اور اگر غالب امکان بچ جانے کا ہو تو اس کی گنجائش ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، ج14، ص114)

حدیث شریف میں ہے کہ:

**لعن الرسول ﷺ الواشمۃ المستوشمۃ والواشرۃ والمستوشرۃ**

رسول اللہ ﷺ نے گودنے اور گودوانے والی نیز دانتوں کو نوکدار بنانے اور بنوانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے (مسلم شریف)

دانتوں کے درمیان تھوڑے فاصلے کو حسن سمجھا جاتا ہے۔ اسلام سے پہلے خواتین مصنوعی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



طور پر ایسا کیا کرتی تھی۔اس کی ممانعت کی گئی۔روایت میں ہے:

**لعن المُتغلجات للحسن المغیرات خلق اللّٰہ**

حسن و جمال کے لئے دانتوں کے درمیان مصنوعی فاصلہ پیدا کرنے والی خدا کی تخلیق میں تغیر پیدا کرنے والی عورتوں پر لعنت ہو۔(بخاری و مسلم)

## بالوں کی صفائی کے لیے کریم وغیرہ کا استعمال

آج کل بعض کریم اور صابن خاص اس مقصد کے لیے بنائے جاتے ہیں کہ ان کے ذریعہ جسم کے فاضل اور غیر ضروری بال صاف کر دیئے جائیں۔ زیر ناف وغیرہ کے بالوں کے لیے استعمال میں کچھ مضائقہ نہیں۔اور اس کی نظیر یہ ہے کہ فقہاء نے اس مقصد کے لیے چونا استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔**ولو عالج بالنورة فی العانة یجوز**

اگر موئے زیر ناف میں چونے سے کام لے تو جائز ہے

(الفتاویٰ الہندیہ، ج4، ص113، کتاب الکر )

اصل مقصود بال کی صفائی ہے، نہ کہ اس کے لیے استعمال ہونے والے ذرائع اور سامان۔

## آپریشن

انسان کا جسم اسلام میں ایک قابل احترام چیز ہے اس کو ادنیٰ سی تکلیف بھی پہنچانا سخت گناہ کا باعث ہے لیکن اگر علاج کے لیے اس کی ضرورت پڑ جائے تو اجازت ہے۔

**ولا باس بقطع العضوان وقعت فیه الا کله لئلا تسری... ولا باس بشق المثانة اذا کانت فیها حصاة** (فتاویٰ عالمگیری، ج4، ص114)

ترجمہ: اگر جسم کے کسی عضو میں سڑن پیدا ہو جائے تو اس کے نشوونما کو روکنے کے لیے عضو کاٹ دینے میں کوئی مضائقہ نہیں اور مثانہ میں کنکری ہو تو اس کو چیرنے میں کوئی حرج نہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



محض حسن جمال میں اضافہ کے لیے اعضاء کی سرجری درست نہ ہوگی۔اس لیے کہ یہ کوئی ضرورت نہیں ہے اور اسلام آرائش اور زیبائش کے لیے ان تکلفات کی اجازت نہیں دیتا۔اگر پیدائشی طور پر کوئی عضو زیادہ ہوگیا ہو تو اس کو الگ کردینے میں کوئی خطرہ نہ ہو تو آپریشن کے ذریعہ اس کو الگ کیا جاسکتا ہے۔

ترجمہ: جب آدمی اپنی زائد انگلی یا کوئی دوسرا حصہ کاٹنا چاہے تو اگر اس کی وجہ سے ہلاکت کا غالب اندیشہ ہو تو ایسا نہ کرے اور غالب امید بچنے کی ہو تو اس کی گنجائش ہے (فتاویٰ عالمگیری، ج4،ص114)

## ووٹ کی شرعی حیثیت

ووٹ کی مختلف حیثیتیں ہیں۔اس کی مرکزی حیثیت شہادت اور گواہی کی ہے کہ وہ جس ممبر کو ووٹ دے رہا ہے اس کے بارے میں گواہ ہے کہ اس کو ملک وقوم کے لئے مفید اور خیر خواہ سمجھتا ہے۔اس کی حیثیت مشورہ کی ہے کہ وہ حکومت اور نظم ونسق کے سلسلے میں اپنی رائے کا اظہار کرتا ہے کہ کون زیادہ بہتر اور ایماندار ذمہ دار ہوسکتا ہے۔اس کی حیثیت سفارش کی ہے کہ وہ اپنے اس امیدوار کے لیے ایک اہم عہدہ اور ذمہ داری کی سفارش کرتا ہے اور اس کی حیثیت وکیل نامزد کرنے کی ہے کہ وہ سیاسی مسائل میں اس کو اپنا وکیل اور نمائندہ نامزد کرتا ہے۔نیز ان سب کے ووٹ کی حیثیت سیاسی بیعت کی ہے کہ ووٹ کے ذریعہ متعلقہ امیدوار کو وکیل بناتا ہے کہ وہ اس کی طرف سے سربراہ مملکت کا انتخاب کرے، بیعت کے لیے ضروری نہیں ہے کہ ہاتھ ہی پر بیعت کی جائے۔چنانچہ امام بخاری علیہ الرحمہ نے عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے دوسندوں سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبدالملک بن مروان سے بذریعہ مراسلت بیعت کی ہے۔ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس روایت میں اپنی طرف سے سمع وطاعت کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



اقرار کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ میرے بچوں نے بھی اس کا اقرار کیا ہے۔

(بخاری عن عبادہ بن صامت وعبداللہ بن عمر بن عبداللہ وعثمان بن عفان، کتاب الاحکام)

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ بات کافی ہے کہ امیر کسی کو بیعت کے لیے وکیل بنائے یا بیعت کرنے والا کسی کو بطور وکیل بھیجے کہ وہ اس کی طرف سے اظہار وفاداری کرے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو اپنی طرف سے بیعت لینے کا حکم فرمایا تھا۔

(بخاری، باب بیعت النساء)

اس سے معلوم ہوا کہ اپنے حق رائے دہی کے استعمال کی حیثیت بڑی نازک اور اہم ہے۔ ایک شخص کو غیر مفید سمجھنے کے باوجود اس کو ووٹ دینا شہادت زور، جھوٹا مشورہ، غلط سفارش اور متعدد گناہوں کا حامل ہے۔

مکرر ووٹ دینا، دھوکہ دینا اور سخت گناہ کا باعث ہے۔ اسی طرح حق رائے دہی کی جو عمر متعین ہے اس سے کم عمر کے لوگوں کا ووٹ دینا بھی جائز نہیں ہے۔ اس کا اندازہ بعض روایات سے بھی ہوتا ہے۔

عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کو ان کی والدہ زینب بنت حمید رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا کہ ان کو بیعت فرما لیجئے۔ اس وقت وہ کم سن تھے۔ حضور ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعائیں دی (صحیح بخاری)

چونکہ وہ بالغ نہیں ہوئے تھے اس لیے آپ ﷺ نے بیعت نہیں لی۔ صرف دست شفقت پھیرنے پر اکتفا کیا۔

## بھوک ہڑتال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



اپنی ناراضگی کا اظہار اور تنقید کا ایک طریقہ بھوک ہڑتال بھی ہے جس میں انسان بھوکا رہ کر اپنے آپ کو ناراض ظاہر کرتا ہے اور احتجاج کرتا ہے۔ بسا اوقات اس کی جان تک چلے جانے کا اندیشہ رہتا ہے اور ایسے واقعات بھی ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں۔ اسلامی نقطہ نظر سے یہ صحیح نہیں ہے۔ زندگی کے تحفظ کے لیے اور اپنی توانائی کو معمول پر رکھنے کی غرض سے غذا کھانا واجب ہے۔

کھانے کے چند درجات ہیں۔ اتنا کھانا جس کے ذریعہ جان بچ سکے، فرض ہے لہذا اگر کھانا پینا چھوڑ دے یہاں تک کہ مرجائے تو وہ گنہگار رہوگا۔ کم کھانے کی ایسی ریاضت جائز نہیں جس سے فرائض کی ادائیگی سے عاجز ہوجائے۔ اگر بھوک لگے اور قدرت کے باوجود نہ کھائے یہاں تک کہ مرجائے تو گنہگار رہوگا (الفتاویٰ الہندیہ ج 4، ص 102-103، کتاب الکراہیۃ، الکراہیۃ فی الاکل)

اسلام اس قسم کے غلو اور افراط کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اسی لیے حضور ﷺ نے ان صحابہ کو بھی منع کردیا جو عبادت کی غرض سے مسلسل روزے رکھنا چاہتے تھے اور اس نے احتجاج کا طریقہ بھی واضح کردیا جسے قرآن وحدیث کی اصطلاح میں نہی عن المنکر کہا جاتا ہے کہ اس کے لیے جہاں ممکن اور ضرورت ہو، قوت کا استعمال کیا جائے ورنہ پرامن طور پر زبان سے کام لیا جائے۔

یہ تمام مسائل میں نے مختصر کرکے آپ کی خدمت میں پیش کئے ہیں تاکہ کم وقت میں آپ کو زیادہ سے زیادہ معلومات میسر آسکے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مسائل دینیہ سیکھنے اور دوسروں تک پہنچانے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari